كلام الشيوخ شيوخ الكلام

بفضل حافظ حقيقی دیوان مبارک ارشادی زبان ولایت بیان پناه عالمیان شاه جهانیان
عارف بالله معشوق الله الولی الهادی حضرت صاحب قبله خواجه حافظ محمد حبیب علیشاه چشتی رضوی
المدنی الحیدر آبادی ادام الله تعالی برکاتهم و فیوضاتهم علینا الی یوم الدین

دیوان مبارک ثانی
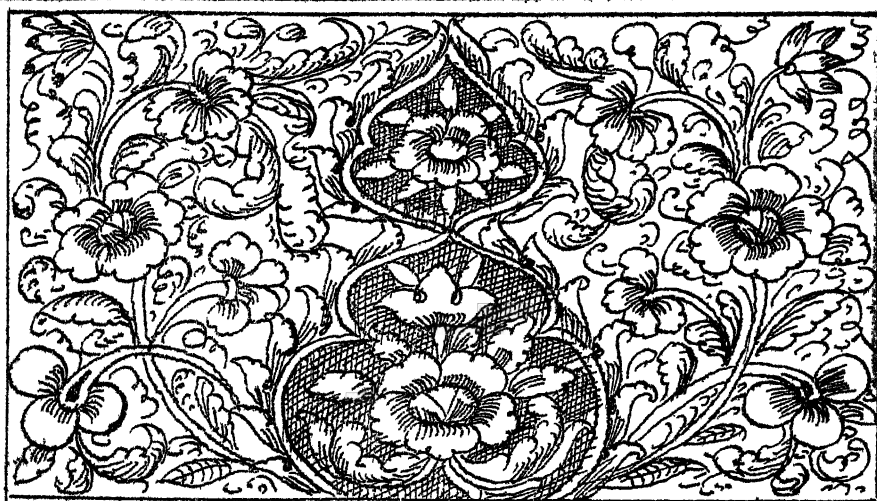
بجهد تمام و سعی مالا کلام المتوکل الی ربه المعین شیخ حاجی برهان الدین المتوطن بدالیون
سلمه الغفور که غلام حضرت پیر حافظ حبیب دام برکاتهم در سنه [illegible] هجریه المقدسه به
معموره بمبئی طبع شد

در مطبع مخدومی المرتضوی واقع بمبئی طبع شد

باب الالف

رب یسر ولا تعسر وتمم بالخیر وبہ نستعین

١ بسم اللہ الرحمن الرحیم ٧

مین تری در کا گدا ہون میرے خواجہ بابا — نام پر تیری فدا ہون میرے خواجہ بابا

طالب وصل ہون دیدار کا ارمان ہے مجھے — دام الفت مین پھنسا ہون میرے خواجہ بابا

جلد دلوا دو مجھے خواجہ عثمان کے لئے
بادشاہ چھوڑکے مادر کو پدر کو اپنی
شہ سلیمان کے لئے میری ہو تقصیر معاف
مجکو اجمیر ہے کعبہ میرا قبلہ اجمیر

تمسے جو چاہ رہا ہون میرے خواجہ بابا
مین تری در پہ پڑا ہون میرے خواجہ بابا
سر بسر جرم و خطا ہون میرے خواجہ بابا
تیرا دیوانہ بنا ہون میرے خواجہ بابا

١٠

اس حبیبِ دلخستہ کو عنایت کیجے
مانگتا در پہ کھڑا ہون میرے خواجہ بابا

٢

یا نظام الحق و الدین اولیا
ایسی اپنی حاجتین لیکر کے سب
ہی نہین تیرے سوا میرا کوئی
شیخنا اُنظُر الٰی اَحوالِنا
تیرا سلطان السلاطین نام ہے

چشم رحمت سے ادھر دیکھو ذرا
در پہ حاضر ہین تیری شاہ و گدا
چھوڑکر یہ در کہان جاؤن بھلا
اس ضعیفِ خستہ کی کیجے دوا
کر میری بہرِ خدا حاجت روا

عاجز و مسکین تری در کا غریب
کیا ترا دربار ہے صل علےٰ

سَیِّدِنَا اُمِّیْ اَبِیْ رُوْحِیْ فِدَاكْ
مَرْحَبَا یَا نُوْرِ عَیْنِیْ مَرْحَبَا

در پر پڑے کی دستگیری کیجئے
آبرو و عزت میری رکہئے ذرا

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنْ مجہیر رحم
جلد کیجیگا برائے مصطفےٰ

٩ عاجز و مسکین حبیب خستہ کا
دو جہان مین کون ہے تیری سوا ۳

نہ کچہہ پرواستایش کی نہ طالب نیکنامی کا
بہر وسا دو عالم مین مجہی ونکی غلامی کا

ازلسے حق کیا ہی خاکروب خواجگان چشت
فلک کو رشک آتا ہی مری عالیمقامی کا

خدا خود پاس ہے بیشک رگ جانسی قریب اپنے
اوسی گردو جہون تو سبب ہی اپنی خامی کا

قیامت تک نہ پورا ہو جو جہیڑون ذکر مین اسکے
ہمیشہ روز و شب انکی عنایات مدامی کا

کیا خود رفتہ مجکو آج تیری لن ترانی نے
فسونگر تو نی کیسا ڈہنگ ڈالا ہمکلامی کا

لڑا اگر آنکھ ہمسی یار نے ہنسکر یہ فرمایا
رکھا ہی عین کعبہ مین خط تیری غلامی کا

نکچھہ پروا ہی شاہونکی نکچھہ مطلب امیرون سے
ہون کتا حافظی فخری نصیری اور نظامی کا

میسر ہو یہ آرزو اللہ بر لائی قیامت مین
کہ اپنے ہاتھ سے دامن پکڑلون اپنے جامی کا

١٠

خداوندا حبیب جامی کے اوپر رحم ہو تیرا
مین عاجز ہون کمینہ خواجہ بو اسحاق شامی کا

١٦
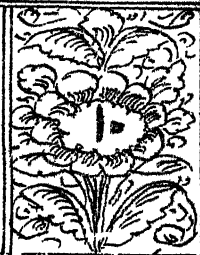
جہانمین کچھن ہی کہئے مثال حافظ کا
کہ بے مثال ہی عزّ و جلال حافظ کا

یہ لن ترانی کی آتی ہی یہ بھی آواز
جو دل نے چاہا کہ دیکھون جمال حافظ کا

نصیب ہوئیگی تب اتحاد کی نسبت
مدام رہے کہئے تو دلمین خیال حافظ کا

تمام جسم مین ہی اونکی آنکھ کے تاثیر
کہ محو دید ہی بس بال بال حافظ کا

ملا ہی جنکے تئین رتبہ فنا فی الشیخ
وصال حق ہی انہین بس وصال حافظ کا

کدھر ہی تو دلِ وحشی کہا ہمارا مان
جمالی دلمین تو اپنے جمال حافظ کا

ہزاروں طائرِ دل دم مین صید ہونے لگے
بچھایا کونسا صیاد جال حافظ کا

او چاٹ گیا ہو دل جاکے باغ جنت مین
جو یاد آنے لگا خط و خال حافظ کا

کسی بشر کے تئین اسقدر کہان رتبہ
خدا اسو نہین معلوم حال حافظ کا

۴ — ۵

فقط حبیب خطاوار ہے تو کیا پروا
ہر اک غلام ہی صاحب کمال حافظ کا

جو ہے اسم حافظ محمد علی کا
وہ ہی نام اللہ محمدؐ علی کا

نحو صرف اس مدرسہ مین نہین ہے
یہان ذکر ہے فعل اور فاعلی کا

یہان طالبِ علمِ حق کا سبق ہے
سدا ہو رہا عارفی کاملی کا

۹ — ٦

حبیب علی ہے غلامِ کمینہ
وصی کے وصی کا خدا کے ولی کا

دلا تو نام لیا کر مدام حافظ کا
ہے تیری خانۂ دل مین مقام حافظ کا

ہوا جو اوسکی گھرانے مین داخل بیعت
عزیزو اوسکو کہو تم سلام حافظ کا

یہ بعد مرگ کے جنت مین حورین کہتی ہین
یہ کون آتا ہی دیکھو غلام حافظ کا

اگر ہی طالب مولیٰ جمالی برزخ شیخ
خیال دل مین تو رکھہ صبح و شام حافظ کا

برائے دفع مہمات کے دلا ہر شب
ہزار بار پڑہا کر تو نام حافظ کا

جلانا مردونکو ڈوبونکی تین تیرا لینا
سنبھال کر تو نکی کرنا ہی کام حافظ کا

ہی دنیا دار یہان کا فقیر سے بہتر
ہزار ریختہ سے بہتر ہے خام حافظ کا

یہ اتصال کہ مین جسم ہون تو وہ ہی روح
یہ میری جان ہے تمہین قیام حافظ کا

خدا کے حکم سے وقت سوال بولونگا
حبیب بندہ عاجز غلام حافظ کا

یا میری حافظ یا میرے مولیٰ انظر الینا ارحم علینا

تیری سوا ہی کون میرا انظر الینا ارحم علینا

حاجت روائی اوسکی ہوئی ہی مشکلکشائی اوسکی ہوئی

جو وقت مشکل روبرو ہوے بولا انظر الینا ارحم علینا

تیرے سوائے یا شیخ عالم ہی کون میرا دونو جہانمین

کونین مین ہی تیرا بہروسا انظر الینا ارحم علینا

اپنی حبیب خستے کی اوپر رہووے عنایت تیری شفقت

مین ہون تمہارا مین ہون تمہارا انظر الینا ارحم علینا

غزل

اگر دیکھہ لیوے پیارا ہمارا
چمک جائے دم مین ستارا ہمارا

مجھے بولتے ہین سگ کوئی حافظ
دلا اوچ پر ہے ستارا ہمارا

غضب ناز و انداز غمزی بلا کی — یہ معشوق ہی رشک لیلی ہمارا

اگر تم نہ دیوو تو پہر کون دیوی — بہلا کون ہے بولو شیخا ہمارا

مجہے دیکہہ ہنس ہنسکے وہ شوخ بولا — ہی گردنمین الفت کا رشتا ہمارا

مجہے اپنی یارونکا دلوا دے صدقہ — تو ہندالولی ہی شہنشا ہمارا

بہکاری ہون کچہہ بہیک دلوا دو درے — کہ تو پیر حافظ ہے مولا ہمارا

خیالی ہی زہین خیال صنم مین — بڑہا اسقدر اب تو سودا ہمارا

ق

مین صدقے زبانسے ذرا اتنا بولو — حبیب علی ہے یہ کتا ہمارا

دیا مین اوسی اپنے یارونکا صدقہ — کدہر جائے اب یہ بیچارا ہمارا

۴ غزل ۹

ہون سگ مین اونکی گلی کا — خواجہ حافظ محمد علی کا

مین نے مانگا وہ مجکو دلایا — کام اوسکا تہا عاقلی کا

بارو نعمت یہان لٹ رہی ہے | وقت اب یہ نہین غافلی کا

ہے حبیب کمین نام لیوا
آل احمد خدا کے ولی کا

۱۰ ۱۰

یا نظام الحق والدین اولیا | چشم رحمت سے ادہر دیکھو ذرا
اپنی اپنی حاجتین لیکر کے سب | در پہ حاضر ہین تیرے شاہ و گدا
ہے نہین تیرے سوا میرا کوئی | چھوڑ کر یہ در کہان جاؤن بہلا
شیخنا انظروا الی احوالنا | اس ضعیف خستہ کی کیجئے دوا
تیرا سلطان السلاطین نام ہے | کر میری بہر خدا حاجت روا
عاجز و مسکین تیری در کا غریب | کیا تیرا دربار ہے صلّی علیٰ
شیخنا امی ابی روحی فداک | مرحبا یا نور عینی مرحبا
در پڑے کی دستگیری کیجئے | آبرو عزت میری رکھئے ذرا

رحمۃ للعالمین مجھپر رحم
جلد کیجیےگا برائے مصطفیٰ

۱۳

عاجز و مسکین حبیب خستہ کا
دو جہان مین کون ہی تیرے سوا

۱۱

رحم کیجیے مجھپہ یا شاہ مینا
کہ دیکھو نہ ڈوبے ہمارا سفینہ

کرون کیا مین لیکے باغ ارم کو
مجھے رشک جنت ہی اسد کا دینہ

دیکھو سبکے سر ہی اب سخت مشکل
مدد شاہ مینا مدد شاہ مدینہ

خدا کے سوا غیر کو مین نہ دیکھون
غبار دوئی سے رہے صاف سینہ

نکالو میرے دل سے زنگ دوئی کو
چمک جائے اب میرے دل کا نگینہ

غریبونکی دیجیے مراد دلی
جو ہوتی ہین حاضر بروز ادینہ

مجھے گنج مخفی سے کچھہ دیجیے
ہون محتاج بہر دیجیے میرا خزینہ

میرے دلمین دیجیے محبت خدا کی
نکلجائے سب مجھسے یہ حرص و کینہ

مین نادان ہون مجکو آتا نہین
سکہا دو مجہے اپنے گہر کا قرینہ

یہ مفلس جو کچہہ مانگتا ہے ملے
مرے سجدہ گاہ ہی تیری درگاہ زینہ

ہی اللہ جمیل یحب الجمال
کہڑی ہین تیری در پہ سارے حسینہ

معطر کرو جسم خاکی کو مرے
عوض عطر کے اپنا دیجیے پسینہ
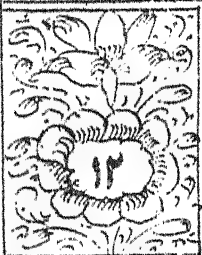
رہے حشر تک میرا روشن چراغ
مدد شہ صفی شہ سعد شاہ مینا

۸ ۱۲

مین تیرا ہون تو میرا اُنْظُرْ اِلَیْنَا یا مَولیٰ
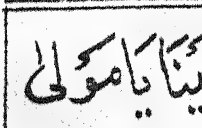
بحر سے کب ہے قطرہ جدا اُنْظُرْ اِلَیْنَا یا مَولیٰ
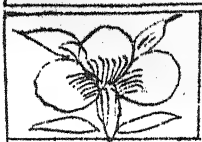
دیکہو میرا خستہ حال ہجر کے غمسے دلپہ ملال
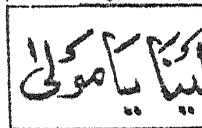
آپ سوا ہے کون میرا اُنْظُرْ اِلَیْنَا یا مَولیٰ
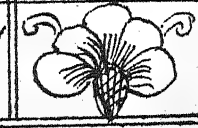
عرض ہی تمسے عالیجناب میری مدد کو پہونچو شتاب

رفیقی

جسنے حکومت تمکو دیا اُنظُر الینا یا مولیٰ
جلدی سن میری فریاد شاہا کر میری امداد
بہر امام علی رضا اُنظُر الینا یا مولیٰ
اپنا صدقہ دلوا دے جام وصلت پلوا دے
یہ سایل ہے در پہ کہڑا اُنظُر الینا یا مولیٰ
شاہ خیر آباد کرو یہ دل غمگین شاد کرو
آپکے در کا مین ہون گدا اُنظُر الینا یا مولیٰ
شکل دکہا دے اپنی ذرا تڑپ رہا ہے دل میرا
نقاب رخ سے کرکے وا اُنظُر الینا یا مولیٰ
ہے یہ بہکاری خستہ حبیب مانگ رہا ہے تجہسے غریب
صدقہ اپنا اسکو دلا اُنظُر الینا یا مولیٰ
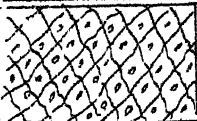
ردیف بائے موحدہ

۱۴

۱۳
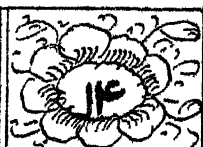
دیوانہ پن پیدا ہوا مخدوم سید خورداب
مری طرف دیکھو ذرہ مخدوم سید خورداب

جو ہے نواسا آپ کا وہ پیر و مرشد ہے میرا
جسپر ہوا ہون مبتلا مخدوم سید خورداب

طفلی مین آیا اونکی دراب سے ہے ضعیفی سربسر
سن لیجے میرا ماجرا مخدوم سید خورداب
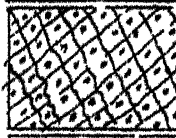
خویش و برادر چھوڑکر جو آپڑا ہون اوسکے در
کچھہ خیر ملجائے بھلا مخدوم سید خورداب
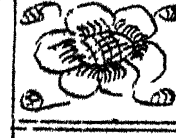
باقر امام پنجتن جو اونکے پوتے آپ ہو
مری کرو حاجت روا مخدوم سید خورداب
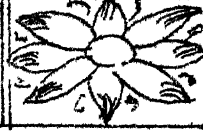
مخدوم سید ماہ کی خاطر سے اب سن لیجیے

ملجائے میرا بادشاہ مخدوم سید خورد اب

حافظ محمدؐ اور علی چشتی نظامی کہیروے

ہون نام پر اونکے فدا مخدوم سید خورد اب

میری سفارش کیجیے اپنے نواسے ذرہ

درکا ہون اونکے مانگتا مخدوم سید خورد اب

حافظ ہمارے پیر ہین حافظ ہماری رہنما

حافظ کے ہون درکا گدا مخدوم سید خورد اب

صدقہ نواسے کا تیرے کچھہ بہیک مجکو اب ملے

سائل ہون ہین در پر کہڑا مخدوم سید خورد اب

اب اندنون لاچار ہون اور عشق کا بیمار ہون

میرے کرو جلدی دوا مخدوم سید خورد اب
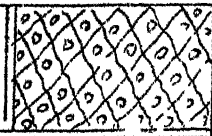
تیرے نواسے کا گدا جائے کدہر وہ بے نوا

دیکھو ادہر بھر خدا مخدوم سید خورد اب

ملجائے میرا بادشاہ ملجائے میرا پیشوا

ملجائے میرا رہنما مخدوم سید خورد اب

عاشق حبیب خستہ پر حافظ کی ہووے ایک نظر

ہون جان و دل سی مین فدا مخدوم سید خورد اب

ردیف تاء فوقانی

۱۰ — ۱۱۴

میرے حافظ کی ہے جسپر شفقت
خدا کی ہے بہت اوسپر عنایت

میر حافظ سی ہے جسکو محبت
اوسکی واسطے ہے دین کی ثروت

محمد اور علی حافظ ہین میرے
مجھے درکار ہے اونکی حفاظت

میرے حافظ کا جو کوئی گدا ہے
اوسی دونون جہان مین ہیگی عزت

میرے حافظ کا جو ہے نام لیوا
ہے دائم اوسکے اوپر حقکی رحمت

محمدؐ اور علیؓ کا جو ہے کُتّا
اوسی ہے شیر سے بڑکے شرافت

یہی ایمان یہ ہے ایمان ہمارا
محمدؐ اور علیؓ کی دلسے الفت

بھری ہے خانۂ دل مین ہمارے
محمدؐ اور علیؓ کی ہے جو دولت

غلامونکو اونھوکے روز محشر
محمدؐ اور علیؓ کی ہے حمایت

اگرچہ نہین ہین خدا پیر و مرشد
خدا سے نہین ہین جدا پیر و مرشد

فنا اسقدر ہوگئی ذاتِ حقمین
ہے شانِ فنا مین بقا پیر و مرشد

چلا جائیگا باغ جنت مین بیشک
جو دل مین ہو تیری دلا پیر و مرشد

مجھے فخر دین شہ سلیمان کی خاطر
ذرا اپنی صورت دکھا پیر و مرشد

پیاسا کھڑا ہون تیری سامنے
شراب محبت پلا پیر و مرشد

نہین لیلی عقل کا مین ہون مجنون
کہ دیوانہ اپنا بنا پیر و مرشد

نظر مین نہ آوے کوئی غیر تیرا
مجھے ایسا عاشق بنا پیر و مرشد

حبیبا نکر خوف حافظ ہین تیرے
محمد علیؑ رہنما پیر و مرشد

ردیف راء مہملہ

تجھ پہ ہو جاوے اگر اہل فنا کی تاثیر
ہو عدم شکل فنا آوے بقا کی تاثیر

اسلئے چھوڑ دے سلطنت شاہی کو
بادشاہو نپہ پڑی ہی جو گدا کی تاثیر

جان دے ہستی موہوم کو مطلق معدوم
دیکھ پھر اپنے مین تو نام خدا کی تاثیر

حل مشکل کے لیئے بھیج محمد پہ درود
تا نظر آوے تجھے صل علیٰ کی تاثیر

وجد مین آکے انا الشیخ انا یار کہو
مجھ مین آجاوے اگر راہنما کی تاثیر

تیری ہر دم مین ہی موجود جلال اور جمال
ہر نفس مین ہے فنا اور بقا کی تاثیر

اولیاؤن سے ڈرو بے ادبی تم نکرو
جان لو اونکی زبانمین ہی قضا کی تاثیر

محتسب قاضی و مفتی تیری دیوانے ہین
کیا تیری حسن مین ہی یار بلا کی تاثیر

یار ہو باغ ہو بادہ ہو مغنی بھی ہو
جمع عشاق مین ہو شور و نوا کی تاثیر
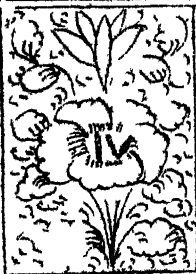
دے مٹا نقش دوئی دیدۂ دل سے تجیب
تا نظر آئے تجھے اہل صفا کی تاثیر

۱۷

مجھکو جو درد و غم ہے حافظ پیر
اور رنج و الم ہے حافظ پیر

پر کسی سے بھی کچھ نہین ہوتا
تیرا لطف و کرم ہے حافظ پیر

جب سے عاشق بنا ہون مین تیرا
ابتلک چشم نم ہے حافظ پیر

مجھکو جنت ہے آپ کا کوچہ
یا کہ باغِ ارم ہے حافظ پیر

ہجر کی آفتین سہون کب تک
کیا یہ ظلم و ستم ہے حافظ پیر

کیا کرون لیکے چتر شاہی کو
سر پہ تیرا قدم ہے حافظ پیر

سنگِ در تیرے آستانے کا
مجھکو فغفور و جم ہے حافظ پیر
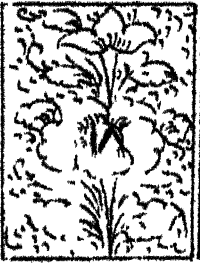
سجدہ گہ اس حبیب عاشق کی
طاقِ ابرو کا خم ہے حافظ پیر

خدا کا ولی ہے نبیؐ کا وزیر
محمد علی شاہِ روشنضمیر

تو سلطان ہے ابن سلطان ہے
کھڑے ہین تیرے در پہ شاہ و امیر

فقط ایک مجنون تہا لیلیٰ پہ شیدا
ہین تیری محبت کے کتنے اسیر

طفیل شکر گنج گنجشکر۔
نکیجیے گا مجھکو ذلیل و حقیر

کوئی حسن خوبی مین اے شاہِ خوبان
نہین تیرا ثانی نہ کوئی نظیر

فقط مین نہین سارے عشاق کو

ثنا محمد علی دلپذیر

مدد سیدی مرشدی ما سیکے۔

حبیب علی ہے تمہارا فقیر

۷

ہے یہ قندیل شیخ باتدبیر

مجیا مینو یار لگا۔

لاکھون تیرے دیوانے

دونون جہان مین کوئی نہین

روشن کیجے میرا چراغ

اپنی اپنی حاجت سیلکے
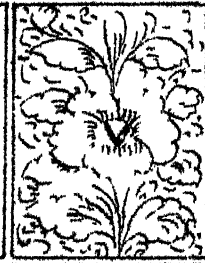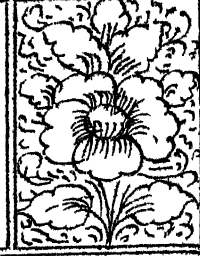
۱۹

خواجہ سلیمان چشتی پیر

تونسہ والی مینڈی پیر

دام محبت کے ہین اسیر

تیرا ثانی تیرا نظیر

چراغ دہلی خواجہ نصیر

در پہ کھڑے ہین شاہ وزیر

ارحم ارحم یا مولا
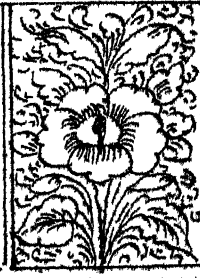
حبیب علی ہے تیرا فقیر

مدد کیجئے میری پیران پیر
بحق محمد علیؓ دستگیر

توئی غوثِ اعظم ہو محبوب سبحان
نہین تیرا ثانی نہ کوئی نظیر

دو عالم کا حاکم تجھے حق کیا
تیرے در کے گتّے ہین شاہ و وزیر

میری یہ تمنا یہی آرزو ہے
محبت مین اپنے کرو تم اسیر

خدا نے دیا ہے وہ رتبہ تمھین
ابھی چاہین مفلس کو کردین امیر

میری ناؤ طوفان مین آئی نکالو
نبیؐ کے نواسے علیؓ کے وزیر

مجھے اپنی دولت سے بھر دیجیے گنج
طفیل شکر گنج و خواجہ نصیر

مین ہنستا ہوا دیون اونکو جواب
لحد مین جب آوینگے منکر نکیر

مجھے شاہ نوری کا صدقہ ملے
حبیب علی ہے تمہارا فقیر

ردیف زاء معجمہ

عاشقوں کا پیشوا ہے خواجۂ بندہ نواز | عارفوں کا مقتدا ہے خواجۂ بندہ نواز

واقف راجع نہو سالک تیری دربار کا | طالبوں کا رہنما ہے خواجۂ بندہ نواز

پلتے ہیں یہاں آنکر سب اپنی اپنی حاجتیں | بندۂ جود و سخا ہے خواجۂ بندہ نواز

ہاں مگر اوس وقت میں اونکا نہ تہا ثانی کوئی | فیض بخش اولیا ہے خواجۂ بندہ نواز

عفو تقصیرات کو حاضر ہوا ہے یہ حبیب

جو ہوئی اوس سے خطا ہے خواجۂ بندہ نواز

ردیف طاء مہملہ

مرحبا صل علیٰ دیکھیو کس شان کا خط | آیا حافظ کے تئیں خواجہ سلیمان کا خط

لکھا محبوب الٰہی نے نصیر الدین کو | ہے عجب فوق بہر عشق کے سامان کا خط

حضرت شیخ کلیم اللہ نظام الدین کو | لکھ کے بھیجے ہیں کئی بار جو احسان کا خط

فخر دین نور محمد کو جو لکھ بھیجے | اپنے الطاف سے کچھ اوہی سامان کا خط

برزخ شیخ کا رکھ دلمین ہمیشہ تو خیال
مصحف رو پہ نمودار ہو قران کا خط

شرف مین افضل مخلوق ہی ذات انسان
ہیگا انسان سے بڑھکے نہ ابو الجان کا خط

دیکھو خطاطی عجب ڈھبکی ہی اہل دلکی
ہی یہ کیا ہوش ربا صاحب عرفان کا خط

بدر سا جبکہ چمک جائے ستارا اپنا
آئے ذرہ مین نظر مہر درخشان کا خط

دلکی کملا گئی تہی خط کی نہ آئینے کلی
دل ہوا رشک چمن دیکھ مہربان کا خط

شیخ کی خدمت عالیمین ذرا تو پہنچا
نامہ بر جلد لیجا عاشق ہیجان کا خط

۲۳

شکر کیا اسکا بجا لائے حبیب عاصی
ہو گیا پیش نظر یہ سگِ دربان کا خط

۵

ردیف ظاء معجمہ

رحم کیجیے طفیل احمد مختار یا حافظ
کرم کیجیے بحق حیدر کرار یا حافظ

خدا کیواسطے اپنے غلامونپر رحم کیجے
ہوئے ہم اندنون نہایت لاچار یا حافظ

ہماری ہاتھ پکڑ کی شرم ہی آپکو شاہا
تمہیں آسان ہے میرے تئین دشوار یا حافظ

بھکاری ہون سلیمان کا تصدق مجکو دلواؤ
میرے مرشد میرے مولا میرے سردار یا حافظ

حبیب کمترین عاجز کمینہ کی ہی کیا گنتی
بہت سے ہین تمہاری چشم کے بیمار یا حافظ

دو جہانمین ہی مجھے تیری حمایت حافظ
اور ہر دم میرے اوپر ہی عنایت حافظ

تجھسے جو مانگا تھا وہ مجھی تو نے دیا
حبذا اصل علے تیری سخاوت حافظ

کچھ فقط ساتون زمینون پہ نہین مولا
آسمانون پہ بھی ہی تیری حکومت حافظ

سگ دربان بنایا مجھے اپنے در کا
خاکروبی کی دیا میرے کو خدمت حافظ

کوئی سائل تیری سرکار سے خالی نہ گیا
تیری مشہور ہے عالم مین سخاوت حافظ

ہی حفاظت تیری ہر وقت میرے شامل حال
روز میثاق سے ہے تیری حفاظت حافظ

کچھ فقط ہند دکن کو کن و مدراس نہین
کل عرب جملہ عجم تیری ریاست حافظ

کب زبان سے ہوا ادا شکر تیرا یا خواجہ
ہمکو سب کچھ ہی ملا تیری بدولت حافظ

اوسکی تئین مین نے بڑا صاحب قسمت پایا
جس بشر کے تئین ہی تجھسے ارادت حافظ

بار ہا دست مبارک سے جو کچھ تم نے دیا
آجتک ہے وہ زبانپر میرے لذت حافظ

خوب تقسیم کیا اپنے غلامونکے تئین
ہاتھ آئی جو تیری چشتیت کی نعمت حافظ

کیا کرون شکر ادا بندۂ احسان ہون تیرا
کوئی طرح کی نہین مجھہ مین لیاقت حافظ
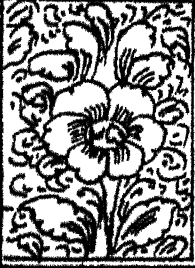
شکر کیا تیرا بجالائے حبیب عاصی
زندگی اوسکی ہی بس تیری کرامت حافظ

دل ہے دیوانۂ روئے حافظ
جان ہے پروانۂ کوئے حافظ

جسکو حاصل ہے ارادت کامل
اوسمین پیدا ہوئی بوئے حافظ

دیر و کعبہ سے ہمین کیا مطلب
سجدہ گاہ اپنی ہے سوئے حافظ

خیر آباد مین پہونچا دے مجھے

٦ ہون حبیب سگ کوئے حافظ ٢٦

دونو جہانمین تیری سوا حافظ حافظ میری حافظ
کون ہمارا ہی بتلا حافظ حافظ میرے حافظ

مین ہون پریشان گرداب ہجر کے غم سی ہون نالان
دل کو نہین ہی چین فراق حافظ حافظ میری حافظ

کام مین میرے برکت دیدے سائین تینڈے سر دی خیر
مجیا مینو پار لنگا حافظ حافظ میری حافظ

جلدی مقصد کو پُہنچا صدقہ پیر پٹہان دے
مین ہون تیری در کا گدا حافظ حافظ میری حافظ

وصل کی پی مجہکو پلاؤ صدقہ اپنا کچھ دلاؤ
یہ سائل ہے در پہ کہڑا حافظ حافظ میری حافظ

١٠ ٢٧

عاجز و مسکین خستہ حبیب تیرے در پہ کہڑا ہی غریب
فانظر الینا یا مولا حافظ حافظ میرے حافظ

نہ ہو لون مین ہرگز خدا تم کو حافظ
نہ سمجھون خدا اسے جدا تمکو حافظ

فقیرون کو کچھ بہیک دلاؤ بابا
سناتا ہون اپنی صدا تم کو حافظ

فنا کیجئے ذات مین مجکو اپنے
ہو منظور میری بقا تم کو حافظ

اگر چاہین ذرہ کو خورشید کردین
وہ رتبہ خدا اسنے دیا تم کو حافظ

کوئی اپنا قبلہ کوئی اپنا کعبہ
سمجھتے ہین اہل صفا تم کو حافظ

غلامون کو اپنی بہت آپ یا نٹے
جو دریا یہ حق سے ملا تمکو حافظ

نظر سے بناتے ہو پتھر کو پارس
یہ کیسی ملی کیمیا تم کو حافظ

یہہ کہتے محمد علی قطب عالم
ہین سب صوفی باصفا تمکو حافظ

سمجھتے ہین انسان جن و ملائک
یہ سب مرشد رہنما تم کو حافظ

حبیب علی پر کرم کیجیے گا
خدا اسنے کیا پیشوا تم کو حافظ

مرشد و راہنما حضرت حافظ حافظ
رہبر و عقدہ کشا حضرت حافظ حافظ

تو سخی ابن سخی اور کریم ابن کریم
مین ہون محتاج ترا حضرت حافظ حافظ

منتظر دید کا ہون وصل کی امید کا ہون
اپنی صورت کو دکھا حضرت حافظ حافظ

ہون خطاوار شرمسار گرفتار گنہ
حال ابتر ہے مرا حضرت حافظ حافظ

اپنی دربار سے کچھ بھیک لادی مجھکو
دیکھ سائل ہی کھڑا حضرت حافظ حافظ

دیکھ کشتی میری اب آگئی گرداب مین ہے
پار جلدی سے لگا حضرت حافظ حافظ

دو جہانمین یہ حبیب دلخستہ کے تئین
کون ہے تیرے سوا حضرت حافظ حافظ

بیان کیا کرون لطف و احسان حافظ
مین خود جان و دل سے ہون قربان حافظ

جو دیکھا نظر بھر کے چوگان حافظ
ہوا شل گو وہ تو غلطان حافظ

حکومت دیا ہے خدا اونکو ایسی
ہین جن و ملک زیر فرمان حافظ

کرون کونسے منہ سے تعریف اونکی
نہین کوی تعریف شایان حافظ

خدا کی محبت ہے اونکی محبت
ہے عرفان حق عین عرفان حافظ

بفضل خدا بعد مدت کے آج
میرے ہاتھہ آیا ہے دامان حافظ

تجلی پرستی ہے حق کی سدا
ہے شان خدا روئے خندانِ حافظ

اندھیرا شب ہجر کا کب رہے
چراغ ہدایت ہے دندانِ حافظ

بھلا کیون نہو عید عشاق کی
ہے ماہِ دو ہفتہ گریبانِ حافظ

دمِ واپسین قبر مین حشر مین
مری یاس ہے روئے تابانِ حافظ

خدا اونسے راضی نبیؐ اونسے راضی
ہین کیا نیک قسمت غلامانِ حافظ

ہے لیلی کا مدّاح بیچارہ مجنون
مجھے حق بنایا ثنا خوانِ حافظ

فقیر ونسے بہتر مری اہل دنیا
غلامونکے حق مین ہے فرمانِ حافظ

خدایا بحقِ نبی فاطمہؓ
رہے تا قیامت یہ فیضانِ حافظ

حبیب کمین تجھسے لاکھون ہزار
پڑے ہین سگ کوئے دربانِ حافظ

خیر آباد کا صدقہ مجھے بھی دلوا حافظ

جام الفت کا مجھے اپنے تو پلوا حافظ

دلکو اب چین نہین جسم کو آرام نہین
اپنے یارونکا تصدق مجھے لوا حافظ

مانگنے بھیک تیرے در پہ ہوا ہون حاضر
شہ سلیمانکا تصدق مجھے لوا حافظ

اے سخی سوختہ جان تشنہ دہن آیا ہون
جام وصلت مجھے بھر بھر کے تو پلوا حافظ

۶

بھوکا پیاسا تیری سرکار مین آیا ہے حبیب
اپنے تو خوان کرم سے اوسے کھلوا حافظ

۲۴

بہت ہون اندنون دلگیر حافظ
مدد بہر خدا یا پیر حافظ

سدا آنکھونمین ہو صورت تمہاری
بنے دلمین تیری تصویر حافظ

مین تمسے مانگتا ہون شاہ تمکو
زبانمین ہو مرے تاثیر حافظ

مری حاجت روائی کیجے جلدی
بحق حضرت شبیر حافظ

۱۲

حبیب کمترین ہے نام جسکا
سگ کوئے جناب پیر حافظ

۲۵

مانگنے بھیک تیرے در پہ مین آیا حافظ
جو مین مانگا تیرے دربار سے پایا حافظ

اپنے دربار کا صدقہ مجھے دینے کے لئے
خیر آباد مین تو مجکو بلایا حافظ

خالی مت پھیر مجھے اپنے تو دروازے سے
کوئی خالی تیرے کوچہ سے نہ آیا حافظ

کون ہے تیرے سوا دونو جہان مین میرا
اسقدر آنکھ مین میرے تو سمایا حافظ

کیون ہے میرا حال یہ اب رحم نہین آتا ہے
اتنا رو رو کے تمہین حال سنایا حافظ

دیکھو جی جاؤنگا مین مارے خوشی کے اسدم
اتنا دیکھون کہ میری لاش پہ آیا حافظ

شاد کر دلکو مرے خواجہ سلیمان کے طفیل
کئی رو تو نے تئین تو نے ہنسایا حافظ

کسقدر دیر ہے میرے کام مین اے شاہ شہان
تیرے ہادی میرے مرشد میرے مولا حافظ

شکر کیا مجھ سے ادا ہووے کہ فضل رب سے
تیرا دامن مرے اب ہاتھ مین آیا حافظ

جو طلب مین نے کیا تھا وہ مجھے تو نے دیا
تیرے دربار سے مین مانگ کے لایا حافظ

برق و نش حسن قدم عشق کے کو پہنچے مین کہا
آپکو بھول گیا تیرے کو پایا حافظ

یہ گنہگار نمک خوار حبیب عاصی
اوسے نسبت تجھسے تیری سرکار سے پایا حافظ

ردیف لام مہملہ

مہر کرامت ماہ کمال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
صبح شرافت شام وصال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

مشکلین آسان مری ہون دلکی مرادین پوری ہون
آپکو آسان مجکو محال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
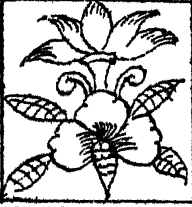
جاؤن دہلی سب کو لیکر محبوب آلہی کے در پر

عرس مبارک مین ہر سال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

مانگ رہا ہون کچھہ ہر دم آپکے در سے مین پیہم

دیجے مرے حسب حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

بندۂ ناقص جب جاوے خالی نہ پھر کچھہ لے آئے

یہان در پہ ہین حاضر اہل کمال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
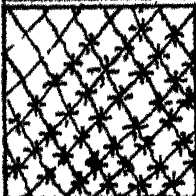
سلطان سلاطین غوث عالم ہی اوکی عنایت مجھپر دایم

مرے حال حزین پر ہو افضال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سلطان مشایخ سے بولو فرزند رسالت سے بولو

اس سائل کا جو کچھ ہے سوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

مری صفات ضمیمہ کو کیجے بدل حمیدہ سے

تا کہ مبدل ہون افعال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

ملک الفقرا ساکین سی مری طرف سی عرض کرو

ہی آپکو روشن میرا احوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سلطان مشایخ سی بولو فرزند رسالت سی بولو

اس سائل کا جو ہی سوال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

نظام الدین محبوب الٰہ کچھہ اپنا صدقہ جلد دلا

میرا بہت ہی خستہ حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

نظام الدین محبوب الٰہ رحم کرو مجھہ پہ للہ

میرا بہت ہی خستہ حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

سارے مشایخ اور صوفی آپکے در پہ حاضر ہو
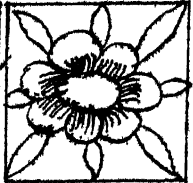
کرتے ہیں آکر وجد و حال خواجہ مشیر خواجہ اقبال
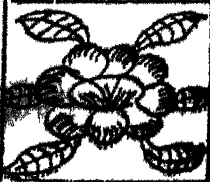
بندہ عاجز خستہ حبیب محبوب کے در پہ پڑا ہی غریب

اوسکو دکھاؤ اپنا جمال خواجہ مشیر خواجہ اقبال

برق اوسکے نور سے اب ہی خجل
دل ہین دل ہر دلین دل ہر دلین دل

کر فنا اپنے کو فانی ہو رہو
چھوڑ دو سے سیاہ باد و آتش آب و گل

ظل حق ہی ظل حق ہی تیری ذات
ذات تیری بیشبہہ ہے حق کا ظل

ہے تجھی گر خواہش وصل خدا
ڈھونڈ تا جا مرشد کامل سے مل

يَا اِلٰهِ الْعَالَمِيْن مَالِيْ سِوَاكَ
ہون مین اپنے فعل سے خود منفعل

ڈوب کر دریائے بے پایان مین
آپ فانی ہو گیا اور مضمحل

گاہ فانی گاہ باقی ہو رہو
اسمین ہر دم اب رہا کر مشتغل

جب تجھے ملجائے کوچہ یار کا
میری سُنلے پھر وہانسے تو نہ ہل

جان کو جانا پہ اپنی کر فدا
بیٹھ جا کوچہ مین اسکے مستقل

گر حبیبا عاشق صادق ہے تو
چھوڑ دے سارے جہانکو حق سے مل

ہمارا کردے خدائے عالم چراغ روشن مراد حاصل

طفیل حضرت رسول اکرم چراغ روشن مراد حاصل

ہے سر مین جسکے تمہارا سودا تمہارا عاشق بنا سراپا

ہے نور عرفان سے وہ مجسم چراغ روشن مراد حاصل

نصیر دین ہین چراغ دہلی کرین عنایت وہ جسپہ پوری

یہ دل ہوا سرار سے اوسکا محرم چراغ روشن مراد حاصل

اونھونکا کوچہ ہی جائے امن جو آگیا اونکے زیر دامن

حبیب ہوینگے اوسکے پیہم چراغ روشن مراد حاصل

ردیف میم مہملہ

غزل

دربان مجہے بنایا اب شیخ ہر دو عالم
در پر مجہے بٹہایا اب شیخ ہر دو عالم

دربار حافظی مین جسنے ادب سے آیا
سب کچہہ اوسنے پایا اب شیخ ہر دو عالم

مین بہی بہٹکتا تہا وہ رہبر نے مجکو
بس راستا بتایا اب شیخ ہر دو عالم

مین ان پڑہ تہا لیکن العلم نکتہ لکہکے
معنی مجہے پڑہایا اب شیخ ہر دو عالم

فضل خدا کہ مین نے دربار سے تمہارے
کچہہ بہیک مانگ لایا اب شیخ ہر دو عالم

مدہوش مست بیخود یہان سیکرون آتے ہین
جلوہ تو جو دکہایا اب شیخ ہر دو عالم

ہر شش جہت مین پیارے جسطرف مین دیکہا
تو ہی نظر مین آیا اب شیخ ہر دو عالم

ہر اہل معرفت کو تمسے خدا ملا ہے
مین حق سے تمکو پایا اب شیخ ہر دو عالم

دونون جہانکا حافظ حامی سمجہکے تجکو
مین در پہ تیرے آیا اب شیخ ہر دو عالم

نادان تہا ولیکن فضل و کرم سے اپنے
سب کچہہ مجہے سکہایا اب شیخ ہر دو عالم

تیرے سوائے ہمکو آتا نہین نظر ہے
آنکہون مین تو سمایا اب شیخ ہر دو عالم

گرداب مین کشتی بس آگئی تہی میری
تو نے مجہے ترایا اب شیخ ہر دو عالم

احسان کا تمہارے کیا شکر اب کرون مین
بگڑونکے تئین بنایا اب شیخ ہر دو عالم

محتاج تیرے در سے خالی نہین پہرا ہے
مانگا سو تو دلایا اب شیخ ہر دو عالم

شبلی جنید یکسر بیہوش ہوگئے تہے
وہ جام تو پلایا اب شیخ ہر دو عالم

سوتے پڑے تہے کب سے غفلت کے خواب مین ہم
تو آنکر جگایا اب شیخ ہر دو عالم

یا پیر اسم حی کا تجہمین اثر ہے سارے
مردونکو تو جلایا اب شیخ ہر دو عالم

مردہ دلونکو کتنے فرما کے قم باذنی
ٹہوکر سے تو اٹہایا اب شیخ ہر دو عالم

۲۸ جو کچہہ کہ تجہسے مانگا عاجز حبیب کمتر ۵
تو نے ادسے دلایا اب شیخ ہر دو عالم

تماشاگاہ عالم مین رکہین کیون منہ پہ دامن ہم
وہی ساکن وہی مسکن نہ ساکن ہم نہ مسکن ہم

نہ سر رکھتے ہین اپنے دوش پہ قاتل نہ گردن ہم
قیامت تک نہ چھوڑا ہے نہ چھوڑینگے یہ دامن ہم
گدائے خواجگانِ چشت ہین ہم روز اول سے
عجب کیا ہے جو شاخِ سدرہ پر رکھین نشیمن ہم
فریدالدین کا صدقہ الٰہی کچھہ دلا ہمکو
نظام الدین کے در پر مار کر بیٹھے ہین آسن ہم
ادہر وہ یار راضی ہو ادہر اغیار راضی ہون
بنا کر اپنی آنکھون مین لگائین ایسا انجن ہم
شفیع المذنبین کی ہمکو است مین کیا حق نے
چلے جائینگے جنت مین پکڑ کر اونکا دامن ہم
سیاہی نور ظلمت کی ہماری روشنائی ہے
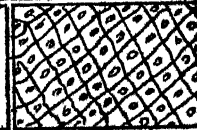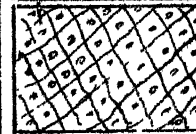
وجود عالم سفلی ہے سانپ اور سانپ کے من ہم
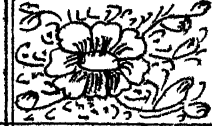
بکثرت دیکھتے ہین شان وحدت کی تجلی کو

موحد ہم مقلد ہم مسلمان ہم برہمن ہم

ہمارا یار ہے آغوش مین اپنی قدامت سے

بفضل اللہ تعالے ہین ہمیشہ کی سوہاگن ہم

یہ تن ہے آئینہ خانہ تو جان ہے جلوۂ جانان

لباس مختلف پہنے ہوی کرتے ہین اپنا آپ درشن ہم

حبیب ہم تو ہمیشہ سے رہا کرتے تھے پردہ نمین

نکل آئے ہین باہر اپنا دکھلانیکو جوبن ہم -
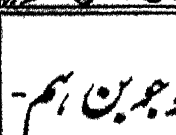
اکیمنگا کی شان کے ناظر ہین ہم	آپ غائب آپ خود حاضر ہین ہم
خود صراحی خود ہین شیشہ خود شراب	آپ خم اور آپ خود ساغر ہین ہم

خود ہین لڑکا خود جوان خود ہین ضعیف
خود قوی ہین اور خود لاغر ہین ہم

خود ہین مادر خود پدر خود ہین پسر
خود برادر اور خود خواہر ہین ہم

خود ہین دریا خود ہین قطرہ خود ہین موج
خود ہین اندر اور خود باہر ہین ہم

عالم علوی سے لے سفلی تلک
جلوہ گر خود اندر و باہر ہین ہم

خود تجلی خود فنا خود ہین بقا
ذکر ہین مذکور ہین ذاکر ہین ہم

ہم ہین غیب و شہادت آشکا
آپ مخفی آپ خود ظاہر ہین ہم

خود ارادت خود مرید تشنہ لب
خود حبیبا مرشد ماہر ہین ہم

مین ہون تیرا گدا یا غوثِ اعظم
مجھے صورت دکھا یا غوثِ اعظم

بچا رنج والم اور درد و غم سے
کہ ہے شاہ دنی یا غوثِ اعظم

کہ ہے خواجہ معین الدین چشتی
مجھے اب کچھ دلا یا غوثِ اعظم

نظام الدین سلطان المشایخ
ہون مجھپر خفا یا غوث اعظم

حفاظت مین ہون حافظ کی ہر دم
یہی ہے مدعا یا غوث اعظم

مدد اوسکی کئے دو نو جہانمین
ادب سے جو کہا یا غوث اعظم

پریشان حال ہون وقت مدد ہے
کرو حاجت روا یا غوث اعظم

حبیب ناتوان خستہ جگر کی۔
کرو عفو خطا یا غوث اعظم

ردیف نون معجمہ

مین ہون ناچار یا معین الدین
سب مین ہون خوار یا معین الدین

آکے در پر تیرے پڑا ہون مین
زیر دیوار یا معین الدین

سجدا یسہ تمہاری آنکھون کا
دل ہے بیمار یا معین الدین

ہند کے جملہ اولیاؤن کا
تو ہے سردار یا معین الدین

میری کشتی کو غم کے دریا سے
کیجئے پار یا معین الدین رح

ہون برا یا بھلا جو ہون تیرا
اور خطاوار یا معین الدین رح

مجھسے خستہ ضعیف کو ہووے
تیرا دیدار یا معین الدین رح

خواجہ ہند الولی عطائے رسول
تیرا دربار یا معین الدین رح

اپنے افعال پر ذمیمہ سے
ہون شرمسار یا معین الدین رح

تجھسے پھر بھیک مانگنے آیا
یہ گنہگار یا معین الدین رح

تو سخی اور کریم ابن کریم
مین ہون بدکار یا معین الدین رح

اپنا در کا دلا مجھے صدقہ
ہون مین ناچار یا معین الدین رح

حال دل عرض کیا کرون تم کو
سب ہے اظہار یا معین الدین رح

تمکو آسان ہے میرا مطلب دل
مجھکو دشوار یا معین الدین رح

گرم ہے ہر شہر مین قریہ مین
تیرا بازار یا معین الدین رح

سو رہا ہون مین خواب غفلت مین | کیجے بیدار یا معین الدین رح

یہ حبیب کمین تیرے در کا
ہے نمکخوار یا معین الدین رح

شراب وصلت پلا چکے ہین | کباب الفت کہلا چکے ہین
مجھے وہ آئینہ رو نظر سے | یہ دیکھو حیران بنا چکے ہین
ہوئے ہین وہ تو خدا کے واصل | جو اپنی ہستی مٹا چکے ہین
کسیکا کب ہے خیال ہم کو | وہ اپنی صورت جما چکے ہین
ہزار لیلی ہے اوسکی مجنون | وہ آنکھ جس سے لڑا چکے ہین
یہ دوست اپنے وہ دلربا سے | مری کہانی سنا چکے ہین
نقاب رخسے اٹھا کے اپنے | غضب کے غمزہ دکھا چکے ہین

مجھے وہ محبوب حق کرم سے

حبیب اپنا بنا چکے ہین

وہ تو کس ناز سے ہر آن بنے بیٹھے ہین
کل یوم ھو فی شان بنے بیٹھے ہین

باوجود دیکھ رہے لاکھون برس تک یکجا
کیا سبب آج جو انجان بنے بیٹھے ہین

یہان آئے ہین جو وہ حضرت حافظ کا لباس
اسلئے کل کے نگھبان بنے بیٹھے ہین

آسمان ساتون زمین اپنی حکومت مین لے
آپ اسوقت کے سلطان بنے بیٹھے ہین

موج طوفان کی آفت سی بچانیکے لئے
میری کشتی کے نگھبان بنے بیٹھے ہین

ہم تمہین جان لئی پردۂ امکان کا لباس
پہنکر حضرت انسان بنے بیٹھے ہین

وہ تو اجمیر مین خواجہ بنے دہلی مین قطب
تونسہ مین خواجہ سلیمان بنے بیٹھے ہین

کل وہ دنیا مین حکومت جو کیا کرتے تہے
آج کیا بے سر و سامان بنے بیٹھے ہین

اب تصدق یہ حبیب دل خستہ کو ملے
تیری در کے سگ دربان بنے بیٹھے ہین

یا غوث زمان یا قطب زمین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

میرا تیری سوائے کوئی نہین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ
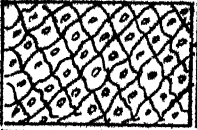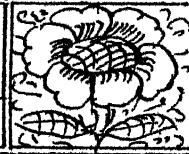
ذرا اپنے جمال سے شاد کرو مرا خانۂ دل آباد کرو

تپ دوری سے دل ہی میرا حزین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ
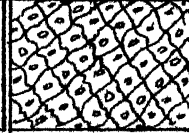
تیرے پاؤن پہ اپنا رکھون مین سر مجھے آٹھ پہر تو ہی آئے نظر

اے قطب مشایخ قدوۂ دین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

سارے فخری نظامی سلیمانی کیا کرتے ہین آپ کی دربانی

تو نبیؐ و علیؓ کا ہی جانشین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

مجھے اپنے کرم سے کرو مقبول یا والی ہند عطائے رسول
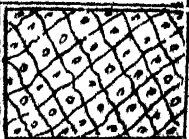
سگ در ہے تمہارا حبیب کمین یا حضرت خواجہ معین الدینؒ

ہو رہی ہین جا بجا میخواریان
وصل حق کی ہین یہ سب تیاریان

فخر یونکا ہے عجائب وجدُ حال
باده نوشی مین بہی ہے ہشیاریان

ہر جگہ ہر دیس مین نہرین مین
غمزدونکی کرتے ہو غمخواریان

آپ لیلی آپ ہین مجنون مزاج
جانتا ہون آپ کی مکاریان

لے معین الدین چشتی کا لباس
بیدلونکی کرتے ہین دلداریان

ای حبیب حقکی یہ سب محبوب ہین
کُبرویان چشتیان شطّاریان

ادہر دیکھتا ہون اودہر دیکھتا ہون
تجہے دیکھتا ہون جدہر دیکھتا ہون

ہر ایک فعل کا آپ مختار ہے
مین کسکی طرف خیر و شر دیکھتا ہون

تصدّق سے خواجہ محمّد علی کے
ہر ایکجا ئے اپنا گذر دیکھتا ہون

نہ موقوف انسان جنّ و ملک پر
مین گُل مین تجھے جلوہ گر دیکھتا ہون

بغیر از تیرے چین یکدم نہین ہے
مین تیریکو شام و سحر دیکھتا ہون

تمکین کو مین خود دیکھتا ہون مکانمین
بہلا کب مین دیوار و در دیکھتا ہون

لگی ٹکٹکی مجکو آٹھون پھر ہے
محبت کا تیرے ثمر دیکھتا ہون

یہ خود جا ئے حیرت کہ دیکھون کسیکو
جو اپنے کو خود بے خبر دیکھتا ہون

سمجھتا ہون لیلی سے مجنون جدا ہے
جب اپنی خودیکا اثر دیکھتا ہون

وصال صنم کو مین کہتا ہون جنت
جدائی کو نار سقر دیکھتا ہون

تو نور خدا ہے تو نور خدا
بظاہر مین شکل بشر دیکھتا ہون

مین عاشق ہون تیرا دل و جان سے
بھلا تجھ سوائے کدہر دیکھتا ہون

جبیا فنا کر خودیکو مین خود مین
تجھے مرشد رہبر دیکھتا ہون

جان ہے میری فدائے فخر الدین
دل سے ہون مبتلائے فخر الدین

ہو یہ صورت دلا دم مردن
اپنی صورت دکھائے فخر الدین

نہ نظر آے دوسرا اک پل | چشم دل مین سمائے فخرالدین
کشف ہو معنی انا انت | سینہ سے جب لگائے فخرالدین
کیون نہ کشتہ ہو تیر مژگان کا | جس سے آنکھین لڑائے فخرالدین
مست و مدہوش ہووین تا بہ ابد | جام جسکو پلائے فخرالدین
ہادی ماسوے دلیل ہدا | کون ہے اب سوائے فخرالدین
فوق رکھتا ہے شاہ اعلی پر | ایک ادنی گدائے فخرالدین

بخشدے اس حبیب عاجز کو
یا خدا از برائے فخرالدین

وہ آئینہ رو تجسے غائب نہین | تجھے شانہ پیچ مناسب نہین
سمجھ لو ہے درپیش روز حساب | سنجالو کہ اپنا محاسب نہین
گنہ کرتا ہے حق سے ڈرتا نہین | ارے دل یہ تجکو مناسب نہین

فدا دل سے ہین آل یسین کے | یہ محفل مین کوئی نواصب نہین

۵ — ۱۶۳

حبیبا نواب پاس انفاس کر
اگر دم کا اپنے تو حاسب نہین

اپنے عاشق کی تمہین جان خبر ہی کہ نہین | مری نالہ مین بھلا کچھہ بھی اثر ہی کہ نہین

ہم شب و روز تڑپتی ہین پڑی فرقت مین | نخل الفت مین بھلا کچھہ بھی ثمر ہی کہ نہین

تجھکو ایسی کافر بدکیش نہ آیا کچھہ رحم | تیری مذہب مین ترحم کا گذر ہی کہ نہین

آنکھہ مین مین نے جگہہ دی تیری جو مردم چشم | اب بھی اے چشم نشین مجھہ پہ نظر ہی کہ نہین

۲۱ — ۱۶۵

تیرا جو پائے خبر رہتا ہے اے شوخ حبیب
باخبر تجکو مری کچھہ بھی خبر ہے کہ نہین
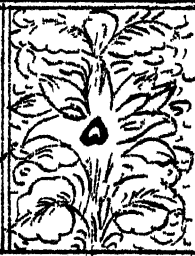
جو لیلی کے پردہ مین آئے ہوے ہین | وہ مجنون کی صورت بنائی ہوئے ہین

جو اپنی خودی کو مٹائے ہوئے ہین | خدا کو وہی لوگ پائی ہوئے ہین

نہ سمجھو کہ آنکھین لڑائے ہوئے ہین / مرے دلمین صورت جمائے ہوئے ہین

نہ جانو کہ اُمی لقب ہے اونہونکا / وہ خود آپ سیکھے سکھائے ہوئے ہین

تجلی اول ہی بس شان اونکی / وہ کسکے سکھائے پڑھائے ہوئے ہین

ہمیشہ سے رہتے ہین ہم پاس اونکے / یہان آکے کیسے پرائے ہوئے ہین

جلا ہی دیا ایک تجلی مین کوہ کو / یہ کسکے لگائے بجھائے ہوئے ہین

نکیون آن رب ارنی کی مانگین دعا / شراب محبت پلائے ہوئے ہین

بنے جسکے عاشق ہین وہ ازل سے / اونہین کے جلائے بہنائے ہوئے ہین

ذرا دیکھ بہر خدا اسطرف کو / تیرے در پہ دہونی لگائے ہوئے ہین

اُنہین آنکھ سے یہان نے دیکھا تو کیا / تیری چشم دل مین سمائے ہوئے ہین

جلاؤ مٹاؤ ڈبوؤ تراؤ / یہ پتلے خدا کے بنائے ہوئے ہین

یہ دنیا مین ممکن نہین چشم سر سے / بہر وکے سے جلوہ دکھائے ہوئے ہین

تجھے عاشق نہ تہی تاب دیدار کی
صدا الن ترانی کی پائی ہوئے ہین

نبی کو میری عادت وصل تھی
تو جا قاب قوسین آئے ہوئے ہین

تو آئینہ احمدی کے سیوائی
دکھائی دیئے نہ دکھائی دئے ہین

جسے ڈہونڈہتے تہے ہر اک کوہ و ہامین
اوسی آج اپنے مین پائے ہوئے ہین

ہر ایک خانوادہ کے ہین جو فقیر
وہ کچھ اپنے مرشد سی پائے ہوئے ہین

کئے زاہدونکو کئے واعظون کو
وہ ترچھی نگہ سے گرائے ہوئے ہین

مجھے جسکی تالاش تہی مدتون سے
مری گھر مین تشریف لائے ہوئے ہین

بگڑنے نہ دیو ہے شاہ تو سہ
حبیب ہم تمہارے بنائے ہوئے ہین

نمک پروردہ شبیر ہون مین
جو پایا چشت سے جا گیر ہون مین

تصور اسقدر دل مین جا ہے
کسیکی صورت تصویر ہون مین

دل عشاق کو اب قید کرنے — سراسر صورت زنجیر ہونمین

سگ دربان حافظ حق بنایا — بحمد اللہ کہ خوش تقدیر ہونمین

لڑکپن سے بنا ہون دیکھہ عاشق — ہوا ور پہ تمہاری پیر ہونمین

فَانْظُرْ حَالَنَا یَا شَیْخَ عَالَم — نہایت اندنون دلگیر ہونمین

مجہے کہہ اپنے در مہد عنایت — کہ طفل ناتوان بے شیر ہونمین

کمان ابرو کا ہون تیر نشانہ — تمہاری سامنے نخچیر ہونمین

اثر دے اب میری آہ وفغان مین — اے جانان دیکھہ بے تاثیر ہونمین

ہوا تن کا مکان ایسا پرانا — سراپا لایق تعمیر ہونمین

ذرا صورت دکہادے ماہ طلعت — جدائی سے تیری دلگیر ہونمین

اگر خاک قدم ملجائے اونکی — تو جانو کیمیا اکسیر ہون مین

تمہاری بات بہاتی ہے اونہکو — اگرچہ دیکھو بد تقریر ہونمین

بَدَ دُ اَلعِشقُ فِی حَالِ حَبِیب

کہ تیرے در پہ بے توقیر ہون مین

ازل سی عاشق ہوا تمہارا کہانمین جاؤن کسے مین بولون

تمہاری فرقت کا مین ہون مارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

ہے ہاتہہ پکڑے کی لاج تمکو ای پیر و مرشد سنبہالو مجکو

ہے دو جہانمین تیرا سہارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

مین دیکہہ تمکو ہوا ہون حیران کبہی ہون گریان کبہی ہون خندان

بجز تمہارے نہین ہے یارا کہانمین جاؤن کسی مین بولون

مین حال اپنا کسی سناؤن مین درد دل کا کسی دکہاؤن

تپ جدائی سی دل ہی مارا کہانمین جاؤن کسے مین بولون

مین سبکی نظرون سی گر رہا ہون یہ عرض تمسی مین کر رہا ہون

کہ اوج پر ہو میرا ستارا کہا نمین جاؤن کسے مین بولون

نڈوبی دیکھو ہماری کشتی پئے سلیمان پیر چشتی

سنبھال لیجو مجھے خدارا کہا نمین جاؤن کسی مین بولون

حبیب عاجز پہ ہی عنایت بیان کرون کیا تیری شفقت

جو ہمسے بگڑو نکو تو سدھارا کہا نمین جاؤن کسی مین بولون

۴۰

محبت کا تیری صلا چاہتا ہون
مین تجکو خلا بر ملا چاہتا ہون

نہ کچھہ پارس و کیمیا چاہتا ہون
مین اپنے کو حق مین فنا چاہتا ہون

مجھے کام کیا ہے عزیز مصر سے
تیرے ہاتھہ پر مین بکا چاہتا ہون

نہ دنیا کا طالب نہ عقبیٰ کا خواہان
خدا سے مین ہر دم ملا چاہتا ہون

تجلی جمالی جلالی ہے مجھہ مین
کہ ہر دم فنا اور بقا چاہتا ہون

عداوت ہی مجکو بہت مین ہی سے
میان مین تو تیری ملا چاہتا ہون

مجھے کام کیا مسند مخملی سے
تیری در کا مین بوریا چاہتا ہون

مین عاشق ہون کب مجھ مین ہوش و خرد ہے
تجھے دیکھنا بر ملا چاہتا ہون

ہون بیہوش مجھمین نہین ہوش باقی
مین خود آپمین کب رہا چاہتا ہون

یہ ممکن نہین دیکھنا چشم سر سے
جھروکے سے دیکھا کیا چاہتا ہون

۶
حبیبا یہ ہی آرزو میرے رب سے
سگ در مین تیرا بنا چاہتا ہون
۵۱

خواجہ نظام الدین ہے محبوب رب العالمین

مالک ملک ولایت مصطفےٰ کے جانشین

آسمانو نپر حکومت آپ کو حق نے دیا

کچھہ فقط تابع نہین ہے آپکی ساتون زمین

بعد رحلت کے یہہ خدمت آپکو حقنے دیا
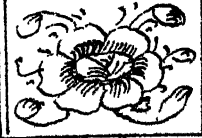
اب ہزارون عاصیونکو دیتے ہین خلد برین
جملہ مخلوقات ہین زیر حکومت آپ کے
ملتجی دیو و پری سب جن و انسان حور عین
حقتعالی نے بنایا غوث عالم آپ کے
شان عالی کے تئین ای مالک روئے زمین
کیجے سلطان السلاطین حال پر اوسکے کرم
آپکے در کا کمینہ ہے حبیب کمترین
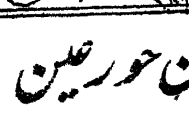
آپ اپنے کو اگر جانا نہین
من عرف کا رمز سمجھا نا نہین
جو کمر باندہا ہو حقکی راہ مین
ایسا جانا لوٹ کر آنا نہین
عشقکے کوچے مین رہ ثابت قدم
سختیونسے اوسکے گہبرانا نہین
مت ہو واقف سالک خندہ خو
چلتے چلتے تہک کے رہجانا نہین

ذاتمین خالق کے جو فانی ہوے
اون فقیرونکو تو آزمانا نہین

گر گیا کعبہ کو زاہد کیا ہوا
گہر ملا پر صاحب خانہ نہین

پاؤن اپنے توڑ اوسکے در پہ بیٹھہ
دیکھہ گہبرا کے توہٹ جاتا نہین

۴

بحر وحدت مین حبیب تشنہ لب
ڈوب جانا آپ کو پانا نہین

۵۳

وہ دلمین میرے رہتا ہے دل اوسکے ہاتہہ مین

مین آئینہ مین بیٹھا ہون آئینہ ہاتھہ مین

شکر خدا کہ از مدد بخت کامیاب

آیا ہے دست مرشد دیرینہ ہاتہہ مین

قطرے مین دریا ذرہ مین خورشید ہو عیان

سینہ مین یار یار کے ہے سینہ ہاتہہ مین

ہمکو بغیر محنت و منت کے یار نے
بیٹھے بٹھائے دیدیا گنجینہ ہاتھ مین

۷ جلوۂ حق نما معین الدین ۔ رحمت کبریا معین الدین ۵۴
خلف مصطفے معین الدین ۔ قوّت مرتضے معین الدین
حاجتین کل روا ہوئین اوسکی ۔ ورد جسنے کیا معین الدین
آپکے در سوا یا خواجہ ۔ نہین کوئی میرا معین الدین
مین بہکاری ہون تجہسی ہر سوال ۔ اپنا صدقہ دلا معین الدین
اپنے دریائے فیض سی مجکو ۔ کیجئے آشنا معین الدین

۷
دو جہانمین حبیب عاجز کو
ہے تیرا آسرا معین الدین
۵۴
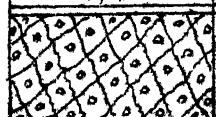
اوسکی صورت دیکھکے ہم مست ہوجایا کرین

بے حجابانہ اگر وہ سامنے آیا کرین
ہورگ جانسے قرین کیون سامنے آتے نہین
بے تمہارے دلکو ہم کسطرح بہلایا کرین
اسقدر ہردم حضوری ہو تمہاری ذات کی
تم ہمین دیکھا کرو ہم بہی تمہین دیکھا کرین
مدرسہ مین عشق کے جا دہونڈہتا اوستاد کو
جسکو اوستاد معانی توسکہلایا کرین
قطرہ دریا ہون کہین ذرہ کہین خورشید ہون
آپ جب اپنفسکو کاجگ مین پہلادا کرین
کیا ہوئی ہم سے خطا جو تم ہوئے پردہ نشین
اپنا حال دل کہو ہم کس سے جا بولا کرین

غیر سے ملتا ہون کب مین اگذرا ہو حبیب ۵۵
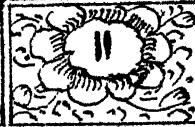
۱۱ کسکی صورت دیکھ کے ہم دلکو سمجھایا کرین

مین ہر دم فنا او بقا چاہتا ہون
یہ اہل فنا سے دعا چاہتا ہون

جو ہستی کو اپنی فنا چاہتا ہون
تو بعد از فنا کے بقا چاہتا ہون

تیری خاک در مجکو اکسیر ہے
نہ کچھ پارس و کیمیا چاہتا ہون

ذرا شکل دکھلا دی او ماہ طلعت
مین تیری بلائین لیا چاہتا ہون

خدا سے خدا کو مین خود مانگتا ہون
خودیسی مین بیخود ہوا چاہتا ہون

مبارک ہو عید الضحیٰ مومنونکو
مین تیری یہ قربان ہوا چاہتا ہون

جدہر دیکھو مین تو ہر آئے نظر مین
فقط شش جہت ایسا چاہتا ہون

سمجھتا ہون ہے علم نقطہ کی اندر
نہ عالم نہ ملا بنا چاہتا ہون

صنم جان و دل تجھپہ قربان کر
محبت کا اپنے صلا چاہتا ہون

نہ جنت کی خواہش نہ باغ ارم کی | فقط ایک تجھسے ملا چاہتا ہون

لگایا ہون غوطہ اسی آرزو مین
جبیبا دُرِ بے بہا چاہتا ہون

۱۷ ۵۶

نقاب جسّے اُٹھا خواجہ معین الدین | جمال پاک دکھا خواجہ معین الدین
در جناب اخواجہ معین الدین | نہین ہر کوئی میرا خواجہ معین الدین
پریشان حال ہون مضطر ہون بے سر پا ہون | کرم کرو سجدا خواجہ معین الدین
علیؓ کے لخت جگر فاطمہؓ کے نور بصر | لقب حبیب خدا خواجہ معین الدین
تو ہی ہر قطب مشایخ نبیؐ ہند ہر تو | مین تیرے در کا گدا خواجہ معین الدینؒ
کسی امیر و شہنشاہ کا ملتجی مت کر | تو اپنے در پہ بٹھا خواجہ معین الدین
تمہارے زیر حکومت ہین آدمِ عالم | تمام ارض و سما خواجہ معین الدین
ہماری ناؤ کو آفت سے موج و طوفان کے | لگا دے پار ذرا خواجہ معین الدینؒ

سنبھال لیجے مجھے اب سنبھال لیجے مجھے
خدا کیواسطے یا خواجہ معین الدین

بہت غریب ہون یا مرشدی و مولائے
جو مانگتا ہون دلا خواجہ معین الدین

جو مانگا تونے دیا پہر بہی مانگتا ہون مین
کہ یہی ہی کام میرا خواجہ معین الدین

وہ حشر تک کے مریدونکو بخشوا لینگے
خدا سے روز جزا خواجہ معین الدین

نبیؐ کا خاص نواسہ علیؓ کا پوتا ہے
یہ بادشاہ میرا خواجہ معین الدین

نظر غریب پہ یا خواجہ غریب نواز
کدہر مین جاؤن بہلا خواجہ معین الدین

فقیر ہون میرا ہر وقت تجہسے ہی یہ سوال
کچہہ اپنے گہر سے دلا خواجہ معین الدین

کریم مجہپہ کرم کر رحیم مجہپہ رحم
دے درد دل کی دوا خواجہ معین الدین

۱۴
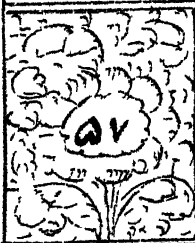
امیدوار سگ در **حبیب** دیوانہ
تیرے جمال کا یا خواجہ معین الدین

۵۷

وہ مرتبہ تجہے حق نے دیا معین الدینؒ
خدا کی شان ہے شان خدا معین الدین

فقیر ہون تیری در پر سوال کرتا ہون
تو اپنے گھر سے مجھے کچھہ دلا معین الدین

تمام ہند کے خوش ہوگئے اولیا بولے
یہ آیا ہند کا اب بادشاہ معین الدین

یہ آیا ہند کا سلطان یہ آیا والی ہند
نصیبہ ہند کا تجھسے کھلا معین الدین

تمہاری آنےسے اجمیر تا بمطلع شمس
خدا کے نام کا ڈنکا بجا معین الدین

نبی نہین ہو و لیکن نبی کے نائب ہو
نبی ہند کہین تو بجا معین الدین

ہوا قدم سے تمہارے یہ ہند صدآیا
جو مردہ دل ہین انہونکی دوا معین الدین

یہان کا راج گیا کفر ہو گیا تاراج
تجھی سے دین کا ڈنکا بجا معین الدین

کہو گا ہنسکے نکیرین تم ٹھہر جاؤ
ابہی تو آتا ہے مولیٰ میرا معین الدین

نبی کے خاص نواسی علی کے نور العین
لقب حبیب خدا آپکا معین الدین

جو پوچھا کون ہے معشوق حق حبیب اللہ
تو ہر طرف سے یہ آئی صدا معین الدین

علاج اپنا نہو گا کبھی ارسطو سے
ہے جلد درد کے اپنی دوا معین الدین

نہین ہے کوئی میرا بجز سوا معین الدین	برا ہون نیک ہون جو کچھ ہون تیرا ہون

۵۸ گنہگار سگ در حبیب عاشق کو خدا کیواسطے صورت دکہا معین الدین ۱۳

حضرت مخدوم سید مشتاق علی صاحب المشہور بہ شاہ چہید امیانصاحب قدس سرہ العزیز المبارک ہمارے قبلہ عالم بڑیحضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی قدس سرہ الابدی کے دادا ہین مزار پرانوار قصبہ کہیرے شریف نواح لکہنو مین واقع ہے تولد مبارک حضرت مخدوم کا سنہ گیارہ سوتین ہجری المقدسہ مین ہوا اور وفات شریف اونیسوین ماہ رجب المرجب سنہ گیارہ سوستاون ہجری ہوا گل باغ جنان مین سنہ وفات شریف نکلتا ہے المقصود مفصل احوال مبارک

حضرت مخدوم چهیدا میانصاحب قبلہ کا حبیب الاولیا شریف
مین ہمارے خواجہ اور ہمارے حضرت صاحب قبلہ قطب الاقطاب
خواجہ حافظ سید محمد حبیب علیشاہ چشتی الحیدرآبادی ادام اللہ
تعالےٰ برکاتہ العالی سے علےٰ سائر العالمین وجمیع المفارق
الطالبین الی یوم الدین نے تحریر کیئے ہین اور یہ غزل
مبارک حضرت مخدوم کی شان عالی مین نظم فرمائی ہی وھوھذا

غزل

۱۳ — ۵۸

کتا تیرے پوتے کا ہون شتاق علی چہیدا میان
کب تک یہ آفت مین رہون شتاق علی چہیدا میان
میری سفارش کرکے تو پوتے سے اپنے کچھہ دلا
بد ہون برا ہون اونکا ہون شتاق علی چہیدا میان
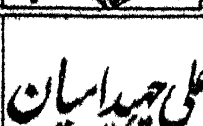
اپنے برے افعال پہ خود آپ ہی روتا ہون مین

بنتی نہین اب کیا کرون مشتاق علی چہیدا میان

سب کچہہ عیان ہے آپکو جو کچہہ گذرتی مجہہ پہ ہے

ترک ادب ہرگز کہون مشتاق علی چہیدا میان

رنج و مصیبت تابکے دوریکی آفت تابکے

کس سے مین اب جا کر کہون مشتاق علی چہیدا میان

ہے آرزو میری یہم مرشد سے اپنے دمبدم

کچہہ مانگ کر لاتا رہون مشتاق علی چہیدا میان

سید ہمارے حال پر اب رحم کی کیجے نظر

دیکھو بہت دلگیر ہون مشتاق علی چہیدا میان
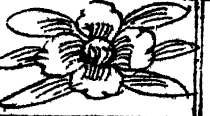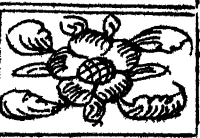
پوتے کے اوپر آپکے امی ابی کو کر فدا

بیٹھا سگ در بنکے ہون مشتاق علی چہیدا میان
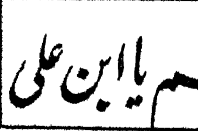
دلکو میرے ہے بیکلی کر رحم یا ابن علی

یہ رنج کب لگ مین سہون مشتاق علی چہیدا میان
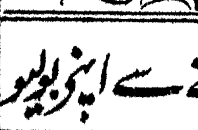
اے جد ہمارے شیخ کے پوتے سے اپنی بولیو

کچھہ بھیک مین پاتا رہون مشتاق علی چہیدا میان
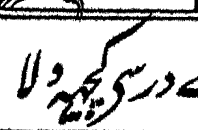
بھر خدا بھر خدا حافظ کے درسی کچھہ ولا

دیکھو بہت ناچار ہون مشتاق علی چہیدا میان
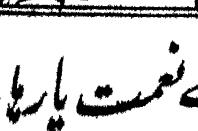
سارا زمانہ آپکے پوتے سے نعمت پا رہا

کچھہ اونکی دولت مین بہی لون مشتاق علی چہیدا میان

سُنلے حبیب خستہ کی الحمد یہ کیواسطے

حافظ سے کچھہ پاتا رہون مشتاق علی چہیدا میان

بار امانت اپنے سر پر اوٹہائے ہم ہین
وہ گنج معرفت کی حاصل کہان ہے ہم ہین ۵۹

قطعہ

بولا کسی نے محمل لیلی کی آرہی ہے
مجنون نے ہنسکے بولا محمل کہان ہے ہم ہین

ہے نام میرا لیلی لیلی تو ہے میری مین
اس فن عاشقی کا کامل کہان ہے ہم ہین

در پر جو آئے سائل اوسکی تئین نہ جہڑکو
مسئول کون تبلا سائل کہان ہے ہم ہین

یہی مراقبہ ہے یہی ہے شغل اپنا
مشغول ہم ہین اپنے شاغل کہان ہے ہم ہین

جب دار پر چڑہائے منصور کو اوسی دم
در پردہ یار بولا قاتل کہان ہے ہم ہین

وہ کہتا ہی مجہکو مین سن رہا ہون اسکو
اسرار معنوی کا قائل کہان ہے ہم ہین

عارف کا قلب و قالب جب جملہ روح ہوئے
تب یہی بولے ہم سا کامل کہان ہے ہم ہین

دل دیدئے ہین اپنا جانکو فدا کئے ہین
بتلائے کوئی ہمسا عاقل کہان ہے ہم ہین

جو شی ہے وہ ہم ہی ہین جو چیز ہے ہم ہی ہین
اس عمر خارجی مین داخل کہان ہے ہم ہین

ہم ہین حبیب اپنے محبوب نام اپنا

اوس ذات کبریا کا وصل کہان ہے ہم ہین

ردیف واو مہملہ

علی کے پوتے نبی کے دلبر تم اپنا صدقہ مجھی دلا دو
ہوا ہون حاضر تمہارے در پر تم اپنا صدقہ مجھی دلا دو

نہین ہے صبر و قرار جی کو ہے بیقراری کا اور عالم
تپ جدائی سے دل ہی مضطر تم اپنا صدقہ مجھے دلا دو

کریم ابن کریم تم ہو غفور تم ہو رحیم تم ہو
یہ کیا گذرتی ہی دیکھو مجھپر تم اپنا صدقہ مجھے دلا دو

تمہارے در پر گئی جوانی اب آن پہونچی ہی شام پیری
یہ عمر گذری تمہارے در پر تم اپنا صدقہ مجھے دلا دو

دلادو صدقہ نظام دین کا نصیر دین اور فخر دین کا

نہین تو پھوڑونگا سر کو در پر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو
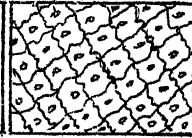
مجھے تصدق دلادو اپنا نہین تو مارونگا چیخ ایسی -

کرونگا برپا مین شور محشر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

علم ہے لطف و کرم تمہارا گیا نہ محروم تمسے سائل

ہے یہ طلب میری تمسے رہبر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

ہوا ہے دل غم سے پارہ پارہ کہ بات کرنیکا ہے نہ یارا

بہت ہے احوال میرا ابتر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

یہ عرض ہے اے شہ زمانہ میرے محمد علی سے آخر

شراب صلت مجھے پلا کر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

حبیب عاجز کا دوجہا نمین نہین ہے حافظ سوائے تیرے

یہ بوجھہ بھاری ہی میرے سرپر تم اپنا صدقہ مجھے دلادو

٩

فریاد کر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
لاچار ہو گیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
دلوادو مجکو صدقہ مولانا فخر دین کا
طفلی گئی جوانی آئی ہر اتبو پیری
طالب وصال کا ہون مطلوب سے ملادو
صدقہ جناب سید چھیدا میاں کا دیجے
مجھکو تری جدائی ہرگز نہین گوارہ
آفت رسیدہ جان ہی ہجر کی بدولت

٦١

فرقت مین چل رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
مدہوش بن گیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
مفلس ہون مانگتا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
لاچار ہو گیا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
آوارہ پھر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
سائل ہون مانگتا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
فرقت مین رو رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو
خواہان وصال کا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

حال حبیب مضطر ہی اندنون مین ابتر
نظرون سے گر رہا ہون پیارے ادہر کو دیکھو

کسقدر ہے ناتوانی آپکے بیمار کو — بیٹھکر تکیہ لگایا سایۂ دیوار کو

واعظا ہے عاشقونکا مذہب و ملت جدا — جانتے ہین باغ جنت کوچۂ دلدار کو

کردیا اظہار میرا حال دل اب اشک نے — مین سمجھتا ہون رقیب اس چشم دریا بار کو

اشتیاق یار ہے اسطرح ہر کوی حبیب — خلد مین جاوہونڈہتا ہون روزن دیوار کو

مے حب حافظ پلاکر تو دیکھو — کہ مستانہ اونکا بناکر تو دیکھو

غضب مین جو آوین نہ مین کو اوٹھین — غلامونکو اونکے ستاکر تو دیکھو

نکل جائیگی حرص دنیا کی دل سے — فقیرونکی صحبت مین آکر تو دیکھو

ابھی بھول جاؤگے باتین بنانا — ذرہ سامنے اونکے آکر تو دیکھو

یہ عاشق ابھی وجد کرنے لگینگے — کوئی راگ اونکو سناکر تو دیکھو

ابھی پھر حافظ کا آجائے اوسپر — کوئی دلکو میرے دوکھاکر تو دیکھو

فقیروں نسے حافظ محمد علی کے | ذرہ کوئی آنکھین لڑاکر تو دیکھو

حبیبا محبت ہے جنکو خدا سے
بہلا دلکو اونسے لگا کر تو دیکھو

٦
سب خطا مصطفیٰ معاف کرو | کل گنہ مرتضیٰ معاف کرو ٦٣

تم خطا بخش ہو غریب نواز | اب تو مری خطا معاف کرو

روز و شب غرق معصیت مین ہون | ابتو بہر خدا معاف کرو

ہون گنہ گار کر رہا ہون گنہ | جرم میرا شہا معاف کرو

عرض خدمت یہ ہے کہ بندہ سے | جو کہ سرزد ہوا معاف کرو
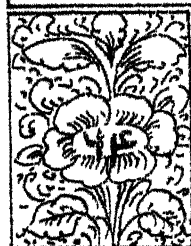
سب گناہ اس حبیب بندہ کے
ہند کے بادشاہ معاف کرو

١٦ ٤٦

انتظاری ہے یار آجاؤ | بیقراری ہے یار آجاؤ +

روز شب آپکے خباب سوا — آہ و زاری ہے یار آجاؤ

قیس و فرہاد کے سنے قصے — میری باری ہے یار آجاؤ

آپکے لطف اور عنایت کا — فیض جاری ہے یار آجاؤ

سب رقیبونکے سامنے ابتو — میری خواری ہے یار آجاؤ

اس ضعیفی مین کیا میرے سر پر — بوجھ بھاری ہے یار آجاؤ

تمسے آب تکو مانگتا ہون مین — یہ بھکاری ہے یار آجاؤ

آپکے ہاتھ سے جو پی تہی شراب — وہ خماری ہے یار آجاؤ

لگی دوری کی دلمین سینے مین — اب کٹاری ہے یار آجاؤ

جسکو کہتے ہین سب حبیب حبیب — یہ بزاری ہے یار آجاؤ

آپکے ہجر مین یہہ درد و الم — مجھپہ طاری ہے یار آجاؤ

آپکے عاشقون کا مجمع ہے — جان نثاری ہے یار آجاؤ

گرنہ آوین ہمارے پاس حضور | شرمساری ہے یار آجاؤ
خواہش وصل مین ہم اپنی عمر | سب گذاری ہے یار آجاؤ
آپ آملنے سے بادشہ میرے | رستگاری ہے یار آجاؤ

اپنے عاجز **حبیب** سے ملنا۔
یادگاری ہے یار آجاؤ۔

۶۴
مجھے یہ کیسی بلا نے گھیرا حسین میری مدد کو پہونچو
بہت ہین دشمن مین ہون اکیلا حسین میری مدد کو پہونچو
تیرے سوا نہین ہی میرا نہ کوئی ہادی نہ کوئی حامی
ہے دو جہا نمین تیرا وسیلہ حسین میری مدد کو پہونچو
مین اپنا احوال کیا بتاؤن فسانہ دل کا کسے سناؤن
بہت پریشان دل ہے میرا حسین میری مدد کو پہونچو

تمام حق کے جو اولیا ہین تمہارے در کے ہی مانگتا ہین
تم ہی ہو مرشد تم ہی ہو مولا حسین میری مدد کو پہونچو

مجھے تو آل عبا کی خاطر امام موسیٰ رضا کی خاطر
جمال اپنا تو مجھکو دکھلا حسین میری مدد کو پہونچو

تم ہی ہو استاد اہل معنی تم ہی ہو سرخیل اولیا کے
ہمین تو راہ طریق بتلا حسین میری مدد کو پہونچو

ہمارے دل کی یہ مدعا ہے ہماری تجھسے یہ التجا ہے
حبیب عاجز کمین ہے تیرا حسین میری مدد کو پہونچو

B
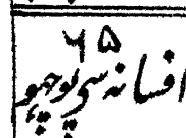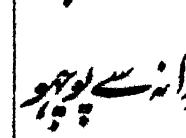
۹
الفت کا مزا تم کسی دیوانہ سے پوچھو
جبتک نہ جلے عشق مین عاشق نہ کہو نگا
صحبت مین ہو خفگی یگانہ کی ہمیشہ
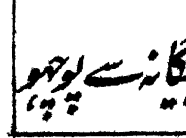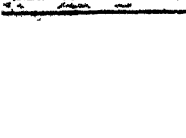
۶۵
فرہاد کی اور قیس کے افسانہ سے پوچھو
جلنے کا مزا دیکھے پروانہ سے پوچھو
ہرگز نہ کہین تم کسی بیگانہ سے پوچھو

تا اپنی حقیقت تمہین معلوم ہو پوری — ایغافلو جا کر کسی فرزانہ سے پوچھو

اس رہ مین جب یا نون کہی پیچھے نہ ہٹیو — گر باندہی کمر ہو کسی مردانہ سے پوچھو

مستونکا تمہین حال نظر آویگا او سجا — ایغافلو ملکی کسی مستانہ سے پوچھو

آباد رہی حقکی محبت مین سدا دل — معمور یہ لگی کسی ویرانہ سے پوچھو

دن رات پرستش مین ہین ہم ایک صنم کے — اے برہمنو جا کسی بتخانہ سے پوچھو

کر سکینا سنا ہو غم عشق کا احوال

عاشق یہ حبیب دل دیوانہ سے پوچھو

ردیف ہای ہوز

واجب لباس امکان مین آیا الحمد للہ الحمد للہ

کثرت مین وحدت ہمکو دکھایا الحمد للہ الحمد للہ

گھر مین ہمارے وہ شوخ آیا الحمد للہ الحمد للہ

پردہ دوئی کا رخسے اوٹھایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

وہ پاس میری مین پاس اوسکی وہ آئینہ ہی مین روبرو ہون

کوئی نہین ہے اپنا پرایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

رہتا ہے وہ تو ملکِ قِدم مین کسطرح سی اب آیا عدم مین
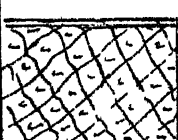
کیا غیب سے وہ تشریف لایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

اگر لباس وہ مختلف مین پہنا ہی خرقہ کس شخصیت کا

کیا خوب شکلِ انسان مین آیا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ

تہی دہوم جسکی کون ومکان مین لولاک آیا بس جسکی شان مین

شکلِ عرب مین تشریف لایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ
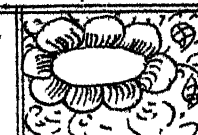
وہ قطبِ وحدت ہو کر کے آیا اور نام اپنا حافظ بتایا

چشتی نظامی فخری کہایا اَلحمدُ لِلّٰہ اَلحمدُ لِلّٰہ
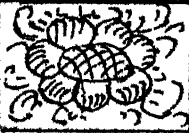
اب تو جیسا محبوب اپنا مقصود اپنا مطلوب اپنا

پر دیمین صورت اپنی دکہایا الحمد للہ الحمد للہ
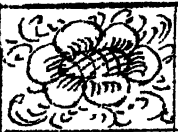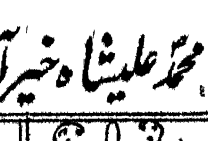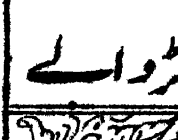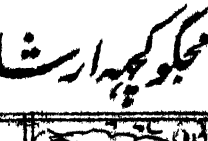
ردیف یائے تحتانی

اے تصدق تیرے اجمیر بسانیوالے
سر جہکاتے ہین تیرے در پہ زمانیوالے

ہم کہڑے ہین تیرے دروازے پہ دامن پہیلائے
اک نظر اک نظر اے ملک لٹانیوالے

مے کوثر کا کوئی جام ادہر بہی ساقی
دل بہڑک اٹہا ہے اگ بجہانیوالے

راہ مین غول بیابان کا ہے کہٹکا مجکو
ساتہ ہو رہو مرے اور راہ بتانیوالے

مین بہی سعدو ہون اے خواجہ معین حق و کل
مجہے مہلت نہین دیتے ہین ستانیوالے

والی ہند ہو تم قطب مشایخ ہو تم
مثل عیسے کی ہو مردونکو جلانیوالے

کوئی آتا ہے تیرے در پہ کوئی جاتا ہے
ایسے لنگر کے تو بہوکے ہین ستانیوالے

مانگنے بہیک تیرے در پہ تو آیا ہے حبیب

دی تصدق میری پگڑی کے بنانیوالے

۷ خواجہ سلیمان پیر کلان تو سہ والے سنگڑ والے ۶۹

ہمکو دیکھو غوث زمان توسہ والے سنگڑ والے

حال ہمارا مضطر ہے آپکو سبکو کچھ ظاہر ہے

ارحم ارحم شاہ شہان توسہ والے سنگڑ والے

تم ہو میرے شیخ کبیر میرے مرشد یا مرے پیر

حال مرا ہے تمکو عیان توسہ والے سنگڑ والے

محمد علیشاہ خیر آبادی اُنظُر اِلَینا یا ہادِی

نور محمد فخر جہان توسہ والے سنگڑ والے

مجکو کچھ ارشاد کرو یہ دل غمگین شاد کرو

چمکادیجے میری دوکان توسہ والے سنگڑ والے
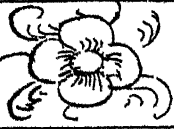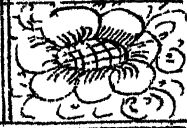
آپکے در پر آیا ہون عمر مین اپنی گزارا ہون
جاؤن مین تمکو چھوڑ کہان توسہ والے سنگڑوالے
اپنے حبیب خستہ پر لطف وکرم کی کیجے نظر
رحم کرو اب قطب زمان توسہ والے سنگڑوالے ۷۱

تو نور خدا ہے تو ابن علی
محمد علیشاہ چشتی ولی
تیری خاکپا مجکو اکسیر ہے
ہر اک درد کی ہے دوا دلی
تیرا نام ہے ورد جان ہر نفس
تیری بات لگتی ہے دلکو بھلی
خدا کے لئے کیجئے جلد حاصل
یہ عاجز کمین کی مرادِ دلی
سبب کیا جو صورت دکھاتے نہین
مجھے پڑگئی ہے بہت تلملی
کرون عرض مطلب تو حاجت نہین
ہو آگاہ راز خفی و جلی
کسیکو دیا آپنے تاج و تخت
کسیکو دیا عارفی کاملی

گناہ گار ہون عفو تقصیر ہو — برائے محمدؐ برائے علیؓ

تری ذات ہی گنج اسرارِ معنی — عیان تیرے چہرہ پہ ہے کاملی

تری بات سننے سی عشاق کی — کنول سی کھلا کرتی دل کی کلی

بصارت بصیرت ہوئی اسکو حاصل — تری پاؤن پر جسنے آنکھین ملی

مبارک ہو زاہد کو بس حور و غلمان — مجھے رشکِ جنت ہی تیری گلی

اگر بوریا تیرے در کا ملے — مین جانونگا ہے مسند مخملی

محمد علی کا غلام کمینہ
حبیب علی ہے حبیبِ علی

آیا ہون در پہ حضرت خواجہ نظام دین کے
اور دیکھنے کو تربت خواجہ نظام دین کے
سلطان کل مشائخ حق نے کیا ہے تم کو

ملتی ہے گہر سے نعمت خواجہ نظام دین کے

اب جان و دل سے اونپر کیونکر نہ ہون مین قربان
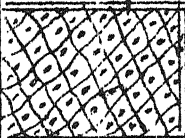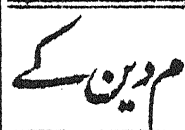
پایا ہون در سے دولت خواجہ نظام دین کے

سارے نظامی فخری حاضر ہین اونکے در پر
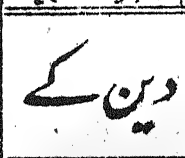
لینے کو خیر و برکت خواجہ نظام دین کے

قسمت مین جسکے ہووے وہ آکے لے ادہر سے

لٹتی ہے یان ولایت خواجہ نظام دین کے

کچھ بہیک اونکے در سے ہین مانگنے کو آیا

ہو جائیگی عنایت خواجہ نظام دین کے

ہے ساتون آسمان سے ساتون زمین تلک سب
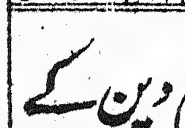
ہین زیر دست قدرت خواجہ نظام دین کے

ہژدہ ہزار عالم ہے اونکے زیر فرمان ۔
اور تابع حکومت خواجہ نظام دین کے
محشر کے دن اوٹھینگے کہتے ہوئے لحد سے
ہم ہین غلام حضرت خواجہ نظام دین کے
جو مانگنے کو آیا ہے بھیک اونکے در سے
بس ہوگیا عنایت خواجہ نظام دین کے
خواجہ نصیر دین سے حافظ تلک یہ سبکو
در سے ملی خلافت خواجہ نظام دین کے
ہان ذات پاک اونکی ہے رحمتِ دو عالم
ملتی ہے در سے عزت خواجہ نظام دین کے
ہو جائین سیر دے لکے مقصد مراد حاصل

یارب برائے حضرت خواجہ نظام دین کے
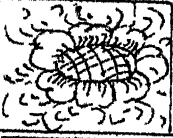
عاجز حبیب خستہ در پہ ہوا ہے حاضر

کچھہ مانگنے کو حضرت خواجہ نظام دین کے

١٠ ٧٣

یارب دے مجھے الفت محبوب آلہی کی
ہاتھہ آئے میری دولت محبوب آلہی کی

پامال کیا جسنے شاہونکو جو دہلی کے
اللہ ری یہ طاقت محبوب آلہی کی

سلطان مشائخ ہیں سالار ولایت ہے
حق پاس ہے یہ عزت محبوب آلہی کی

ہین سارے زمانہ مین جتنے کہ نظامیہ
ملتی ہے انہین نعمت محبوب آلہی کی

کمزور نہ جانو تم اے دوستو میریکو
ہے دلکو میری قوت محبوب آلہی کی

فقرا و مساکین کے سلطان ہین بیشبہہ
کیا جانے کوئی عظمت محبوب آلہی کی

سب جن و ملک انسان بستے ہین سدا ان
ہے اونکے تسلین بہشت محبوب آلہی کی

سرکار نظامی مین جو آیا ارادت سے
حاصل ہے اوسے بیعت محبوب آلہی کی

اب عاصی ہزارون ہی فردوس مین جا بیٹھے | ہر روز یہ ہی عادت محبوب الٰہی کی

ناچیز حبیب اپنے محبوب کا کتا ہے
ہے اوسکو بہت الفت محبوب الٰہی کی
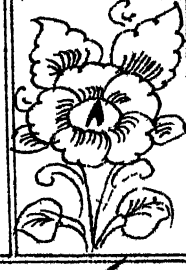
تیری در کی بس ہے مجھے دربانی | محمد علیشاہ چشتی نظامی
ذرا آب وصلت سے سیراب کیجے | ستاتی ہے ازبس یہ تشنہ دہانی
ہے فرہاد و مجنونکے قصے جدا ہی | بڑی ہے یہ سب سے ہماری کہانی
سمجھتے ہین کعبہ تمہین اپنا قبلہ | جو ہین اہل حق اور اہل معانی
تو ہی مجکو لغزش سے گرنے نہ دیجو | سنبھالو کہ از حد ہے اب ناتوانی
روا کیجیے جملہ حاجات اپنی | جہانمین ہے جبتک مری زندگانی
بھکاری ہون کچھ بھیک دلواو در سے | کرم کیجیے مجھپہ اے یار جانی
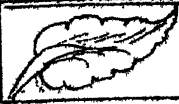
گنہگار عاجز حبیب حزین پر

۸ تم اپنے کرم سے کرو مہربانی ۷۸

جد تیرا حیدر کرار ہے حافظ مولیٰ ۔ نانا جان احمد مختار ہے حافظ مولیٰ

لاکھ بسمل تیری محفل میں ہزاروں ہیں شہید ۔ شور ہے گرمیٔ بازار ہے حافظ مولیٰ

قم باذنی کی صدا آتی ہے ٹھوکر میں تیرے ۔ کیا قیامت تیری رفتار ہے حافظ مولیٰ

شہ سلیمان کے تصدق سے ہو تقصیر معاف ۔ یہ گنہگار خطاوار ہے حافظ مولیٰ

رشک خورشید تیرا چہرہ نورانی ہے ۔ دید حق آپکا دیدار ہے حافظ مولیٰ

اوسکو دکھلا دے ذرا اپنا جمال انور ۔ جو تیری چشم کا بیمار ہے حافظ مولیٰ

سیکڑوں مست محبت ہیں ہزاروں میں ہوش ۔ گھر تیرا خانہ خمار ہے حافظ مولیٰ

جو کہ آیا تیرے دربار سے خالی نگیا ۔ گیا تیرے فیضکی سرکار ہے حافظ مولیٰ

بیشبہ مرشد عالم ہے مگر میرے لئے ۔ رومی و شبلی و عطار ہے حافظ مولیٰ

فخر دین نور محمد کے لئے رحم کرو ۔ بندہ تقدیر سے لاچار ہے حافظ مولیٰ

مین تو ہون قطرۂ ناچیز تو ہی ابر کرم
تجکو آسان مجھے دشوار ہی حافظ سولی

لوگ کہتے ہین حسن بندۂ مسکین حبیب
وہ تیرے در کا نمک خوار ہے حافظ سولی

رحم کیجئے مجھپہ محبوب باری
نہو جائے دیکھو کہین میری خواری

ذرا مجھسے لجاؤ اے شاہ خوبان
میری عمر گذری ہی ذوقت مین ساری

اے سلطان مشائخ کے دیکھو گدا کو
ضعیفی کی حالت مین یہ آہ و زاری

تیری ذات ہی رحمت جملہ عالم
یہ صفتین تمہاری ہین اوصاف باری

جھکڑا ہے سب عاشقان خدا کا
اے محبوب تیری جو نکلی سواری

چمک جائے قسمت کا اپنی ستارا
اگر دیکھہ پاؤن مین صورت تمہاری

میرا مدعا ہے میری یہ تمنا
رہے حالت وجد مین ہوشیاری

تصدق سے گنج شکر کے خدایا
رہے تا قیامت یہ فیضان جاری

اے محبوب یزدان حبیب علی کو
تمہاری عنایت کی ہے انتظاری

ہین در پہ تیرے مرشد رہبر کئی ہمسی
عاشق ہین تیری سبط پیمبر کئی ہم سے

جان نظر کی آئے ہین لیے ہاتھہ مین سر کو
بیٹھے ہین تیری در پہ دلاور کئی ہم سے

صورت کو تیری دیکھکے وہ غیرت لیلی
مجنون سے بنے ہوگئی ششدر کئی ہم سے

مسجد نہین بتخانہ نہین مئے کی دوکان ہے
یہان مست ہین آزاد قلندر کئی ہم سے

اے دوست سنو ایسی سخی کا یہ ہی دربار
مفلس تھے بنے آکے تونگر کئی ہم سے

کیا جانون کیسے پیر مغان مست بنا دے
ہین ہاتھہ مین لیے شیشہ و ساغر کئی ہم سے

معلوم نہین کسے بہت پیار ہے انکا
یہان سیکڑون بیٹھے ہین مسافر کئی ہم سے

تصویر برابر نہین کھنچتی ہے اونہکی
حیران و پریشان ہین مصور کئی ہم سے

اسجا سے قدم دیکھو تو اوٹھتا نہین کسیکا
یہان بیٹھ گئے آکے بہادر کئی ہم سے

کچھ خوف ہمین اپنی گناہونکا نہین ہے
بخشائینگے وہان شافع محشر کئی ہم سے

چلتا نہین ہے زور یہان سامنے اوسکے
رستم سے یہان ہو گئے لاغر کئی ہم سے

سب عمر گئی خواہش دیدار صنم مین
در پر ہین لگائے ہوئے بستر کئی ہم سے

زنجیر بپا طوق محبت ہے گلے مین
یان ہین لئے آنکے زیور کئی ہم سے

چشتی ہون نظامی ہون سلیمانی ہون فخری
صد شکر کے یہان لائے مقدر کئی ہم سے

جب جا کے حبیب عشق کے کوچہ مین جو پہونچا
بیزار ہوئے خویش و برادر کئی ہم سے

حیدرآباد دکن مین تو ہے
نو جوان پیر کہن مین تو ہے

والی ہند معین الدین ہو
آیا اجمیر کے بن مین تو ہے

مانگتا ہون مین تجھی سے تجھکو
میرے ہر شعر و سخن مین تو ہے

ہر تعین مین نئی شان لیا
آیا ہر مرد مین زن مین تو ہے

تو ہی ہے مین ہون فقط وہم گمان
میرے ہر تار بدن مین تو ہے

چھا گئی ہے یہ کہہ کے بلبل
گل مین سنبل مین چمن مین تو ہے

تو حبیب اور تو ئی ہے محبوب
جسم مین جان مین تن مین تو ہے

پلا وہ مئی مجھے ساقی سدا حضور رہے
اور ایسا جام دے ہر دم مجھی سرور رہے

بڑا وہ اکمل و کامل ہے شیخ کامل ہے
ہمیشہ قرب ہو دائم جسی حضور رہے

جو کوئی عاشق صادق ہے اپنے مرشد کا
نہ دیکھے آنکھ اوٹھا کر اگرچہ حور رہے

جو اہل دل ہین اونہین ہوتی ہے تجلی حق
خدا کے فضل سے دل اونکا کوہ طور رہے

کسیکی نیکی بدی سے نہین ہے اونکو کام
جو بیشعور ہین کب اونکی تئین شعور رہے

ہماری رخ پہ ہے عکس جمال مصحف و
اونہین کی چشم پہ نگاہ آنکھو مین اپنی نور رہے

ہر ایکدم اونہین فیضان ہو رہا ہے حبیب

اگرچہ ظاہر امرشد سے اپنی دور رہے
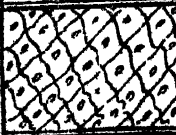
۹۰
میری مدد کو روز محشر حافظ حافظ ہے
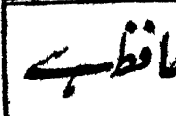
سایہ افگن میرے سر پر حافظ حافظ ہے

جن و انسان حور و غلمان کہتے ہین ساری گبر و مسلمان
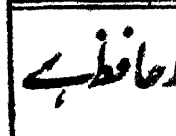
حق کا ولی اور ابنِ حیدر حافظ حافظ ہے

جانو اوسکا کام ادا حاجت اوسکی ہو گی روا
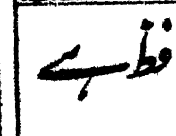
وقتِ مشکل جسکی زبان پر حافظ حافظ ہے

شان محمدؐ اور علیؑ کی لے آئے ہین حضرت نے
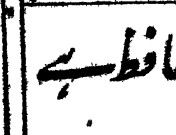
جمالِ دین کے علم کا دفتر حافظ حافظ ہے

کعبۂ مؤمنین قبلۂ جان ہر خانۂ تن مین روح روان ہے
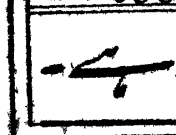
ہمکو تیرا روئے انور حافظ حافظ ہے۔
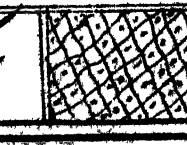
جنکی جد کی شا نمین آیا یُطَہِّرَکُمْ تَطْہِیْرًا ہے

نور مجسّم جسم مطہّر حافظ حافظ حافظ ہے -

چال ہے اونکی حق کی پسند رتبہ عالی ایسا بلند

دوست خدا کا سبط پیمبر حافظ حافظ حافظ ہے

پورا ہوگا اوسکا سلوک گر ہو مالک یا مملوک
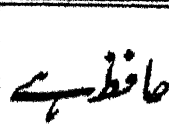
جسکا حامی ہادی رہبر حافظ حافظ حافظ ہے

نفع ملیگا اوسکو خوب ہر طالب پاویگا مطلوب
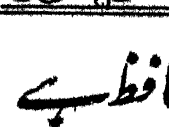
جسکا حبیبا مرشد اکبر حافظ حافظ حافظ ہے
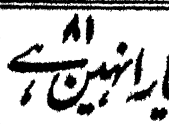
مجھے تیری فرقت گوارا نہین ہے
کوئی تجھسا مجھکو پیارا نہین ہے

ذرا کیجے انصاف تا کے جدائی
یہ دل ہی میرا سنگ خارا نہین ہے

بھلا کون ہی وقت مشکل کے دیکھو
جو مرشد کو اپنے پکارا نہین ہے

بہلا حسنِ خوبی مین آ ماہِ طلعت | کوئی اور تجہسا دل آرا نہین ہے

عرب روم بغداد اجمیر تو سہ | یہ کس جائے تیرا پکارا نہین ہے

سگِ در بنایا مگر وائی قسمت | تیرے در پہ اپنا گذارا نہین ہے

نکل آؤ پردیسے باہر نکل کے | یہ دلمین کسیکا اجارہ نہین ہے

حبیبِ علی کو میرے پیر حافظ
دو عالم مین تجہ بن سہارا نہین ہے

میری التجا ہے خدا کے ولی سے | محمد علی سے محمد علی سے

اگر قرب حق تجہکو منظور ہے | ولا رکھ تو حافظ محمد علی سے

جسے بوریا اوسکے در سے ملیگا | اوسے کام کیا مسندِ مخملی سے

نہ خالی پہرا اونکے دربار سے | جو مانگا سو پایا مین اونکی گلی سے

محبت ہے کامل تو سب کچھ ہے حاصل | نہ ذکرِ خفی اور سترِ جلی سے

مین کچھہ مانگ کے اونسے لے آؤنگا اب | صبا مجھکو لیجا پھر اوسکے گلی سے
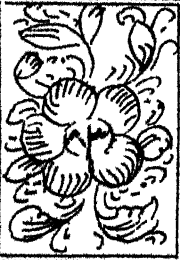
حبیب علی مانگلے دین و دنیا
محمد علی سے محمد علی سے
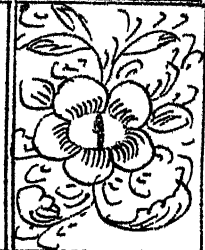
سخاوت کے دریا محمد علی | کرامت مین یکتا محمد علی
تمہارے سوائے تمہاری سوائے | نہین کوئی میرا محمد علے
ہون بگڑا ہوا مجھکو آکر بناؤ | پئے شاہ تو سہ محمد علے
خدا کے لئے جلد کشتی کو میری | لگا دے کنارا محمد علے
ہوئی اوسکی مشکل تو یکدم مین آسان | جو تجھکو پکارا محمد علی
پریشان خاطر ہون بس اندو ہگین | مدد کیجے مولا محمد علی
رہون تا بکے ہجر کی آفتو نمین | ذرہ شکل دکھلا محمد علی
ہوا ہے نہو گا کوئی حشر تک | شرافت مین تجھسا محمد علے

بہکتا پھرے کب تلک یہ حبیب
اسے راہ بتلا محمد علی

محمدؐ مصطفے سالار دین ہے — نبیؐ سے ہے رحمۃ للعالمین ہے
تمامی اولیا کل انبیا بھی — اوسی دربار کے سب خوشہ چین ہے
نبی الہاشمی مکی قریشی — کہ دربان جسکا جبریل امین ہے
زمین و آسمان مین مچ گئی دہوم — گیا جب عرش پر وہ نازنین ہے

محبت ہے حبیب احمد سے جسکو
اوسی کے واسطے خلد برین ہے

محمد کا سایہ محمد علی ہے — حقیقت مین دیکھو خدا کا ولی ہے
نبی کا نواسا علی کا ہے پوتا — وہ آل نبی ہے وہ حق کا ولی ہے
گنہ گار ہون کیجئے عفو تقصیر — نہایت ہے عرض دلکو اب تسلی ہے

وہ ہی قطب وحدت ہی شان رحمت
وہ آل نبی ہر وہ ابن علی ہے

ولا اپنی بخشش کو روز قیامت
محمد علی ہے محمد علی ہے

ملا چین و آرام دونو جہان مین
جسے آبرو تیری در سے ملی ہے

میرے پیر حافظ محمد علے کا
غلام کمینہ حبیب علی ہے

تیرے در کے سوا یا حافظ چشتی
نہین کوئی میرا یا حافظ چشتی

ہون گرچہ بُرا یا حافظ چشتی
پر ہون مین ترا یا حافظ چشتی

آفات سما ویسی ہمکو
تو جلد بچا یا حافظ چشتی

ستار عیوب گنہ گاران
دربار تیرا یا حافظ چشتی

تو شاہ ولایت کا پوتا
مین تیرا گدا یا حافظ چشتی

تیرے در پہ ضعیفی آپہونچے
کہان جاؤن بھلا یا حافظ چشتی

نثی

کشتی ہے ہماری طوفان مین | تو پار لگا یا حافظ چشتی
کر عفو براے فخر الدین | میری جرم و خطا یا حافظ چشتی
گر سارا زمانہ مجھسے پہرے | تو مست ہو خفا یا حافظ چشتی
دیدار کا تیرے طالب ہون | صورت کو دکہا یا حافظ چشتی
مین کس سے کہون بیماری دلکی | مری کیجے دوا یا حافظ چشتی
سب رنج و مصیبت دور ہوئی | جو وہ لسے پڑا یا حافظ چشتی
سب مشکل اوسکی آسان ہے | جو ور درکھا یا حافظ چشتی

کر رحم حبیب خستہ پر
از بہر خدا یا حافظ چشتی

فلک زیر شانِ محمد علی ہے | ملک دربانِ محمد علی ہے
خریدو یہان دین و دنیا کا سودا | یہ کیا کاروان محمد علی ہے

سنا حسن یوسف کی تعریف جیسی | تو آیا گمانِ محمد علی ہے
ملک کہتے ہین چلیو راہ ادب سے | یہ دیکھو مکان محمد علی ہے
کوئی مست مدہوش عاشق ہی اونکا | کوئی مدح خوان محمد علی ہے
مریدونکو اونکے نہین خوفِ محشر | یہ کیا عز و شان محمد علی ہے
ملایک کہینگے بروزِ قیامت | یہ آیا نشان محمد علی ہے
ہر ایک خادم حافظ دین و دنیا | گل بوستانِ محمد علی ہے
وہ فیضان عالی ہی اوس بادشہ کا | ہر ایک جا دوکان محمد علی ہے
یہ ہند و دکن اور پنجاب و کوکن | ہر ایک خادمان محمد علی ہے

۹ حبیب علی خلق کہتے ہین جسکو
سگ آستانِ محمد علی ہے ۸۸

یہ کشتی پار کرو میری معین الدین اجمیری | بڑی سرکار ہی تیری معین الدین اجمیری

ہمیشہ وصل ہو ہردم مجھے تیری حضوری ہو
نہ ہووی مجھکو مہجوری معین الدین اجمیریؒ

مجھے صدقہ دلادی خواجہ قطب الدین کاکی کا
کہ ہردم یاد ہے تیری معین الدین اجمیریؒ

بہت ہون اندنون مضطر اغثنا مرشد میرے
خبر لیجے جلد اب میری معین الدین اجمیریؒ

میرے خواجہ میرے مولا تمہارے پاس آسان ہے
مجھے ہے جسمین مجبوری معین الدین اجمیریؒ

ملے یک جام ایسا ساقیٔ کوثر کے صدقہ سے
مجھے دایم ہو مخموری معین الدین اجمیریؒ

تیری در پر مین بیٹھا ہون ضعیفی ناتوانی مین
نہ ہووی مجھکو معذوری معین الدین اجمیریؒ

کہانتک انتظاری تا بکے مجھکو پریشانی
کرو حاجت میری پوری معین الدین اجمیریؒ

حبیب اللہ بندہ کو جمال پاک وہ کہلادی
ستاتی ہے تیری دوری معین الدین اجمیریؒ

نظر خواجہ معین الدین چشتیؒ
ادہر خواجہ معین الدین چشتیؒ

عنایت ہے میری آہ و فغان مین
اثر خواجہ معین الدین چشتیؒ

مجھے اب بھیک دینی دیر ہرگز ۔ نگر خواجہ معین الدین چشتی ہے

تصدق آپ پر ہین میرے مادر ۔ پدر خواجہ معین الدین چشتی ہے

دلا دو باغ سے اپنے مجھے تم ۔ ثمر خواجہ معین الدین چشتی ہے

مجھے کعبہ مجھے قبلہ ہے تیرا ۔ یہ در خواجہ معین الدین چشتی ہے

تمامی اولیا مثل ستارہ ۔ قمر خواجہ معین الدین چشتی ہے

گلستان مین تمہارے ہووے میرا ۔ شجر خواجہ معین الدین چشتی ہے

میری اس راہ مین مضبوط باندہو ۔ کمر خواجہ معین الدین چشتی ہے

حبیب کمترین پر رحم کی ہو
نظر خواجہ معین الدین چشتی

نبی کے نواسے علی کے پیارے ۔ محمد علیشاہ حافظ ہمارے

تمہاری کہا کے کسی جا پکارین ۔ بری ہین تمہاری بہلے ہین تمہارے

تو ہوتی ہی یکدم مین حاجت روائی
مرے پیر و مرشد جو تمکو پکارے

جوانی گئی در پہ آئی ضعیفی
یہ عاجز پڑا ہے تمہارے سہارے

ذرہ پار کر دیجے اب مری کشتی
پڑی ہے یہ دریائے غمکے کنارے

۱۶

نظر کیجیے اوسپہ لطف و کرم کی
حبیب علی ہے تصدق تمہارے

۹۱

اوسکے کوچہ مین جا نہین سکتے
جا کے پہر وہانسے آ نہین سکتے

کہر بار پاس ہر ولی کے ہے
دلکو کیا کھینچ لا نہین سکتے

حکم حقسے یہ دوستان خدا
قبر سے کیا اوٹھا نہین سکتے

پیر کامل مرید کو اپنے
کیا خدا سے ملا نہین سکتے

شیخ خود اپنی صورت اصلی
ہر بشر کو دکھا نہین سکتے

جب تلک یہ مرید تشنہ نہو
جام مستی پلا نہین سکتے

گر کوئی آدمی امین نہو　　کیمیا بہی بتا نہین سکتے

لوح محفوظ جسکے ہاتہہ مین ہو　　کیا لکہے کو مٹا نہین سکتے

اہل حق اپنے کل مریدونکو　　دیکہتے ہین کہا نہین سکتے

جو ہین محبوب اس زمانہ کے　　کیا وہ مردے جلا نہین سکتے

بوالہوس ہر مرید کو مرشد　　رب سے ہرگز ملا نہین سکتے

جو کہ مرشد کی مار مین آیا　　کوئی اوسکو بچا نہین سکتے

ہووے جسپر عنایت مرشد　　اوسکو کوئی ستا نہین سکتے

جز جناب حضور پاک شیخ　　کوئی کامل بنا نہین سکتے

گر کوئی ہو مرید نافرمان　　پیر تب بہی گرا نہین سکتے
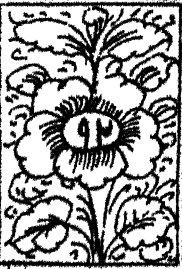
اس حبیب کمین عاجز کے
کوئی دل کو دوکہا نہین سکتے

۹۲
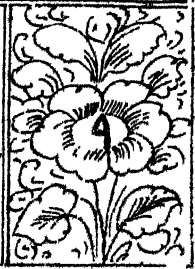
مجھکو مطلب ہے، نہ اب سیات نے حسنات سے
کام ہے دونون جہانین مجکو تیری ذات سے
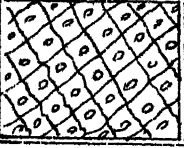
المدد شیخ دو عالم حافظ دنیا و دین
استغاثت چاہتا ہون اپنی سب حضرات سے

جمع تہے ایک آئینے مین مختلف شکلون کے ساتھ
کہینچ لایا وہ سکندر نے ہمین ظلمات سے

سب تیری برآئینگی یکدم مین امید دلی
ملتجی ہر دم رہا کر چشت کی سادات سے

دیکھ لے چشم بصیرت سے تو اپنے یار کو
دید کعبہ کی کیا کر بیٹھہ کر عرفات سے

ہو رہا ہے ہستئ موہوم کا دل مین خیال

رہنما جلدی بچاؤ مجھکو اس آفات سے
ساتھ ہے میرے وہی رہتے ہین جسکے پاس ہم
کیا غرض ہے ہمکو بولو قافلہ کے سات سے
ذات مین ہے جو فنا اور دید مین جو ہے محو
بے تعلق ہو گیا ہے نفی اور اثبات سے
ہین پوچھا رہی ایک بت کی جان و دلسے ای حبیب
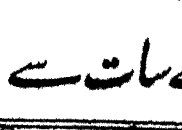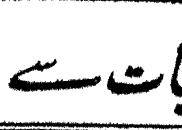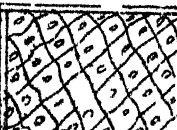
۱۰ ۹۳

ہی تیری ابرو مین قاتل یہ کیسی جلادی
یہ طرفہ دیکھو غمزہ کر رہی ہے فسادی

اوٹھون جہانسے جب لیکر توشہ ایمان
مین جان لبون لگا اوسی روز میری ہے شادی

ہوا ہے کام ہمارا بحق خرقہ شیخ
جو روکے بولا مین انظر الینا یا ھادی

ہین در پہ آپکی آیا ہون دادخواہی کو
اے دادرس خدا سن لیجیے میری فریادی

ہمارے حال پہ یا شیخ اب رحم کیجیے
بحق خواجہ اجمیر و شاہ بغدادی

میرے پہ سخت ہی مشکل اے پیر حاضر باش
اے دستگیر نہو جائے میری بربادی

رحم کرو میری اوپر بوقت پاک شیخ
کہ اس غلام کی ہو جائے خانہ آبادی

کبھی تو راہ بہٹکنے ہوئے نہ جاوینگے
ہمارا حافظ مولا ہے خیر آبادی

مدد جناب محمد علی ولی اللہ
عدو تو کرنے لگا ہی میرے سے شدادی

تمام عمر گذاری تیری غلامی مین
حبیب عاجز و مسکین حیدرآبادی

رب عرب بنکی جو آیا مراجی جانتا ہے
شاہِ اجمیر کہا یا مراجی جانتا ہے

یار جب سامنے ایا میراجی جانتا ہے
اپنی صورت جو دکھایا میراجی جانتا ہے

جب تصور تیرا آیا میراجی جانتا ہی
جو مزا دلنے اوٹھایا مراجی جانتا ہے

تیراہی شہرہ تہا پہر کیونکہ تڑپی یہ جاییں
میم کے پردہ مین آیا مراجی جانتا ہے

غیب سے آکے شہادتمین کیا اپنا ظہور
مختلف شکل دکھایا مراجی جانتا ہی

ہون گنہ گار ولیکن نہین پروا کچھ بھی
تو ہی بخشیگا خدایا مراجی جانتا ہے

خوبرو سارے زمانے کے مین دیکھا لیکن
پر نہ تجھسا نظر آیا مراجی جانتا ہے

راہ کو بھولکے بھٹکا تھا مگر کیا کہنا
جسنے یہ راہ پہ لایا مراجی جانتا ہے

دیکھو نسبت ہے میری یار کی بس صیادی
دام مین جسنے پھنسایا مراجی جانتا ہے

نہین معلوم کہ کس وجد مین یہ کہتا ہون
پیر کامل نظر آیا مراجی جانتا ہے

دیکھکر خندۂ گل ناز سے بلبل نے کہا
تو ہر ایک جا نظر آیا مراجی جانتا ہے

اپنا ہر تار نفس ہاتھ مین جسکے ہے حبیب
ناچا مین جیسا نچایا میرا جی جانتا ہے

جو اس جہان مین لیل و نہار باقی ہے
تو جب تلک دل عاشق مین پیار باقی ہے

خزان مین دیکھو تو کیا باغبان کا ہی یہ کرم
ہمارے واسطے باغ و بہار باقی ہے

پھر اجڑا اوسکے لئے اے جنون بیابان مین
تو اب تلک بھی پاؤن مین خار باقی ہے

لیا ہے لاکہونکو صیاد دام مین اپنے
مجہے تو ہنس کے کہا یہ شکار باقی ہے

گیا جو موسم گل ہو گئی خزان ساری
ہمارے باغ مین اتبک بہار باقی ہے

پلایا ساقی نے ہمکو جو ایک جام شراب
کہ اتبک میرے سر مین خمار باقی ہے

تمہارے روے وکاکل کا اے گل خوبی
مجہے تو شام و سحر انتظار باقی ہے

دم اخیر ہے حاجت روا ادہر آؤ
فقط تمہارا مجہے انتظار باقی ہے

ہم اپنے وقت کے منصور ہین بلا شبہہ
فقط ہمارے لئے ایک دار باقی ہے

تمہارے عشق نے جامہ کی دہجیان اوڑائین
نہ جسم زار پہ اب ایک تار باقی ہے

تمہین تو ڈہونڈہتا پہرتا رہا زمانے مین
حبیب ایک فقط کوئے یار باقی ہے
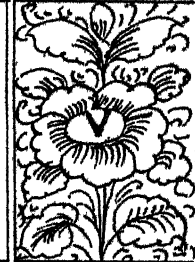
دیکہ کے اونکو ہمتو کانپ رہے
آجتک ہم رقیبو ہانپ رہے

آپ تہے مین تہا اور نہ تہا کوئی
مین ہوا گم تو آپ ہی آپ رہے

سب سے زائد ہو پیر کی الفت
نہوئے اوسکو ورکی پیمایش
شاید آجائے وہ نصیبے سے
اوسمین روشن چراغ عرفان ہو

خویش و مادر ہو یا کہ باپ رہے
عمر گذری ہم اوسکو مانپ رہے
دل مین امید رکھکے ٹانپ رہے
جسم سالک کا شل چہانپ رہے

یار آغوش مین ہے اپنے حبیب
ہے یہ غفلت جو اوسکو ڈہانپ رہے

قطب المدینہ یا شیخ یحیی
جسکر مین آیا اب پار کیجے
عطر واگر کے دیؤ عوض مین
گنج شکر کے گہر سے دلادو
چمکا دو جلدی ابتو ہمارے

مین ہون کمینہ یا شیخ یحیی
میرا سفینہ یا شیخ یحیی
اپنا پسینہ یا شیخ یحیی
ہمکو دفینہ یا شیخ یحیی
دل کا نگینہ یا شیخ یحیی

حرص و ہوا کو دل سے نکالو | اور کبر و کینہ یا شیخ یحییٰ
مین سر سے چلتا جا کر کہ دیکھون | بازار مینہ یا شیخ یحییٰ

۵ ارحم حبیب خستہ ہی تیرے
در کا کمینہ یا شیخ یحییٰ۔ ۹۸

میری خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی | تمہین کل اولیاؤنکی دیا حق نی شہنشاہی
خطاب رحمۃ اللعالمین حق سے ملا تمکو | فریدالدین نے ڈالی تمہین کل ہند کی شاہی
نظام الدین ہمنے حق تعالیٰ سے دعا کی ہے | خداوند دو عالم سید بدر چہ کہ تو خواہی
حکومت مین ہے تیری جن و انسان ملائک | ہی تیری بادشاہت ماہ سے لیکر کے تا ماہی

۸ حبیبا اولیا غوث و قطب جتنے ہین دنیا مین
ہی سب کے دلمین بے شبہہ تمہاری منزل و جاہی ۹۹

اپنی شکل دکھایا کرتے | اپنا دیوانہ بنایا کرتے

دل سے دل اپنا ملایا کرتے — آنکھہ سے آنکھہ لڑایا کرتے

راہ کو بہول بہٹکتا ہو کوئی — راستا اوسکو بتایا کرتے

اشک کے بدلے شب فرقت مین — آنکھہ سے خون بہایا کرتے

اپنے عشاق کو شاہ خوبان — آپ ہنس ہنس کے رولایا کرتے

جو کبہی مری کہانی اوسکو — قصہ مجنون کا سُنایا کرتے

ایکدم مین دل پژمردہ کو — قُم بِاذنی سے اوٹہایا کرتے

۷
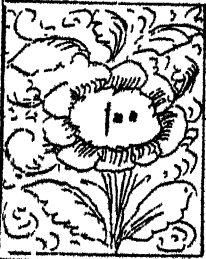
زاہد خشک کو بہی مثل **حبیب**
اپنا دیوانہ بنایا کرتے

۱۰۰

ہجر کے غمسے چہڑادے جو چہڑانا ہی تجہے — وصل کا جام پلادے جو پلانا ہی تجہے

خاک قدمونکی تیری یار عوض سرمہ کے — مری آنکہونمین لگادے جو لگانا ہی تجہے

لن ترانیکی نکر خوش سخنی ہمسے تو — اپنا دیدار دکہادے جو دکہانا ہی تجہے

غیر کی شکل میرے دلمین نہ آجائی کہین | اپنی تصویر جمائے جو جمانا ہے تجھے

کب تلک رنج و تعب مین تیری فرقت کے رہون | اپنے روتونکو ہنسا دے جو ہنسانا ہی تجھے

قبر پر آکے ذرہ رشک مسیحا مجھکو | ایک ٹھوکر سے جلا دے جو جلانا ہی تجھے

اس حبیب دل آشفتہ کو اے جان جہان
اپنے کوچہ مین بٹھا دے جو بٹھانا ہی تجھے

۶ — ۱۰۱

خواجہ سلیمان حافظ چشتی | پار لگا دو میری کشتی

فخر جہان اور نور محمد | دیکھو میرا حال زشتی

اَحَدٌ دَا اَحَدٌ دَا اِرْحَمْ اِرْحَمْ | نفس عدو سے ہو اب کُشتی

میرے آقا پشت و پناہ | دونو جہان کے میرے پشتی

در پر تیرے حاضر ہین | ہندو مسلمان سارے کنشتی

اوسکے در کا ہون مین حبیب

۶ کہتے ہین جسکو چشتی بہشتی ۱۰۲

رحم اب احمدِ مختار کیجئے
کرم یا حیدر کرار کیجئے

سلیمان زمان حافظ کا صدقہ
ہماری ناو جلدی پار کیجئے

جما کر دل مین طالب شکل مرشد
اوسے تو اب گلے کا ہار کیجئے

ملا کر عین و شین و قاف کو تم
یہہ نسخہ وصل کا تیار کیجئے

سوا اپنے در کے پیر حافظ
کسیکا مت مجہے لاچار کیجئے

۸ حبیب خفتہ کو اے ماہ خوبان
جگا کر اب اوسے ہشیار کیجئے ۱۰۳

گنجینۂ اسرار الٰہی تو ہے
اور حکم دہ امر و مناہی تو ہے

سب ارض و سما پہ ہی حکومت تیری
اور سلطنت شوکت و جاہی تو ہے

سلطان مشائخ ہی تیری ذات پاک
معشوق ہی محبوب الٰہی تو ہے

یا رحمتہ عالمین یا خواجہ نظام
ہم عاجزونکی پشت و پناہی تو ہے

سلطان سلاطین تجہے کہتے ہین
حق پاس سے لایا بادشاہی تو ہے

یا خواجہ نظام دین محبوب الہ
بیداد دلونکی دادخواہی تو ہے

بنتے ہین تیری درسے قطب اور افراد
بخشندہ فیض لاتناہی تو ہے

٨

کیونکر نہ تصدق رہے تجہپہ حبیب
مرشد ہے امام و قبلہ گاہی تو ہے

١٠٤

میرے پیر حافظ محمدؐ علی کی
ہے تنویر حافظ محمد علی کی

کلام خداؐ اور کلام محمدؐ
ہر تقریر حافظ محمد علی کی

مرے سینہ مین دلمین لخت جگر مین
ہے تصویر حافظ محمد علی کی

پڑے طوق گردنمین اور پاؤنمین
ہے زنجیر حافظ محمد علی کی

بفضل خدا سب مریدو نکے دلمین
ہے تاثیر حافظ محمد علی کی

جماعت مین کل اولیا اصفیا کے
ہے توقیر حافظ محمد علی کی

محبت کی دلمین یہ عشاق کے | لگی تیر حافظ محمد علی کی

۱۲

جو الہام حق ہے بلاشک حبیب
ہے تدبیر حافظ محمد علی کی

۱۰۵

مین تیرے در کا گدا ہون یا نبیؐ | نام پر تیرے فدا ہون یا نبیؐ
رحمۃ اللعالمین کیجے رحم | رنج و غم مین مبتلا ہون یا نبیؐ
یا شفیع المذنبین فریاد رس | معصیت مین مین بھرا ہون یا نبیؐ
دستگیری کیجئے شاہ امم | اندنون بدبیت پا ہون یا نبیؐ
علم اسرار الٰہی سیجئے وا | بے لکھا اور انپڑا ہون یا نبیؐ
مجکو صدقہ فاطمہؓ کا دیجئے | مانگتا در پر کھڑا ہون یا نبیؐ
اور ابو بکرؓ و عمرؓ عثمانؓ کا | تمسے صدقہ مانگتا ہون یا نبیؐ
پار جلدی کیجئے میرا جہاز | بحر عصیان مین پڑا ہون یا نبیؐ
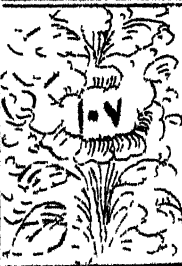
بادشاہان جہانسے کیا غرض
تیرے در کا مانگتا ہون یا نبیؐ

رنج وغم مین بیکسی کیحال مین
نام تیرا پڑہ رہا ہون یا نبیؐ

باادب اور دست بستہ حالِ دل
عرض تمسے کر رہا ہون یا نبیؐ

۱۳

اس حبیب خستہ کی لیجئے خبر
آپکے در کا گدا ہون یا نبیؐ

۱۰۶

اب دکہا شکل دل آرا مجھے
کہ تیرے ہجر نے مارا مجھے

ایسے نبیؐ کا تو مین ہون امتی
کانپ گیا دیکہہ نصارا مجھے

کوئی نہین ہی مرا اب دادرس
آپکے در کا ہے سہارا مجھے

چھوڑ نجاؤ رہو نزدیک اب
تم سوا دم بھر نہین یارا مجھے

قبلہ ہے کعبہ ہے میری رہنما
آپکی صورت کا نظارا مجھے

روتے ہوئے لیلی سے مجنون کہا
شکل دکہا اپنی دوبارا مجھے

مجھسا جہانمین تو نتہا زشت رو | خوب وہ مشاطہ سنوارا مجھے
دوڑتا ڈرتا ہوا حاضر ہوا | ہنستے ہوے جب وہ پکارا مجھے
یار کے سرکار کا ادنی گدا | دکہتا ہے اسکندر و دارا مجھے
قتل ہوا سامنے دلدار کے | تیغ ہے ابرو کا اشارا مجھے
ایک نظر آنے لگا ہر طرف | روم و حلب بلخ و بخارا مجھے
حسن مقید مین ہی مطلق عیان | آیا نظر مین جو نگارا مجھے

قلزم وحدت مین پڑا ہون حبیب
ملتا نہین جسکا کنارا مجھے

پلا ساقیا مجکو وہ جام آبی | نکلجائے جس سے یہ دل کی خرابی
ہمیشہ رہون مست و مدہوش ساقی | شراب طہورا کا ہو نین شرابی
یہ سائل کہڑا کر رہا ہے سوال | ملے تیری در سے مجھکو رکابی

جو رہتی تھے مدت سے پردو نمین ہم
دل و دیدہ لخت جگر ہو کباب

نکل آئے باہر ہوئی بے حجابی
یہ سب کہہ رہے ہین شرابی کبابی

۱۳

حبیب کمین ہے تمہارا غلام
خبر لیجئے آکے اوسکی شتابی

۱۰۸

یہ اپنی دعا ہے حافظ جی سی
ہر شام و پکا ہے حافظ جی سے

کوئی دینا چھوڑ ہوا تارک
جب عشق ہوا ہے حافظ جی سے

اس عاجز مسکین کمتر کو
سب کچھہ ہے ملا ہی حافظ جی سے

دو اکچھہ ہیم کے جسنے پڑا
سب سیکھہ لیا ہے حافظ جی سے

سب کام ہوئے ہین اوسکے روا
جو عرض کیا ہے حافظ جی سے

خالی نہ پھرا خالی نہ گیا
جو آکے ملا ہے حافظ جی سے

کچھہ اور رہوا کچھہ اور بنا
کچھہ جسنے پڑا ہے حافظ جی سے

کوئی دین لیا کوئی دنیا مانگا | کوئی حق سے ملا ہے حافظ جی سے
توصیف اونہونکی کس سے ہو | جب راضی خدا ہے حافظ جی سے
کوئی عاشق صادق کو حق کا | عرفان ہوا ہے حافظ جی سے
جو دلکی مراد اوسنے چاہا | سب کام ہوا ہے حافظ جی سے
سب ہند و دکن پورب کوکن | کیا شور مچا ہے حافظ جی سے

ناچیز حبیب خستہ کمین نے
کچھہ مانگ لیا ہے حافظ جی سے

نہ تنہا فقط اک مری جان ہے | ہزاروں ہی جان تجھہ پہ قربان ہے
نبی کا نواسا ہے پوتہ علی کا | تو سلطان ہے ابن سلطان ہے
دیا ہے تجھے حق نے ایسی حکومت | دو عالم تیرے زیر فرمان ہے
یہہ کہتے ہیں انسان و جن و ملائک | محمد علی فخر دوران ہے

کنیزک ہین حورین تو غلمان غلام | تیرے حکم مین جن و انسان ہے

نکر خوف محشر حبیب کمین تو
مدد پر تیرے شہ سلیمان ہے

قصیدہ

کون ہے میرا تمہارے در سوا | رحمت اللعالمین دیکھو ذرا
آسرا ہے ہمکو تیری ذات کا | رحم کر بندے پہ محبوب خدا
تیرا سلطان السلاطین نام ہے | رحم کرنا مجھپہ تیرا کام ہے
تیرے در کا آسرا ہی مجھکو بس | یا نظام الدین میری فریادرس
دستگیری کیجیے شاہ زمن | یا نظام الدین بحق پنجتن
دستگیر بیکسان دیکھو ادہر | یا نظام الدین لو میری خبر
رحم کی مجھپہ کرو جلدی نگاہ | یا نظام الدین محبوب آلہ

بادشہ مجھپر تمہارا کرم ہو | اب تو سلطان المشائخ رحم ہو
تم ملک فقرا مساکینون کے ہو | اور سلطان کل سلاطینون کے ہو
یا نظام الدین چشتی اب میری | پار جلدی کیجئے کشتی میری
آپکے در کا ہے بندہ خانہ زاد | یا نظام الدین سنو تم میری داد
سب بھلے ہین نیک ہین یک مین ہون بد | یا نظام الدین ہے وقت مدد
جلد سن لیجے میری فریاد کو | یا نظام الدین پہنچو داد کو
در پہ حاضر ہے تمہارے یہ غلام | یا نظام الدین کیجے اسکے کام
اپنے در سے کر کے بھیجو مجھکو شاد | یا نظام الدین میری اب دیجے مراد
عقد حل ہون اس دل غمگین کے | واسطے خواجہ فریدالدین کے
حل مشکل کیجے میری ضرور | یا نظام الدین ادہر دیکھو حضور

یہ حبیب خستہ ہے تیرا غلام

المدد یا شیخنا خواجہ نظام

شجرۂ طیبات سلسلۂ چشتیہ بہشتیہ قدس اسرارہم

شجرۂ شریف چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام اے تاج بخشِ اولیا
رحمتِ عالم محمد مصطفیٰ

السلام اے حضرتِ مشکلکشا
کر مدد مجھپر علیؓ شیر خدا

السلام ایخواجہ بصری حسن
کر عنایت مجکو حبِ پنجتن

السلام اے عبدُالواحد ابن زید
رنج و غم مین ہوگیا ہون سخت قید

السلام حضرت فضل ابن عیاض
کر عطا میرے تئین زہد و ریاض

السلام ایمقتدا اے اولیا
خواجہ ابراہیم ادہم بادشاہ

السلام اب عشق کی ہو می کشتی
یا سدید الدین حذیفہ مرعشی

السلام اے عالم ہر طیر و سیر / حضرت خواجہ امین الدین ہبیر

السلام حضرت علو دینور / جلد مطلب میرے دلکی لاؤ بر

السلام اے چشتیونکے تاج سر / خواجہ بو اسحاق چشتی ناموَر

السلام اے چشتیونکے پیشوا / یا ابو احمد شہ ہر دو سرا

السلام اے دردمندونکی دوا / حضرت خواجہ محمدؐ رہ نما

السلام اے یوسف چشتی میری / پار جلدی کیجیے کشتی میری

السلام ایخواجہ مودود چشت / روضۂ دل ہو میرا رشک بہشت

السلام اے پیر ما حاجی شریف / رنج و غم سی ہوگیا ہونمین نحیف

السلام اے خواجہ عثمان ہرونی / دو جہان سے کیجیے مجکو غنی

السلام اے دہلوی قطب مدار / خواجہ قطب الدین کعکی بختیار

السلام اب شاد میرے دلکو کر / یا فرید الدین یا گنج شکر

السّلام اب رحم کی کیجے نگاہ
یا نظام الدین محبوبِ اِلٰہ

السلام اب ہوئی تازہ میرا باغ
یا نصیر الدین کرو روشن چراغ

السّلام اب دور ہو رنج و تعب
یا کمال الدین علامہ لقب

السّلام اب کیجئے میری مدد
یا سراج الدین محبوب صمد

السّلام اے شاہ دہو قطب حزین
حضرت شیخ المشائخ علم دین

السّلام اب دفع ہو میری بلا
شیخ محمود عرف راجن پیشوا

السّلام اب بخشدے میری خطا
شاہ جمال الدین جمّن رہ نما

السلام اب رحم کر شیخ انام
جب حسنؒ ہے اور محمدؐ تیرا تام

السّلام اے مظہر اللہ الصمد
المدد شیخ محمد المدد

السّلام اے قطب بشیر السلام
رحم کر یا شیخ یحییٰ ذوالکرام

السّلام اے راحتِ جان علی
شہ کلیم اللہ جہان ہادی ولی

السّلام اے زینت اورنگ چشت
یا نظام الدین ہو تازہ میرا کشت

السّلام اے کاشف سرِ نہان
المدد یا فخرِ دین فخرِ جہان

السّلام اے دافع رنج و بلا
خواجہٗ نور محمدؐ با صفا

السّلام اے حضرت روشن ضمیر
تو سوئے خواجہ سلیمان دستگیر

السّلام ہے مجکو از بس بیکلی
خواجہٗ حافظ محمدؐ یا علی

۱۱۲ — ۲۸

اس حبیب خستہ کا دلشاد کر
یک نظر اے شاہ خیر آباد کر

شجرۂ شریف منظوم چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اوس خالق اکبر کے لئے
شان پیرونکی بنائی جسنے

تہا کسی وقت مین در پردۂ غیب
کیا پہر اپنے کو ظاہر لاریب

پھر تعین مین تشخص کا لباس | پہنا کس خوبی سے وہ رب الناس

سب شیونات ہین اوسکی ہرجا | کعبہ و دیر مین سہے جلوہ نما

اوسکے ہر رنگ مین ہے رنگینی | اوسکے ہر گل مین ہر نکہت بہینی

خود کسی جا کہا ربِّ ارِنِی | لن ترانی کی کہین خوش سخنی

کہین وہ شکل عرب بن آیا | نام احمد پہ پڑا صل علے

اسد اللہ علے کہلایا | باپ حسنین کا خود آپ بنا

گہہ حسن بصری کے خرقہ مین شاد | عبد واحد کو کیا کچھ ارشاد

کبہی ہو خواجہ فضیل ابن عیاض | ابن ادہم سے لیا خوب ریاض

نام رکھہ خواجہ سدید الدین کا | فیض پہیلایا امین الدین کا

کبہی ہو خواجہ علو دینوری | زیر فرمان کیا دیو و پری

ابو اسحاق وہ بنکر شہ چشت | دیا سب اپنے مریدونکو بہشت

پہنکر وہ ابو احمد کا لباس ۔ گیا خود خواجہ محمدؐ کی پاس

آپ لے یوسف چشتی کا جمال ۔ خواجۂ مودود کو بخشا ہے کمال

بنکے خود خواجۂ حاجی شریف ۔ کیا عرفان بیان خوب لطیف

بنکے خود خواجۂ عثمان ہرون ۔ شاہ اجمیر کو بخشا جو بن -

خود معین الدین حسن سنجری ہو ۔ بس خلافت دیا قطب الدین کو

حضرت خواجہ فرید الدین ہو ۔ کیا محبوب نظام الدین کو

آئے صورت مین نصیر الدین کے ۔ بنگئے کام کمال الدین کے

پہنکے خرقہ سراج الدین کا ۔ دیا روشن کیا علم الدین کا

شیخ محمود ملقب ، اجن ۔ اوسکا فرزند جمال الدین حسن

نام رکھہ حسن محمد اپنا ۔ جانشین شیخ محمد کو کیا

آپ یحیی المدنی بن آیا ۔ پہر کلیم اللہ جہان بادی ہوا

شاہِ اورنگ نظام الدین ہو
اوسنے تعلیم کی فخر الدین کو

نام رکہہ نور محمدؐ اپنا
بادشاہ خواجہ سلیمان کو کیا

شان حافظ کی وہ لیکر آیا
خود محمدؐ بعلے کہلایا

خیر آباد کیا اپنا مکان
ہوا محبوب حبیب دوجہان

شجرہ شریف منظوم چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
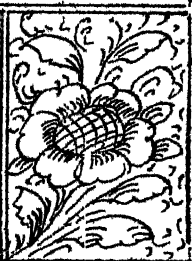
اول و آخر تمہین توہو
باطن و ظاہر تمہین تو ہو

ہان یہ حبیب مضطر کے
حافظ و ناصر تمہین توہو

شانِ محمدسے علے عیان
خلق کے رہبر تمہین توہو

خواجہ سلیمان پیر کلان
اظہر و اطہر تمہین تو ہو

نورِ محمد فخرِ زمان | مہرِ منور تمہین تو ہو
حضرتِ خواجہ فخرالدین | حق کے صفدر تمہین تو ہو
شاہِ نظام الدین یکتا | خلق مین بہتر تمہین تو ہو
حضرتِ شیخ کلیم اللہ | جگ مین برتر تمہین تو ہو
قطبِ مدینہ اے یحییٰ | سب کے دلبر تمہین تو ہو
شیخ محمد قطبِ زمان | حق کے دلاور تمہین تو ہو
حسن محمد پیرِ جہان | حسن مین خوشتر تمہین تو ہو
شاہ جمن جمال دین | خلق کے افسر تمہین تو ہو
حضرتِ راجن شہ محمود | حق کے ذاکر تمہین تو ہو
علم الدین اور شیخ سراج | علم کے دفتر تمہین تو ہو
کمال دین اور شیخ نصیر | نورِ مطہر تمہین تو ہو

نظامِ دین محبوبِ الٰہ — عشق کے محضر تمہین تو ہو

حضرتِ شیخ فرید الدین — سبکے مہتر تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ قطب الدین — ماہِ منور تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ معین الدین — ہند کے سرور تمہین تو ہو

عثمان ہرونی حاجی شریف — حق کے غضنفر تمہین تو ہو

قطب الدین مودود جہان — فیض کے مظہر تمہین تو ہو

شیخِ زمان بو یوسف چشتی — دین کے ناصر تمہین تو ہو

خواجہ محمد مرشدِ پاک — خلق مین شاکر تمہین تو ہو

اَبّی احمدِ ناصرِ دین — شاہ مظفر تمہین تو ہو

حضرتِ خواجہ ابو اسحاق — چشت کے سرور تمہین تو ہو

خواجہ علو اور امینِ دین — شاکر و صابر تمہین تو ہو

خواجہ سدید اور شہ ادہم | طبیب وطاہر تمہین تو ہو
حضرتِ خواجہ شاہِ فضیل | خلق کے زیور تمہین تو ہو
عبد واحد ابن زید | مرشد اکبر تمہین تو ہو
حضرتِ خواجہ حسن بصری | بصر کے مبصر تمہین تو ہو
راکب دُلال شاہ نجف | علی حیدر تمہین تو ہو

احمد مرسل حق کے حبیب
شافع محشر تمہین تو ہو۔

شجرۂ شریف چشتیہ بہشتیہ منظوم

۱۸ بسم اللہ الرحمن الرحیم ۱۲

محمد علیشاہ آپہی تو ہو | میرے مولا آپہی تو ہو
خواجہ سلیمان پیر کلان | تو سہ کے آقا آپہی تو ہو

نورِ محمدؐ مہر کرم | لطف کے بیضا آپہی توہو
دہلی کے خواجہ فخر الدین | مرشد یکتا آپہی توہو
نظام دین اورنگ ہدے | خیرو تقوی آپہی توہو
کلیم اللہ شیخ جہان | حق سے گویا آپہی توہو
قطب مدینہ محی شرع | حضرت یحییٰ آپہی توہو
شیخ محمد چشتی بیشک | مرشدِ دانا آپہی توہو
حسن محمد قطبِ زمان | مرکزِ عقبیٰ آپ ہی توہو
شیخ جمال الدین حسن | حسن مین یکتا آپہی توہو
شیخ محمود ملقب احسن | مہر تجلےٰ آپ ہی توہو
حضرت خواجہ علم الدین | علم کے دریا آپہی توہو
شیخ سراج الدین چشتی | محب مولا آپ ہی توہو

کمال دین علامہ لقب — عالم یکتا آپہی تو ہو

حضرت خواجہ نصیر الدین — ناصر دنیا آپ ہی تو ہو

نظام دین محبوب آلہ — فرید مولےٰ آپہی تو ہو

قطب الدین کاکی اوشی — قطب معلیٰ آپہی تو ہو

حضرت خواجہ معین الدین — خواجۂ والا آپ ہی تو ہو

شجرۂ چشتیہ بہشتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد مصطفےٰ میری خبر لو — رسول کبریا میری خبر لو

علی شیر خدا میری خبر لو — ذرا مشکل کشا میری خبر لو

ہو کل کے پیر خواجہ حسن بصری — امام دوسرا میری خبر لو

ذرا اے عبد واحد ابن زید آپ — پئے شیر خدا میری خبر لو

فضیل ابن عیاض با ریاضت ۔ یہی ہے التجا میری خبر لو
امان الارض ابراہیم ادہم ۔ بلخ کے بادشاہ میری خبر لو
سدالدین خدیفہ مرعشی اب ۔ برائے ہل اتی میری خبر لو
امین الدین ہبیرہ شاہ بصرہ ۔ بحق مرتضی میری خبر لو
علو [illegible] عالی مراتب ۔ پئے شاہ دنی میری خبر لو
ابو اسحاق چشتی خواجہ دین ۔ امام اولیا میری خبر لو
ابو احمد شہنشاہ فرسنافت ۔ گل باغ رضا میری خبر لو
جناب شیخ دین خواجہ محمد ۔ جہاں کے پیشوا میری خبر لو
ابو یوسف عزیز مصر معنی ۔ تمہارا ہوں گدا میری خبر لو
جناب قطب دین مودود چشتی ۔ اسیر غم ہوں آ میری خبر لو
مدد حاجی شریف زندنی ہو ۔ ہوں بندۂ بلا میری خبر لو

دہائی خواجہ عثمان ہرونی کی | حبیب اللہ کا میری خبر لو
معین الحق معین الدین چشتی | سراپا ہے بلا میری خبر لو
جناب خواجہ قطب الدین کاکی | ہو قطب اولیا میری خبر لو
فرید الدین مسعود شکر گنج | ہو زہد الانبیا میری خبر لو
نظام الدین سلطان المشائخ | کہ محبوب خدا میری خبر لو
نصیر الدین چراغ دہلوی اب | نصیر الاولیا میری خبر لو
کمال الدین علامائے عالم | علیم و رہنما میری خبر لو
سراج الحق سراج الدین چشتی | سراج الاولیا میری خبر لو
جناب خواجہ علم الحق والدین | ہو دریا علم کا میری خبر لو
جناب شیخ محمود عرف راجن | گدا ہوں آپکا میری خبر لو
جمال الحق والدین شیخ جمن | ہے آل عبا میری خبر لو

حسن ہے با محمد نام نامے | دلیل التقیا میری خبر لو

محمد چشتی اے شیخ زمانہ | ادہر دیکھو ذرا میری خبر لو

مدد قطبِ مدینہ شیخ یحییٰ | برائے مصطفےٰ میری خبر لو

کلیم اللہ جہان آبادی چشتی | کلیم کبریا میری خبر لو

نظام الحق والدینؒ زیب اورنگ | دکن کے شہنشاہ میری خبر لو

جناب خواجہ فخر الدین چشتی | شہِ ملکِ ولا میری خبر لو

ترحم خواجہ نور محمد | ہوں اب بے دست و پا میری خبر لو

مدد پیرِ کلاں خواجہ سلیمان | شہ تونسہ ذرا میری خبر لو

تمہیں حافظ محمدؐ یا علیؑ ہو | امام و پیشوا میری خبر لو

شجرۂ منظومہ قادریہ عالیہ

۱۵۱ ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ ۱۱۶

الٰہی تصدق تیری ذات کا
محمد کی الفت ہو مجکو عطا

الٰہی بحق علےٰ ہدیٰ
مددگار میرے ہون شیرِ خدا

الٰہی بحقِ امامِ حسین
رہون مین ہمیشہ بہ آرام چین

الٰہی وہ سجادِ زین العباد
رکہین اس گنہ گار کے دلکو شاد

الٰہی جنابِ امام ہمام
مدد پہ ہون باقر علیہ السلام

الٰہی ہواب گرم میری دوکان
پئے جعفرِ صادق رازدان

الٰہی ہواب جلد یسے میرا کام
مدد پر ہون موسیٰ کاظم امام

الٰہی طفیل سے علے رضا
ہو ضامن کہ صدقہ سی دفع بلا۔

الٰہی پئے شیخ معروف کرخ
نہ آئے میری پاس آفات چرخ

الٰہی بحق نبی لا اُمم
ہو سرّیٔ سقطی کا مجہپر کرم

الٰہی نہ دلمین میرے آئے کید — سدا خوش رہین مجھسے خواجہ جنید

الٰہی ہو رحمت تیری بیحساب — بلطفِ ابوبکر شبلی جناب

الٰہی رہون سبکے دلمین عزیز — پئے عبدِ واحد بن عبدالعزیز

الٰہی ابی الفرح یوسف سدا — کرین جلد حاصل میرا مدعا

الٰہی ابی الحسن ہنکار سے — مجھے عشقِ احمد کی دولت ملے

الٰہی فدا شامی و رومی ہے — علی بن مبارک جو مخزومی ہے

الٰہی مجھے غوثِ صمدان کی — محبت ملے شاہِ جیلان کی

الٰہی مجھے سہروردی کی خاطر — رحم کر پئے بونجیب عبدِ قاہر

الٰہی پئے شیخ عمّار یاسر — عطا کر مجھے جامِ الفت کا ساغر

الٰہی مجھے آفتون سے بچا — پئے نجم دین کے جو مشہور کبریٰ

الٰہی مجھے مجدّدین کے لئے — ثواب بخشدے جو گناہ ہم کئے

الٰہی مرے حال پر کرم کر
بحق علی لالا اب رحم کر

الٰہی مرادین وہ دیوین ولی
جو ہین احمدؒ جوزقانی ولی

الٰہی پئے نوردین بالکبیر
رہون عشق احمد مین دایم اسیر

الٰہی پئے شاہ سمنان کے
علاوالدولہ قطب فی بیتان کے

الٰہی ملے غوث کی داربانی
پئے شیخ محمود اور مزدقانی

الٰہی رہون ساتھہ ایمان کے
کہ سید علیشاہِ ہمدان کے

الٰہی پئے خواجہ اسحاق ختلان
عنایت ہو بندیکو ابغی ایمان

الٰہی مری دلمین ہو اوسکا نقش
جو سید محمدؐ ہین اور نوربخش

الٰہی محمد علی نوربخش
میرے گنہ سب اونکے صدقہ سے بخش

الٰہی طفیل محمد غیاث
نہ آئے مرے لب پہ اب الغیاث

الٰہی حسن اور محمد کے پئے
ہمیشہ بسے دلمین یاہو کے نئے

الٰہی مری دلمیں ہی خوف از حد ۔ مجھے بخشدی بہر شیخ محمدؐ

الٰہی لگا بار میرا سفینہ ۔ پئے شیخ یحییٰ قطب مدینہ ۔

الٰہی رکھیں لطف ارشاد کے ۔ کلیم اللہ شاہ جہان آباد کے

الٰہی نکالیں وہ دلکی مراد ۔ کہ شیخِ نظام الدین اورنگ آباد

الٰہی بہت جلد نعمت ملے ۔ محب النبی فخرِ دین سی مجھے

الٰہی روا جملہ حاجات ہو ۔ مدد خواجہ نور محمدؐ کرو

الٰہی تو کر پار اب میری کشتی ۔ پئے شاہِ توشنہ سلیمان چشتی

الٰہی عنایت ہو اونکی دلی ۔ جو ہین پیر حافظ محمدؐ علی

۶ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۱۷

بعد حمدِ خالقِ ارض و سما
بعد نعتِ حضرت خیر الورا

عرض کرتا ہے حبیبِ خاکسار
خدمتِ احباب مین بانکسار

یہ رسالہ ہے حبیب العارفین
مشتمل بر حالِ عرس اہل دین

معنی لفظ عَروس و عِرس و عُرس
سن لیجئے تا کام آوے وقتِ بازپرس

ہے عروس آیا زبس جان لو
اسکے معنی دولہ تم پہچان لو

عِرس ہے ہان نیز سی دلہن کی ذات
عُرس ہے جو پیش سی وہ ہے برات

۱۴ دربیان تحقیق عرس ۱۱۸

اس بیان سے یہان غرض کچھ اور ہے
عرس کی تحقیق کا اب دور ہے

اولیا نقل مکان کرتے ہین جب
طالب انکی فاتحہ کرتے ہین سب

عرس اوسکا نام ٹھہرا کس لئے
وجہ اوسکی مجھسے اب سن لیجے

اولیاء اللہ کے مرتے نہین — شک نہ لاؤ اسکو تم جانو یقین

بلکہ جب نقل مکان کرتے ہین وہ — زندہ رہتے ہین نہین مرتے ہین وہ

جب مجرد جسم سی ہوتے ہین وہ — مثل دولہن لحد مین سوتے ہین وہ

ذاتِ حق سی اونکا ہوتا ہی وصال — عام لوگون پر نہین کہلتا یہ حال

جیسے فرماتے ہین حضرت مولوی — بہی اسی مضمون کو اندر مثنوی

آمد آن وقتیکہ من عریان شوم — جسم بگذارم سراسر جان شوم

نقل جب کرتے ہین خاصانِ خدا — جلوہ گر ہوتا ہے فیضانِ خدا

یک تجلی خاص اونپر ہوتی ہے — ہوش ہر فرد و بشر کی کہوتی ہی

سال مین جس حلت کے دن ای ذیشعور — اوس تجلی کا تو ہوتا ہے ظہور

ایسا جلوہ ان پر اتو تمین کہین — غیر عرس اولیا دیکہا نہین

اسلئے اسدن کا ٹہرا عرس نام — اس سے ہوتا بہرہ ور ہر خاص و عام

دربیان آداب عرس

حضرتِ شیخ المشایخ نورِ حق
رحمتِ باری کی جو ہین مستحق

ہی محمدؐ انکا نام اور چشتی ہین
طالبونکے واسطی وہ کشتی ہین

ایک ہی اونکی کتابِ مستطاب
ہی ادب ہین طالبونکی وہ کتاب

اوسمین یون ارشاد فرماتے ہین وہ
راہِ حق اسطرح دکہلاتے ہین وہ

اولیا اللہ کے اعراس کا
تم کرو حقِ رعایت سب ادا

تا مدد سے اونکی تم ہو بہرہ ور
دسترس حاصل ہو تمکو خیر پر

اولیاونکے تم ایام وفات
یاد رکہو مثل فرض اور واجبات

بلکہ وہ وقت اور گہڑی بہی کہو یاد
اوسگہڑی اوسدن انہروی اعتقاد

جو تمہین مقدور ہو کہانا پکاو
یا کہ شیرینی بصدقِ جان منگاو

فاتحہ دلواو اونکے نام پر
چست باندہو تم کمر اس کام پر

عرسمین ارواح پاک اولیا ... ہوتے ہین حاضر بلا وشک ذرا

خیر اونکے نام پر جو کرتے ہین ... صدق سے اوسکا پم دل بہر دیتے ہین

دیتے ہین اونکو دعا ارواح پاک ... ورنہ پہر جاتے ہین ہوکر دردناک

گر مزار ونپر نہ طالب جا سکے ... اور نہ خدمت کچھہ بجا وہ لا سکے

حسب مقدور اپنے وہ سامان کرے ... فاتحہ اونکا بصدق جان کرے

گر نہوے یاد رحلت کی گھڑی ... رات دن مین رحلت اونکی جب ہوئی

فاتحہ دے اونکا دن یا رات کو ... ہاتھہ سے کہوے نہ اس حسنات کو

گر نہ اوسکو یاد روز و ماہ ہو ... وقت رحلت سے نہ وہ آگاہ ہو

جب جب کا ماہ آوے طالبو ... پہلی رات آدینہ کی یا روز ہو

انبیا اور اولیا کی روحون پر ... فاتحہ دلوا کے ہو تم بہرہ ور

قطب الاقطاب جہان نیکوئی ... ہین نصیر الدین چراغ دہلوی

عرس اونکا حضرت گیسو دراز — کرتے تہے کس دہوم سی با صد نیاز

جب جہانمین آتا تہا ماہِ صیام — ہوتی جب اٹہاروین شب نیکنام

کہانا کہلواتے تہے اونکے نام پر — خرچ کرتے تہے بہت اسکام پر

دنکو بہی دیتے تہے انکا فاتحہ — فاتحہ کا کرتے تہے یون خاتمہ

فاتحہ دینے مین ہان اے طالبو — ہین برابر رات دن تم جان لو

اور جانو رات دن آیندہ کے — ہین برابر فاتحہ کے واسطے

طالبو نسے گر کوئی محتاج ہو — نیک بختی مین مگر سرتاج ہو

جو میسر ہوا وسے کہانا پکائے — فاتحہ دیکر وہ کہانا آپ کہائے

عرس سب کا گر نہ اوس سے ہو سکے — تو رعایت بعض عرسونکی کرے

جو کرے اسطرح عرس اولیا — اجر دیگا دوجہان مین کبریا

عمر دولت اوسکی ہوویگی زیاد — پاویگا دونو جہانکی وہ مراد

اور نہ محتاج خلایق ہوگا وہ
مورد افضال خالق ہوگا وہ

اس عمل سی عاقبت ہوگی بخیر
اس جہانمین بہی نہو محتاج غیر

ہے حدیثونمین یہ مضمون صحیح
ترجمہ اوسکا سنو مجسے صریح

ہر بشر کا حشر ہوگا اوسکی ساتہہ
ہوگی دنیا مین محبت جسکی ساتہہ

عرس کے آداب ساری ہوچکے
جو کہ مطلب تہے وہ ساری ہوچکے

اب قصیدۂ عرسونکا لکہہ ای حبیب
تا سعادت دو جہانکی ہو نصیب

کہتا ہون بعد حمد خدا مصطفے کا عرس
سلطان دین سید ہر دو سرا کا عرس

اول ربیع مین پانچ ہین اعراس العزیز
ہی سبکے پہلی شافع روز جزا کا عرس

یعنے ہے دوسری کو شہ دین کا فاتحہ
اور تیسری کو خواجہ فضیل صفیا کا عرس

پہر چودہوین کو فضل خدائی کریم سے
ہوتا ہی بختیار شہ رہنما کا عرس

کرتا ہون جاودن لسی اسی ماہ نیک مین — چوبیسوین کو شیخ کلیم خدا کا عُرس

ہی جسکا نام شیخ محمد ولی حق — انتیسوین کو کرتے ہین اوس رہ نما کا عرس

شہر ربیع الثانی کی بہی چوبیسوین کو ہی — اسحاق شاہ چشت شہ اولیا کا عرس

اٹہائیسوین کو کرتے ہین اس ماہ مین ضرور — خواجہ نظام دین حبیب خدا کا عرس

ہوتے ہین اب جمادی اول مین عرس دو — چہبیسوین کو شاہ بلنز رہ نما کا عرس

کرتے ہین فرط شوق سے اکیسوین کو ہم — بر حق سراج دین شہ پیشوا کا عرس

دو عرس ہین جمادی ثانی مین دوستو — غرہ کو خواجہ ناصر الدین اولیا کا عرس

اور بست و ہفتم سے مذکور کو دلا — ہی فخر دین مظہر نور خدا کا عُرس

ماہ رجب مین ہوتے ہین سال عرس پانچ — کرتا ہون اُن مہینے مین اولیا کا عرس

مودود چشتی قطب زمان جنکا نام ہے — غرہ کو ہی اوسی سے ارض و سما کا عرس

خواجہ معین دین شہنشاہ ہند کا — اس ماہ کی چھٹی کو ہی اوس بادشاہ کا عرس

دسوین کو عرس خواجہ حاجی شریف ہے | دریائے لطف مخزن حلم وحیا کا عرس

پہر تیرہوین بفضل خداوند دوجہان | ہوتا ہی خواجہ یوسف اہل صفا کا عرس

مقبول حق خواجہ محمدؐ ہے جنکا نام | ہی نصف ماہ کو اوسی اہل بقا کا عرس

دو مرشدونکے عرس ہین ماہ صیام مین | اٹھارہوین کو شیخ نصیر اولیا کا عرس

اکسوین کو شاہ نجف کل کے پیشوا | ہیر عرب علی ولی مرتضی کا عرس

شوال کی ہی پانچوین عثمان ہرونی | جانو یقین عارفونکے پیشوا کا عرس

عرس ہیرۂ البصری ساتوین کو ہی | اور چودہوین حذیفہ اہل بقا کا عرس

ذیقعدہ مین ہی چار ہین اعراس بالیقین | ہی بارہوین نظام دکن رہنما کا عرس

او بست و ہفتم مہ مذکور کو بہی ہے | شیخ کمال معدن علم عطا کا عرس

پہر بست و ہفتم مہ ہذا کو دوستو | جانو یقین شیخ حسن رہنما کا عرس

انیسوین کو خواجہ محمد علی ولی | سلطان خلق رہبر شاہ وگدا کا عرس

یعنی ہی بارہوین مہ ذیقعدہ طالبو * کرتا ہون ذکر ایک ولی خدا کا عرس *

وہ شاہ خیر آباد ہے مرشد جہان کا | کیونکر کرے نہ خلق اوس اہل خدا کا عرس
آل نبی ہے حافظ قرآن پاک ہے | ہے باعث نجات اسی رہنما کا عرس
ذیحجہ شریف مین ہوتی ہین عرس دو | ہے تیسری کو ایسے ولی رہنما کا عرس
جنکا جناب نور محمد خطاب ہے | اور بیسوین کو شیخ جمال اولیا کا عرس
یہ تین عرس ماہ محرم مین ہین ضرور | تاریخ مختلف مین ہے ہر رہنما کا عرس
چوتھی کو ہے جناب حسن بصری کا وصال | کرتا ہون اوس خلیفہ مشکل کشا کا عرس
اور پانچوین فرید شکر گنج کی نیاز | عجز و نیاز سے ہے اُس اہل خدا کا عرس
پھر چودھوین کو عرس علاو دینور کا ہے | سلطان نامدار شہ اولیا کا عرس
تاریخ بست و ہفتم ماہ صفر کے بیچ | ہوتا ہے عبد واحد اہل خدا کا عرس
بائیسوین کو حضرت محمود کی نیاز | چھبیسوین کو حضرت علم الہدا کا عرس
اور بست و ہشتمین کو ہے یحییٰ نامدار | مقبول بارگاہ رسول خدا کا عرس

اور ساتوین کو خواجہ سلیمان تونسوی
محبوب حق و عاشق مشکل کشا کا عرس

خدمت ہی حبیب مجھے سال بھر کی یہ
کرتا ہون جان و دلسی ہر ایک اولیا کا عرس

اللہ سے دعا ہی یہی سوز شب میری
یون ہی کیا کرون مین ہر ایک پیشوا کا عرس

رقعۂ مبارک

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رحم کر الٰہی وقار النسا پر
ملے شاد و خرم وہ پھر مجھسے کر

مدد تجھپہ ہون شاہِ ملکِ عرب
ہون سایۂ فگن پنجتن روز و شب

بحقِ علی سید المسلمین
رہی عیش و عشرت سے وہ بہ جبین

حوالے علیِ رضا کے کیا
ضمانت مین ضامن کے تجکو دیا

کرین تیری امداد بارا امام
رہین تیری اولاد کو تا قیام

خدایا بحق سبنے آلام
سدا چشتیون کا ہو تجھپر کرم

عنایت رکہین تجہپہ پیران پیر ‏ ‏ بحق حسین و حسن دستگیر

حسن بصری اور عبد واحد تمہین ‏ ‏ سبہی آفتون سے بچا کر رکہین

میری جان ہے تجہسے راضی فضیل ‏ ‏ براہیم شاہ بلخ کے طفیل

سدید و امین اور علو دینور ‏ ‏ تجہے دشمنون سے کرین بیخطر

پئے حضرت خواجہ اسحاق چشت ‏ ‏ ہو سر سبز دل تیرا مثل بہشت

ابو احمد ابن فرسنافتہ ‏ ‏ کرین تیرے اعمال پرداختہ

مدد تیری خواجہ محمد کرین ‏ ‏ ابو یوسف چشتی انعام دین

ہو مودود چشتی کا تجہپر کرم ‏ ‏ کرین دور حاجی شریف اسکے غم

تیری خواجہ عثمان ہرون سدا ‏ ‏ کرین دستگیری بعین رضا

تصدق سے اجمیر کے یا خدا ‏ ‏ وقار النسا کی ٹلے سب بلا

بحق شہ ہند خواجہ معین ‏ ‏ کرین لطف تیرے پہ اب قطب دین

شکر گنج دیوین وہ گوہر کا گنج
نہووے کسیطرحکا اوسمین رنج

ہنسی اور خوشی سی سبہی ہونگے کام
ہو دارین مین تیرا ضامن نظام

نصیرالدین روشن کرین پہر چراغ
کمال الدین تازہ کرین دلکا باغ

سراج الدین محمود صاحب جمال
کرین مال کا نیک تیری مآل

خدایا پئے شیخ خواجہ حسن
ہوا انجام مقصد بوجہ حسن

ہو شیخ محمدؐ و یحییٰ کلیم
مددگار ہر دم بفیض عظیم

نظام الدین اورنگ زیب رضا
کرین تیری حاجات جملہ روا

کہ فخر جہان فخر دین کے لئے
تیری سب بلائین میری جان ٹلے

جو نور محمد نگہبان ہین
مددگار خواجہ سلیمان ہین

کنیزک محمد علے کی کیا
حفاظت مین حافظ کی تجکو دیا

تو زندہ رہی یکصد و بست سال
خوشی اور صحت سے اے ذوالجلال

رہے آل و اولاد تیری مدام
بحقِ محمدؐ علیہ السلام

اسی جان با بانہ موقوف کر
کہ نام خدا کا تو دیکھے اثر

فقط یا سلام اے پسندیدہ خو
صد و یازدہ بار پڑھ با وضو

حبیب علی کی دعا ہو قبول
خدا یا بحق محمد رسولؐ

روایات

جبکہ آتا ہے یہ عرس یکتا
خلق مین ہوتا ہے شہرہ برپا

آکے ہر ملک سے سب خاص و عموم
کرتے ہین روضۂ اقدس پہ ہجوم

منتین نذرین چڑہاتے ہین سب
جو مرادین ہین وہ پاتے ہین سب

خادم عرش سے رب العزت
اپنے محبوب کی خاطر رحمت

ہاتہہ سے حورون کے ہے بہجواتا
جلوہ عشاق کا یون چمکاتا

بہر تسبیح و برائے تہلیل
مجتمع ہین ملک رب جلیل

حور و غلمان بصد عز و وقار
خوان رحمت لیئے بہر نثار

کچہہ ملائک گل فردوس سے ہار
لیکے ہاتو مین یہ کہتے ہین پکار

جمع ہو جائین براتی یکجا
شاہ اجمیر ہے دولہ بنتا۔

کوئی کہتے ہین اسی شاہنشاہ
ہر بلا شک وہی ہند کا شاہ

تر زبان ذکر سے رہتا ہر کوئی
خواجہ بابا او نہین کہتا ہر کوئی

کوئی کہتے ہین او نہین خواجہ کلان
حالت درد مین ہو کر گریان

دل سے صدقے جو کوئی ہوتا ہے
خواجہ چشتی ہی او نہین کہتا ہے

جوشش عشق مین ہندی سندی
او نہین کہتے ہین نبی الہندی

کوئی عارف او نہین باصدق و صفا
بادشاہ کہتا ہوا ہے آتا

جاذبہ شوق کا رہتا ہے جنہین
وہ تو ہندالولی کہتے ہین اونہین

اور کوئی اونکو بصد صدق دلی
شوقین کہتا ہے اےخواجہ جی

پیر چشتی جو اونہین کہتا ہے
حاجتین اپنی وہ سب پاتا ہے

اورہے خواجہ بزرگ اونکو کہا
ملکی عرفانی بصد صدق وصفا

اور کوئی اونہین باعشق وسرور
شوقین کہتا ہے اےمیری حضور

سب اونہین قطب مشایخ بولو
یہ خطاب نبوی ہے جانو

یہ جو مخصوص معین الدین کا
لقب چشتی جہان مین پہیلا ۔

یہ بہی ارشادِ نبی جانئے گا
نکتہ باریک ہر پہچانئے گا

خواجہ عثمان نے بعزو کرام
بخشتی ترغیب فقرا اونکا نام

پیرکے پاس رہی بیس برس
نہوئے اونسے جدا ایک نفس

بارہا خواجہ عثمان ہرون
دیکہو فرمائے زبان سے یہ سخن

توہی محبوب خدا خواجہ معین
ہے تفاخر تیرےسے میری تئین

میرے خواجہ کو جو اپنے ہمراہ — لیگئے کعبہ کو عثمان ذیجاہ

آکے در حین طواف اور دعا — ہاتہہ خواجہ کا پکڑ کے کہنے لگا

یا خدا خواجہ معین الدین کو — اب مین تفویض کیا ہون تجکو

ایکدن کعبہ کے زیر میزاب — کہ دعا کرتے کہڑے تہے وہ جناب

حق مین خواجہ کے وہ کرتے تہے دعا — وہانپہ آوازیہہ ہاتف نے دیا

کہ معین الدین حسن سنجری را — کرد مقبول خدائے دانا

میرا یہ دوست تہو دلمین ملول — ہان کیا خواجہ معین کو مین قبول

وہان سے جب شہر مدینہ آئے — ساتہہ مرشد نے اونہین لیے آئے

عرض کی جاکے بالحاج تمام — بادب ہوکے صلوٰۃ اور سلام

آئی آواز کہ وعلیک سلام — یا قطب خواجہ معین الاسلام

بولے خوش ہوکے یہ مرشد اونکو — خوب تکمیل کو پہونچا اب تو-

الغرض عرس کے جب ہوے ان ایام
جمع ہوتے ہین وہان خاص و عام

شہر و قریون سے بڑی شور و ان سے
آتی ہے سیدنی کس و ز دن سے

پیدل آتا ہے کوئی کوئی سوار
نامپر خواجہ کے ہونے کو نثار

جکڑیان گاتے چلی ہین کوئی
آرزو پاتے چلے ہین کوئی

منہہ پہ گرتا جو ہی اوسکے مین غبار
ہی فدا عنبر چین مشک تتار

سیڑیان پا چکے ہین اے خوشخو
ناک گھستے ہین وہان پر مہ رو

اوسکے اوپر سے جو کر جائے گذر
ہو وہ اپنی خودی سے باہر

در نقارہ و نوبت خانہ
ہے حقیقت در رحمت خانہ

رحمت خاص خدا کی اوسپر
بس او ترقی ہی جو آوے در پر

اوسکے آگے ہے بلند دروازہ
چرخ تک جسکا گیا آوازہ

سجدہ گاہ فقرا ہے وہ در
قبلہ اہل فنا ہے وہ در

سر جو اوس در پہ دہرے رہتے ہین — جیتے جی گو یا مرے رہتے ہین

جسنے سر اپنا رکہا اوس در پر — در مقصود کو پہونچا جا کر

آگے دو ڈیگین نصب ہین اوسجا — ذی مراد آنکی ہے پکوانا

اوسکی لذت کو جو کہائے جانے — بامراد اپنی جو پائے جانے

مانتے ہین اوسی مقصد کے لئے — پائے مقصد کو جو اوسکو بہر دے

اوس سے بہتر کوئی لذت ہی نہین — ایسے حلوے مین حلاوت ہی نہین

اوسکی آگے ہی وہان شام چراغ — اوسمین روشن ہی ہر اک شام چراغ

جسنے دیکہا اوسے یہ کہنے لگا — روشنی ایسی تو دیکہا نہ سنا

ایک ہے وہانپہ جو مجلس خانہ — مئے وحدت کا وہ ہے پیمانہ

عاشقان عشق بہرے بیٹھے ہین — سیکڑون وہان نگہرے بیٹھے ہین

ایک ڈیرا ہے وہان دلبادل — آب رحمت کا چتر یا بادل

ہین قنادیل جو اوسمین لٹکے / آیت النور کے ہین وہان جلوے

رات کو ہوتا ہے اوسجا پہ سماع / رقص و حالت کا وہان پر اجماع

وہان رہتے ہین سبہی صوفی و رند / عربی و عجمی ہندی و سند

کوئی زاری و بکا کرتا ہے / کوئی حق حق کی صدا کرتا ہے

راگ کا ختم ہے جو دم ہوتا / سبکو شربت ہین پلاتے اوسجا

ختم ہوتا ہے وہان کڑکے پر / رقص ہے پیر و جوان لڑکے پر

یعنی ہے رجز کی ہندی کڑکا / جسکے سننے سے ہو دلکو دہڑکا

اور چہٹی ماہ رجب کی وہان پر / خاتمہ راگ کا ہے اے خوشتر

پگڑیان خواجہ کے در سے اونکو / ملتی ہین جو ہین مشایخ خوشخو

باندہ کر سر پہ وہ دستار سفید / ملتے آپسمین ہین وہ مثل عید

روضہ پاک پہ سب ہین آتے / اور مرقد کے تصدق جاتے

شادیانے ہین بجاتے اوسدم
ختم جب ہوتاہے قل کا بہم

ایکدر سامنے ہی سمت حضور
دیدے جسکی ہون آنکھین پر نور

ایکدر اور ہے اے پاک گہر
مسجد شاہ جہانی ہے جدہر

ایکدروازہ چہتری ہی جان
جہالرکیطرف اوسکو پہچان

سولا کہنبے کیطرف ہے ایکدر
عشق بازون کا وہان پر ہے سر

ایک دروازہ میان اور ہے وان
حسن کا اوسکے ہو کسطرح بیان

اور ہے سمت کچہری یک در
جمع ہوتے ہین وہان سب دن بہر

دو ہین دروازہ لنگر خانا
یاد رکہیو تو اوسے اے دانا

آتش بٹتی ہی وہان پر ہر روز
وہان کا ہر روز ہے مثل نوروز

منّ سلوا کی ہو لذت جسمین
اوسکی تعریف کی قدرت کسمین

مجلسے خانہ کے اندر یکدر
ہے تصور مجہے اوسکا اکثر

ایک ہی وہانپہ عجائب کہڑکی
دیکھکر عشقکی آتش بہڑکی

الغرض ایک ہی کہڑکی اوسجا
جملہ دروازے وہان ہین گیارا

وضع مین شوکت و شانین یکسر
چرخکے برجسے ہین وہ برتر

ہے لکہا خواجہ حمید الدین کے
یعنی ملفوظ مین یہ ہے اونکے

ایک شب خوابمین پیغمبر نے
آنکر خواجہ معین الدین سے

ایسا فرمائے کہ اے خواجہ معین
ہی حقیقت مین مرے دین کا معین

کیا سبب سنتین سب کرکے ادا
ایک سنت کو مرے ترک کیا

صبح ہوتی ہے ملک شام خطام
تہا مریدیسی وہ خواجہ کا غلام

ایک لڑکیکو وہ بہیجا حق جو
لائے تہے دار حرب سے اوسکو

ایک راجہ کی تہی صاحبزادی
اوسکی قسمت مین تہی یہ آزادی

گرچہ ظاہر مین وہ آئی تہی اسیر
لیک باطن مین عجب تہی تقدیر

بس اونہین لیکے سعین الاسلام — بی بی اُمّۃُ اللہ رکہا نامی نام

حسب حکم نبوی لیکے وہین — اپنی خدمت مین رکہے اونکی تئین

اونسے پیدا ہوئین اک بدر کمال — حضرتہ حافظہ بی بی جمال

گنبد پاک مین شرقی جانب — قبر اون بی بی کی ہی ایطالب

وہانکے خدّام ہین لڑکے بالے — گرد ہین چاند کے گویا ہالے

جہالسرا ایک ہے وہان پانی کا — ہی وہ جان بخش دل فانی کا

ہی کمین وہان جو محمدؐ کا پسر — ہی بجا اوسکو کہین گر کوثر

چار کامل کے جو پائین ہی مزار — ہین وہ مشہور وہان چارون یار

سامنے گنبد اقدس کے وہان — سنگ مرمر کی ہی مسجد ای میان

سنگ مرمر کی ہے ظاہر مسجد — باطنا نور کی ظاہر مسجد

طول اوس مسجد انور کا سنو — نوّد و ساٹہہ ہین گز نہی دو

ہین اٹھارہ وہ گزِ شرعی سے — عرض مین اسکو تو باور کرے

چاردہ سالکی کوشش مین تمام — اوسکی تعمیر نے بنائے اتمام

فرش ہی صحن مین سنگ مرمر — گویا اوسمین ہے تجلی کا اثر

عرض اوس صحن کا کیا خوب نفیس — گزِ شرعی سے وہ ہی ستّائیس

کوئی گنبد نہین اسطور کی ہے — عرض و طول نہ اسدور کی ہے

گویا قدرت کی ہی سانچے مین ڈہلی — دلکو ہر ایک کی لگتی ہی بہلی

در و دیوار سے اوسکی لامع — پرتو ماہ حقیقت طالع

کلس اوس گنبد انور کا عجب — نہین اسطور کا تارہ وم طلب

رفعت و شان مین ہے زیبائی — ہے اشارہ طرف یکتائی

راگ پیہلے کو جو ہوتا ہے وہان — مست رہتے ہین وہان رقص کنان

اسقدر لطف سماع ہے اوسجا — کسی نے کہین دیکہا نہ سُنا

کیونکہ سرکار یہ ہے معدن چشت
اور دربار یہ ہے مخزن چشت

ہے یہ دستور ہمیشہ وہان پر
جس سے عاشق کی ہو صدمہ جان پر

لوگ سب بعد عشا آتے ہین
خوف فرقت سے مرے جاتے ہین

روضہ اطہر کے اموری کے قبل
یہی معمول ہے جاری ہے یہ شغل

جبکہ پڑہتے ہین کڑک کے کڑکا
عشق کا جس سے اوٹہی ہی بہڑکا

کہتے ہین جتنے کہ ہین پیر و جوان
حالت جذب مین ہو کر نالان

کب سحر ہوئیگی میرے مولا
شوق مین کرتے ہین سب واویلا

چاندنی شب شب دیجور ہوئی
قبر آنکھون سے جو مستور ہوئی

نیند کسطرح غریبون کو آئے
لحد پاک جو آنکھون مین سمائی

پہر وہ چاندیکا کٹہرہ دیکھون
شوق سے جاکے مین آنکھونکو ملون

شامیانے جو لحد پر ہین کہڑے
دلکو عشاق کے کرتے ٹکڑے

کب مین دیکھون وہ غلاف زرین ۔ یا خدا جلد سحر ہوئے کہین

جسگہڑی صبحکا تارا چمکا ۔ عشق بازون کا ستارا چمکا

ہوئے عشاقکے دلکو شادی ۔ دیتے باہم ہین مبارکبادی

دوستو وقت سحر آ پہونچا ۔ ابن احمد یہ پڑہو صل علے

یہہ ہمیشہ ہے وہان کا دستور ۔ آ کھڑے ہوتے ہین خواجہ کے حضور

کرتے روشن ہین درِ گنبد جب ۔ ہوتے حاضر ہین وہان خادم سب

جبکہ ہوتا ہے صبح کا تڑکا ۔ پہر تو عاشق کا کلیجا پہڑکا

روبرو کہکے اذان وقت سحر ۔ کہولتے در کو ہین اے پاک گہر

اولیا غوث وقطب باندہے ہات ۔ عُرسمین رہتے ہین حاضر دنرات

روبرو گنبدِ انور کے جا ۔ ہاتہہ باندہے ہین کہڑے سب فقرا

کوئی گریان ہے کوئی خندان ہے ۔ کوئی مضطر ہے کوئی حیران ہے

کوئی کرتا ہے نفی و اثبات
کوئی مشغول ہے ورِ اسم ذات

کوئی بیٹھا ہے تجلے مین محو
کوئی ارباب سُکر اہلِ سہو

فیض پاتا ہے کوئی روحانی
معنوی اور صوری جسمانی

کوئی کرتا ہے طواف گنبد
کوئی ہوتا ہے فدائے مرقد

کوئی چوکہٹ پہ رکہے سر روتا
عرض حاجت کوئی دلسے کرتا

ہاتہہ باندہی کوئی کہتا یا شاہ
حال پر میرے کرو جلد نگاہ

کوئی روتا ہے کوئی ہنستا ہے
لوٹنا دلکا یہان ستا ہے

یہ تصرف ہے نرالا اوسکا
کہ کسیسے کہین دیکھا نہ سُنا

قبر مین رہ کے حکومت کرنا
اونکے ہاتہون مین ہی جینا مرنا

آنکہہ ملتی ہے یہان اندہی کو
بانجہ پاتی ہے یہان بچے کو

کوڑ کوڑیکا یہان جاتا ہے
صدق دلسے جو کوئی آتا ہے

معنوی فیض ولایت اونکا
ہفت اقلیم مین کیسا چمکا

آجلے روز جو طالب آوے
اوسکی تکمیل یہان ہوجاوے

ہوتی ہے تربیت روحانی
جوکہ اسدر کی کرے دربانی

درد کی اپنے دوا لو لوگو
اپنے مقصود کو پالو لوگو

کوئی اسدر سے تو خالی نہ گیا
کوئی اسگہر سے تو خالی نگیا

جب پہیرے حکومت اوسکی
ہوا تب ہند مین وہ ہندالولی

والی ہند کیا جبکہ نبی
آیا تب ہند مین وہ ہندولی

اور محمدؐ کا نواسا ہے وہ
اسد اللہ کا پوتا ہے وہ

ذرہ اوسدر کا ہے مثل خورشید
نور اسگہر کا ہے مثل جمشید

جہتر اسدر سے کوی دہری مین
جہتر اس گہر سے کوی گہر ہی نہین

پہر خدا ہمکو دکہائے اجمیر
پہر خدا ہمسے بلائے اجمیر

یا خدا جلد لیجا پہر اجمیر
یا خدا جلد دکہا پہر اجمیر

ہوینگی اوسکی مرادین حاصل
عرس مین ہوگا جو جاکے شامل

چلو اوس شاہ کا جلوہ دیکھو
میرے سرکار کا وہان سودا دیکھو

اپنے مقصود وہان پاؤگے
اپنے مطلوب وہان پاؤگے

پاؤگے چلکے وہان تاج وتخت
پاؤگے چلکے وہان دولت بخت

پاؤگے چلکے وہان فقر وغنا
پاؤگے چلکے وہان سر خدا

حاجتین سبکی روا ہوتی ہین
مقصدین سبکے ادا ہوتے ہین

حق کیا جسکو ولایت کا امام
ہے وہی خواجہ معین الاسلام

جب سے اجمیر مین ہی تخت نشین
ہر گدا اوسکا ہے فغفور چین

یا الٰہی بطفیلِ اجمیر
میرے مطلب مین نہو ابتو دیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر
عشق خواجہ مین میری عمر ہو تیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر
تشنہ لب ہون مجہکو کردے تو سیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر
اپنی الفت مین میرے دلکو گہیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر
دور کردے میری قسمت کا پہیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر
مجہے اسدر سے توخالی مت پہیر

یا الٰہی بطفیل اجمیر
مجہکو اسگہر سے توخالی مت پہیر

کب تلک غم یہ اوٹہاؤن خواجہ
کب تلک تجہکو سناؤن خواجہ

اسطرح کا تو مجہے بیخود کر
جز خدا کے نہ کوئی آئی نظر

بیکس و عاجز و مسکین ہون مین
اور بہت رنج سی غمگین ہون مین

غمکے دریا سے نکالو خواجہ
میری کشتی کو سنبہالو خواجہ

آپڑی سخت بہنور مین یہ ناؤ
اپنے الطاف سی تم پار لگاؤ

مین دکن مین ہون بہت خستہ حال
رنج و غم کو تو میرے دلسے نکال

کب تلک درد مصیبت مین رہون
میرا اسدر کہ سوا کوئی نہین
اس مصیبت مین پکارون کسکو
کون اگر میرے امداد کرے
گو برا ہون نہین برا ہون تیرا
ہمکو اسدر کے سوا در ہی نہین
گرچہ آلودہ عصیان ہون مین
مانگتا ہون تیری در کا صدقہ
میرا مطلوب مجہے ملجاے
مجکو ملجاے میرا شاہنشاہ
مجکو ملجاے میرا حافظ دین

کب تلک رنج و صعوبت مین رہون
میرا اس گہر کے سوا کوئی نہین
درد دل اپنا دکہاؤن کسکو
کون اگر میرا دلشاد کرے
جاؤن اسدر کے سوا کونسی جا
ہمکو اس گہر کے سوا گہر ہی نہین
پہر بہی الطاف کا شایان ہون مین
مانگتا ہون تیرے گہر کا صدقہ
میرا محبوب مجہے ملجائے
مجکو ملجائے میرا رہنما
مجکو ملجائے میرا قطب مبین

یا احد اپنی تو وحدت کے لئے | بخشدے ہمکو تو کثرت کے لئے

بطفیل شہ لولاک لما | بطفیل بہی علی شیر خدا

فاطمہ کا مجھے کچھہ دے صدقہ | اور خدیجہ کا بہی کچھہ دے صدقہ

صدقہ جلدی سے تو اے بار خدا | اپنے حسنین کا مجھکو دلوا

زین عباد کا کچھہ دے صدقہ | یعنی سجاد کا کچھہ دی صدقہ

حضرت باقر و جعفر کے لئے | کچھہ تو دے سبط پیمبر کے لئے

حضرت موسی کاظم کے طفیل | حضرت ضامن ثامن کے طفیل

رحم کر مجھپہ تقی کی خاطر | لطف کر مجھپہ نقی کی خاطر

حسن عسکری و مہدی کا | اپنے الطاف سے دلوا صدقہ

چشت کے مرشدونکا دی صدقہ | تا رہے دل و جگر مقصد سی بہرا

صدقہ تو خواجہ حسن بصری کا | مجکو کونین میں یارب دلوا

عبد واحد کا عطا ہو صدقہ — تا میرے نیک ہو دین و دنیا

فضل سے خواجہ فضیل ابن عیاض — ایخذا مجکو عطا کر تو ریاض

اور شاہ بلخی ابراہیم — ابن ادہم کے لئے بخش کریم

صدقہ خواجہ سدید الدین کا — صدقہ خواجہ امین الدین کا

اب علو دنیوری کا صدقہ — حشر تک سلسلہ ہووے میرا

بطفیل شہِ اسحاق چشت — سلسلہ کو کرو داخل بہشت

ناصر الدین ابی احمدؒ کیلئے — رحم کر خواجہ محمدؐ کے لئے

حضرت یوسف چشتی کیلئے — ہو روان زورق بطلب میرے

یا ودود از پئے خواجہ ودود — سلسلہ کو میرے رکھ تو خوشنود

بطفیل شہ حاجی شریف — صدقہ دے کہ کہڑا ہی بہ نحیف

مقتدا صاحب عرفان کے لئے — ہرونی خواجہ عثمان کے لئے

صدقہ خواجہ معین الدین کا　　ہو میرے سلسلہ کو عشق خدا

جلد یا خواجہ معین الدین اب　　دے لگے بر لاو ہمارے مطلب

صدقہ مجکو توئی اجمیر کا دے　　یا کہ الفت تیری تا مرگ رہے

یا دکہا دے مجہے جلوہ اپنا　　یا مجہے کر دے تو شیدا اپنا

قطب دین خواجہ فرید الدین کا　　صدقہ خواجہ نظام الدین کا

صدقہ دے خواجہ نصیر الدین کا　　کر دے روشن تو چراغ اب میرا

لطف سے شیخ کمال الدین کے　　ہم پہ اسرار خدائیگا کہلے

صدقہ تو شیخ سراج الدین کا　　کر عنایت مجہے میرے مولا

ہمکو ملجا دے پئی علم الدین　　دید انوار سموات و زمین

بطفیل شہ راجن محمود　　جلد برائین ہمارے مقصود

صدقہ خواجہ جمال الدین کا　　یا الٰہی مجہے جلدی ہو عطا

اور حسن خواجہ محمدؐ کے لئے
سینہ گنجینہ عرفان کردے

مجھپہ اب شیخ محمدؐ کے لئے
کر نظر لطف کے خالق میرے

شیخ یحیی المدنی کا صدقہ
اپنی درگاہ سے یارب دلوا

مہر ہو شیخ کلیم اللہ کی
تا برآئے میری امید دلی

شاہ اورنگ نظام الدین کا
صدقہ اور دے فخر الدین کا

خواجہ نور محمدؐ کے لئے
عفو سب میری خطائیں کردے

دے سلیمانِ زمان کا صدقہ
یعنی وہ پیر کلان کا صدقہ

صدقہ مجکو میرے ہادی کا
اپنی الطاف سے کر ہمکو عطا

یعنی اے حافظ خیر آبادی
آپکے در پہ ہوں میں فریادی

جب محمدؐ علی ہی آپ کا نام
ہو ظہور اسموں کا سب مجھمیں تمام

ای شہنشاہ ولایت جلدی
کیجئے میری مرادین پوری

خالی مت پھیرائے اپنے درسے
کوئی خالی نہ گیا اس گھر سے
تیری سرکار مین سائل ہون مین
اور عنایات کے قابل ہون مین

نظرے کن تو برین خستہ حبیب
ہے بہت عاجز و بیچارہ غریب

روایت

۲۸ ۱۲۲
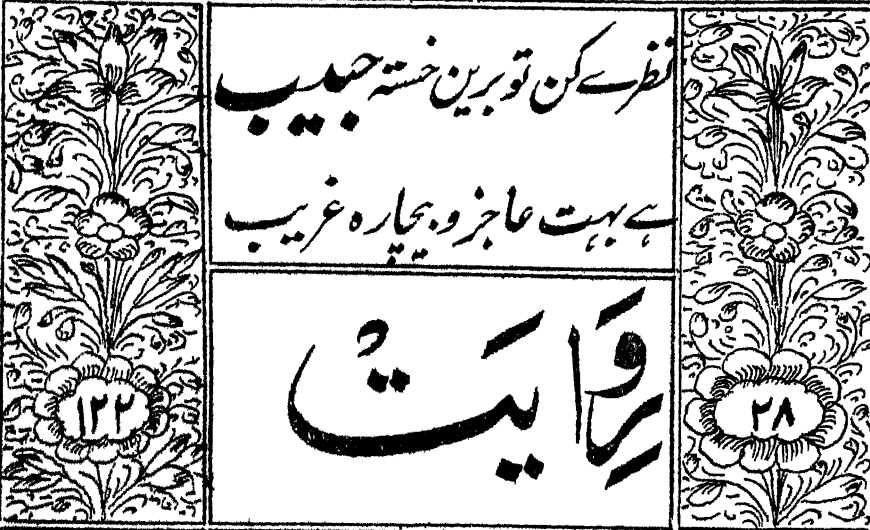
تارکین کے ہین شہ فرخ پے
نام خواجائی حمید الدین ہے
اونکے ملفوظمین ہیگا یہ لکھا
چشم بینا سے ذرا دیکھئے گا
ایک شب خواب مین پیغمبر نے
آنکر خواجہ معین الدین سے
ایسا فرمایا کہ اے خواجہ معین
ہے حقیقت مین سپرد دین کا معین
کیا سبب سنتین سب کرکے ادا
ایک سنت کو میری ترک کیا

صبح ہوتی ہی ملک شام خطام　تہا مریدیسے وہ خواجہ کا غلام

ایک لڑکے کو وہ بہیجا حق جو　لائے تھے دارب حرب سے اوسکو

ایک راجہ کی تہی صاحبزادی　اوسکی قسمت مین یہ تہی آزادی

گرچہ ظاہر مین وہ اے اسیر　لیک باطن مین عجب تہی تقدیر

بس اونہین سے لیکے معین الاسلام　بی بی امۃ اللہ رکہا نامی نام

حسب حکم نبوی لیکے وہین　اپنی خدمت مین رکہی اونکی تئین

اونسے پیدا ہوئین اک بدر کمال　حضرت حافظہ بی بی جمال

بارہا خواجہ عثمان ہرون　ایسا فرمائے حقیقت مین سخن

تو ہے محبوب خدا خواجہ معین　ہے تفاخر تیرے سے میری تئین

میرے خواجہ کو جو اپنے ہمراہ　لیگئے کعبہ کو عثمان ذیجاہ

آکے دروقت طواف اوردعا　ہاتہہ خواجہ کا پکڑکے کہنے لگا

یا خدا خواجہ معین الدین کو　　مین نے تفویض کیا ہے خدایا تجھکو

ایک دن کعبہ کے زیر میزاب　　خود دعا کرتے کھڑے تھے ذو جناب

حق مین خواجہ کے وہ کرتے تھے دعا　　وہان یہ آوازہ یہ ہاتف نے دیا

کہ معین الدین حسن سنجری را　　شاد ہو ہمنے قبول اوسکو کیا

سیر اید وست نہو دلمین ملول　　ہان کیا خواجہ معین کو مین قبول

وہانسے جب شہر مدینہ آئے　　ساتھہ مرشد نے اونہین لے آئے

عرضکی جاکے صلوٰۃ اور سلام　　آیا روضہ سے نبی کے یہ پیام

با خوش الحان کہ وعلیک السلام　　یعنی اے قطب مشایخ ذی نام

یہ جو مخصوص معین الدین کا　　لقب چشتی جہان مین پھیلا

یہ بھی ارشاد نبی جانیئے گا　　نکتہ باریک ہے یہ پہچانیئے گا

کہے مرشد نے یہ خوش ہوا اونکو　　خوب تکمیل کو پہونچا اب تو

ہو حبیب آپکا یکتا محبوب
کیا عجب آپ ہو حقکے مطلوب

۱۴۹ **روایت** ۱۲۳

شیخ کامل محمد صدیق — نقشبندی بدخشی بالتحقیق

مجمع الاولیا ہے اونکی کتاب — اوسمین فرماتے ہین وہ عالیجناب

خواجہ ہندالولی معین الدین — ایسا فرمائے ہین سنو بیقین

جو کہ میرا مرید خاص ہوا — یا مخصص میرے مریدونکا

مین نہ فردوس مین رکہونگا قدم — تا نہ جنت مین جائین کل یہ ہم

یہ روایت ہی اوسمین ہیگی صریح — عارفان خدانے کی تصحیح

آئی ہاتف سے یک بیک آواز — سنئے عشاق صوت رازونیاز

اے معین الدین ہمدم ملائے — سیدہم انچہ خود تو فرمائی

عرض کی شیخ نے خدائے کریم ہین مرے جو مرید ذی تسلیم
یا مریدونکی میرے ہوئین مرید یا کہ شجرہ سے قرب ہوئی پدید
یعنی جو جو طریق شجرہ سے آنکے ملین گے میرے سے
بخش اپنے کرم سے رب کریم کہ تیری ذات ہے غفور و رحیم
آئی آواز اے معین الدین جو کہ تیرا مرید ہے بیقین
یا مریدونسے تیرے تا محشر جو کہ بیعت کرینگے سرتاسر
تیرا باعث جو درمیان آیا ہمنے یکدست سبکو بخشدیا
یہ روایت ہی اوس کتابین ہے سن لے اے دل عبث تو خوابین ہے
سات ترسائی ذی ریاضت تھے نخل بر بار باغ خلوت تھے
شہر بغداد مین گئے تھے وطن خلش خار غم سے تھے ایمن
تین لقمونسے کرتے تھے افطار چھہ مہینے کے بعد روزہ دار

خلق کو اونسے اعتقاد ہوا — ہوگئی تہی دلونمین اونکے جا

بسبب نفس کے صفائی کے — اور ریاضات بیریائی کے

اونکو کشف قلوب تہا حاصل — کہ نہ تہا پردہ خفا حایل

پاس خواجہ کے ایکدن آئے — اک نظر اپنے جو فرمائے

بید کی رنگ ہوگئی لرزان — خوف خواجہ سے دل ہوا بستان

پلئے والا یہ جبکہ سر کہا — خواجہ دوجہان نے فرمایا

غیر حق حق نہین یہی حق ہے — ذات بیچون ہے اور مطلق ہے

کر رہے ہو عبادت اغیار — دیدہ دلمین کیا پڑا ہی غبار

کئی ساتون نے عرض آشہ دین — خوف آتش سے ہم ہین زار وحزین

دلمین پوجا کہ ہے مقدم جائے — نہ ہمین آخرت مین آگ جلائے

اونسے خواجہ نے تب یہ فرمایا — کہ کرو بندگی رب ہدی

نہ تمھین آگ پہر جلائیگی
نہ کبہی دام مین پہنسائیگی

عرض کی گرچہ یہ سخن حق ہے
اپنے کی عبادت حق ہے

تمکو خواجہ اگر نہ آگ جلائے
حق ہے ایمان ہمارا آپ پہ آئے

تب یہ فرمائے آپنے بخدا
نہین آتش کو اسقدر زہرا

کہ میری کفش پا کو آگ جلائے
سر مو اوسمین کچہہ تفاوت آئے

نہ کہ خود مجکو آگ سے ہو گزند
سنکے یہ بات کی اوہون نے پسند

گر کرامت یہ اک نظر ہو عیان
ہم بہی اک پل مین ہونگے ذی ایمان

سنکے یہ بات پہیکی وہ رہبر
کفش چرمی کو آگ کے اندر

اور آتش کو یہ خطاب کیا
کہ نہ کفش معین کو آگ جلا

آتش گرم دم مین سرد ہوئی
گرد تشکیک خاک گرد ہوئی

ساز دمساز راز ہو گیا ساز
اور ہاتف سے آئے یہ آواز

کفش محبوب کی میرے جو جلائے ایسا زہرا کہان سے آتش لائے

پردۂ تنک اوٹھا جو تھا حائل ساتون اسلام مین ہوے داخل

صحبت خواجہ کا وہ گل پھولا ہوئے ساتون ولی ملک جلا

یا الٰہی طفیل خواجہ کے بخشدے جو گناہ ہمنے کئے

یا الٰہی سپئے معین الدین کر عنایت مجھے تو صدق و یقین

یا الٰہی بحق ہند ولی مجھسے راضی رہین محمدؐ علی

مجھکو یارب مثال پروانہ عشق خواجہ مین کر تو دیوانہ

ایک روایت ہے یہ عجیب و غریب اوسکو کرتا ہے اب بیان حبیب

تھا نہایت نجیب یک افغان — خیر آباد مین تھا اوسکا مکان

ایک لڑکا ہوا اوسسے پیدا — عاقل و ذی کمال اور دانا

سیرت نیک صورت زیبا — بحر خوبی کا تھا در یکتا

قرۃ العین باپ کا گر تھا — مان کے بہی نور تھا وہ آنکہونکا

الغرض جبکہ وہ جوان ہوا — عقد کا باپ کو خیال آیا

کرکے تجویز ایک مشاطہ — کہا نسبت تو اوسکی اچہی لگا

یعنی عالی ہو خاندان اوسکا — حسن مین بہی ہو وہ حسین یکتا

سنکے لڑکے نے باپ سے یہ کلام — کہا کیجے نہ عقد کا پیغام

جو تجرد مین ہے مزا حاصل — دوسری شئی یہ کب ہے دل مائل

میری شادی نہ کیجیے بابا جان — مجہکو اسبات کی نہین ارمان

مار لونگا کروگے گر شادی — عین شادی مین ہوگی بربادی

باپ نے اوسکو خوب سمجھایا
جب نہ مانا تو رو کے کہنے لگا

گر تو شادی نہ کی تو اے بیٹا
نام آگے چلے میرا کیسا۔

کیون ہی شادیسے تجکو ننگ و عار
کیون ہے اسطرح دل تیرا بیزار

الغرض رو کے باپ سے یہ کہا
مردمی مجھہ مین نین ہی اے بابا

میری بدنامی ہو نہ جائے کہین
اپنی بیگانے ہونگے چین و جبین

دلمین کچھہ سونچکر چلا گھر سے
تا کرون عرض ابن حیدر سے

پاس حضرت کے کانپتا آیا
گھر سے گھبرا کے ہانپتا آیا

سر کو خواجہ کے پاؤن پر رکھکر
کہا بیٹے کا حال رو رو کر

مجھپہ اے شیخ رحم کی جا ہے
میرے لڑکے کا حال خستہ ہے

میرا کوئی نہین تمہارے سوا
شک نہین جائیگا اے آقا

آگئی کشتی میری طوفان مین
غرق ہون شاہ بحر حرمان مین

رحم آیا یہ سنکے حضرت کو — باپ بیٹے کی دیکھہ الفت کو

پہر اوسے ایسا حکم فرمائے — کہہ تو بیٹے سے کل یہان آئے

اُٹھکے آداب وہ بجا لایا — اور قدمبوس ہوکے گھر آیا

کہا بیٹے سے آپنی صبح تو جا — یاد فرمائے ہین تجھے مولا

جب سنا باپ سے کلام ایسا — پہر تو جامہ مین وہ سما نسکا

رات بہر تہا قرار اور نہ خواب — صبح ہوتی ہے وہان گیا شاب

آرہے تہے نماز پڑہ کے حضور — بادۂ ورد سے تہا دل مسرور

راہ مین ملکے آپسے وہ پسر — رکہدیا سر کو پاؤن پر یکسر

تب اشارہ سے آؤ فرمائے — اپنے ہمراہ اوسکو لے آئے

اور مصلے پہ آ قیام کئے — کچہہ وظیفہ جو تہا تمام کئے

پہر اوسے اپنے پاس بلوائے — جو سن میری زبان کو فرمائے

حسب ارشاد حضرت والا ‏ چوسی اونسے زبانِ پاک صفا

چوستے ہی زبان از سر نو ‏ آگیا آب رفتہ باز بجو

ہو قدمبوس اپنے گہر آیا ‏ جوش پیدا ہوا جوانی کا

جو کہ گذرا تہا حال سب اپنا ‏ باپ سے مِنّ وعَنّ بیان کیا

اور کہا جلد کیجئے شادی ‏ تا ہو ویران گہر کی آبادی

ورنہ اوسمین جو دیر ہوئیگی ‏ میرے بے صبری جان کہوئیگی

چین مجکو نہ آئیگا یک دم ‏ دیکہو جاتا رہیگا میرا دم

باپنے کی خوشی خوشی شادی ‏ ہوئی سب دور اوسکی ناشادی

دی اقارب نے آ مبارکباد ‏ دی کسی نے دعا کہ ہو اولاد

الغرض بعد انقضاے زمان ‏ کئی لڑکے ہوئے اوسے ذیشان

اب یہ ہی عرض تمسے شیخ زمن ‏ سبز ہو سبکی آرزو کا چمن

جسطرح مہربانی کی اوسپر
ہم پہ بہی چشم مہر کی ہو نظر

آسرا ہے تو آپکا ہے مجہے
خویش و مادر نہ باپکا ہے مجہے

تیرا در چہوڑ کر کہان جاؤن
حال اپنا مین کس سے عرض کرون

رحم کر مجہپہ ابن بنت رسولؐ
پئے ہند الولی عطاءِ رسولؐ

کیجے رحم مجہپہ اے سرور
قیدیٔ غم ہون اور خستہ جگر

جو ہین مظلوم داد چاہتے ہین
دلِ ناشاد شاد چاہتے ہین

جو قرضدار یا کہ ہون بیمار
یا جو افلاس مین ہون یا دل زار

یا کہ اولاد کی ہو جسکو طلب
یا کوئی اور دل مین ہو مطلب

جو کہ یکدست بے سرو پا ہین
تنگدستی سے یا شکستا ہین

دستگیر انکا وقت ہے سرور
سرفرازی کی اونپہ ہووے نظر

سن نواسے میرے پیمبرؐ کی
دیکہہ پوتے علیؑ حیدرؓ کی

جسکا بٹیا جوان مرجائے — دل کو صبر و قرار کب آئے

ہی ہی شاہ دین میری فریاد — آل و اولاد سب رہین آباد

یا محمد علی ہے وقت مدد — عرض میری نہ کیجے گا رد

دو جہانمین نہین ہے کوئی سیا — پیر و مرشد تیرے جناب سوا

جتنے ہین یار میرے یا مولے — جان و دل سے ہین آپ پر وہ فدا

داخل سلسلہ جو عورتین ہین — درد دل اپنا جا وہ کس سے کہین

تیرے کہلا کے جائین وہ کس جا — کون ہے تجھہ سوا غریبونکا

زیر دامان تمہارے جو آیا — حشر کے تاب مہر سے وہ بچا

زیر دامان تمہارے جو آیا — دم آخر زبان سے حق نکلا

زیر دامان تمہارے جو آیا — غم کی اوسنے لیا قبا کو قبا

زیر دامان تمہارے جو آیا — دو جہان سے ہوا وہ بے پروا

اس حبیب غریب پر ہو کرم

اَلْمَدَدْ شیخ مُرشدِ عالَم

۱۲۵ ۷

مستزاد

کونسا دل ہے جسے عشق کا آزار نہین
اے فلک تو ہی بتا

اور دوا اسکی بجز وصل ستمگار نہین
معا ہوتی ہی شفا

چمن دہر مین بس کیونکہ مچایا نہ کرون
شور بلبل کیطرح

سب ہین وہ غنچہ دہن زینتِ گلزار نہین
آہ کیا کیجے صبا

جانکی بیتابی کو اور اپنی گرفتاری کو
ہمنے دل ہی مین کہا

کس سے کہیے کہ یہان کوئی بھی غمخوار نہین
اپنے حافظ کے سوا

ندیا نالۂ دل نے کبھی فرصت یہ مجھے
آکے دیکھون مین تجھے

چشم گریان کی کچھ اب حاجتِ اظہار نہین
تجھپہ ظاہر ہی بھلا

فخر دین نور سلیمان میرے حافظ ہین
دستگیر دو جہان

جز تمہاری میرا پہر کوئی مددگار نہین
کیجے حاجت کو روا

کہدو اوس یوسف خوبی سے کہ پردیکو اوٹہائے
اپنی صورت کو دکہائے

خلوت دل ہے یہ کچہ مصر کا بازار نہین
اب تو ہو جلوہ نما

شہر سے دشمن کی بچون اور زیارت ہو نصیب
یہی چہتا ہے **حبیب**

خیرآباد تلک پہنچون تو دشوار نہین
لطف عالی سے تمہا

خمسہ جات

٢ ١٢٦

ای مرشد رہبر ہدایت آگاہ
ہے چشم نشین تو چشم حق کا واللہ

ہو گوشہ چشم سے یہ نگرانیہ نگاہ
اے سید حافظ فقیر ذی جاہ

وے مظہر کامل کمالات الہ

حاضر ہے **حبیب** لیکہ حسن بسرمد
آنکہون سے بچہانیکو تمہاری مسند

اب ایسے عنایات عطا ہو بیحد	مانند تراب بر درت باز آمد

للہ رحمے بحالِ زارش للہ

دیگر

ای مردم دیدہ حقیقت آگاہ	منظور نظر ہو عین حق کی واللہ
ہو چشم کرم سے اس کمینہ پہ نگاہ	اے سید حافظ فقیر دیجاہ

وے مظہر کاملِ کمالاتِ الہ

ای واقف کن فکان و حسن سر	اے ماہ درخشندہ و نجم اسعد
توہی ہے حبیب مہر گردونِ احد	بیچارہ تراب بر درت باز آمد

للہ رحمی بحال زارش للہ

خمسہ

تقئید جہات سے تو ہو جا یکسو	مطلق ہو مقید نہ ہو گر ہے حق جو

اپنے کو گو آنکے دیکھہ اوسکو ہر سو	لا آدم فی الکون ولا ابلیس

لا ملك سلیمان ولا بالقیس

مرشد کہ تصدق سے یہ ہمنے جانا	اور قلب حقیقی کی حقیقت مانا
یون ہمنے حبیب اوسکو سئین پہچانا	فالکل عبارة وانت المعنی

یا من ھو فی القلوب مقناطیس

١٢٩

خمسہ

یارب یارب بشوکت فخر الدین	یارب یارب بدولت فخر الدین
یارب یارب بہمت فخر الدین	یارب یارب بحرمت فخر الدین

یارب یارب بنصرت فخر الدین

ہیں میرے گناہونکی یہ ساری تاثیر	بنتی نہین ہر کوئی طرح کی تدبیر
ہر چند بد است حبیبا بتو اسیر	عصیان مرا مپرس وباز مگیر

یارب یارب بعصمت فخر الدین

خمسہ

گھٹا چھائی ہے غم کی پیر چشتی
بہت ہیں اندنون میرے پہ زشتی
تمہین ہونا خدا ہی وقت پشتی
بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

مین گرتا ہون برائے حق سنبھالو
مجھے دام توحش سے نکالو
بلائے موج آفت سر سے ٹالو
بگرداب بلا افتاد کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

سوا تیرے نہین میرا چھا نہین
یہ بہنا ہو نہین بلائے ناگہانین
لگی دل کیون یہ سحر بکرانین
بگرداب بلا او فتادہ کشتی
مدد کن یا معین الدین چشتی

یہ بی برگی مین کیا سامان ہوا ہے	کہ خوف رعد غم ہر آن ہوا ہے
بپا پہر نوح کا طوفان ہوا ہے	بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

نہین معلوم مجکو کیا ہوا ہے	دلا یہ مرض جادو سا ہوا ہے
میری اب جان کا سودا ہوا ہے	بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

میری عزت تمہارے ہاتھ مین ہے	میری حرمت تمہارے ہاتھ مین ہے
میری صحت تمہارے ہاتھ مین ہے	بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

مجھے کہتے ہین سب چشتی بہشتی	عدو ہے بر سر طغیان و زشتی
لگا دو پار کشتی شکستی	بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

تمہارا ہون تمہارا ہون تمہارا — نہین ہے غیر کا دلمین گذرا
کہان ای ناخدا تجھ بن سہارا — بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

برای مصطفےٰ اب رحم کیجے — برائی مرتضیٰ اب رحم کیجے
پیے خیر النسا اب رحم کیجے — بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

تیرے در کا حبیب اک ہے کمینہ — اب اوسکی سجدہ گاہ ہے تیرا زینہ
عجب ہے بحر آفت کا قرینہ — بگرداب بلا افتاد کشتی

مدد کن یا معین الدین چشتی

حضرت پیر طریقت صاحب خواجہ حافظ محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی کی غزل مبارک ہے

۱۳۱ ۷

صنم بلبل بہ بوئے گل کہ رو چون گلستان دارد
چہ گویم وصف آن گلشن نہ آسیب خزان دارد

سر دارم بآن سرو کہ پیش بستان دارد
دلم بر بود جانانہ کہ آنے دستان دارد

شکر لب خندۂ نمکین خمار سیکشان دارد

مژہ ناوک نگہ تیغ نگہہ سے دل ہی ڈہونڈی
ثنا ہو کیا سراپا بت عیار کے ہے

یہان ہی فکر اعلی سیت یہ نا ہین وصف اوکی
چہ گلرخ نرگسین چشمی سمنبر سنبلین زلفی

لب نازک ترا ز لالہ قدی سر و جہان دارد

یہی فریاد ہی میری اغثنا شد ہی میر
محمد کے نواسی این حیدر حامی محشر

سزا وار ترحم ہی یہ سر افگندۂ بے سر
کہ از تمکین نمی پرسد ز حال زار من دلبر

خدایا مہربان سازش کہ دل سنگین جفا دارد

عجب کیا ہی اگر ملجائی ہو وہ دلربا بیتم
تمہاری حکم کے تابع ہین سب جنات و آدم

ہمین حسن تبکی خواہش ہی اوسیکا وصل اکرم
ازین نامہربان شوخی چہ آسایش دہد ستم

کہ با کم التفاتیہا ز من خاطر گران دارد

عوض میں اشک کے خون جگر ہی چشم سے جاری
لگا ہے تیر مژگان سینہ پر درد مینا کاری

ہوا معلوم جو سنتا نہیں فریاد و زاری
تمہیں دلبری شاید ہوا اور دل آزاری

کہ از مژگان زندیکان و از ابرو کمان دارد

کہا کر وہ بت رعنا مجھے صورت بیک لمحہ
بپا کرتا ہے از بس فتنہ و آفت بیک لمحہ

تعجب کیا جو کہوی ہوش اور طاقت بیک لمحہ
متاع صبر از دلہا کند غارت بیک لمحہ

مگر در گوشہ چشمی چنین ہا مردمان دارد

حبیبا حکم حافظ ہے لگا پیر کلان سے تو
طرف تو کے جانا بنو نکو ویرانہ صفت سے تو

خدا کا گر تو طالب ہے سمجھ دنیا کو شل جو
بیا مشتاق زین بگذر تو خاک پای سلیمان شو

کہ ہر کس از جمال او کمال بیکران دارد

خمسہ بر غزل حضرت خواجہ حافظ
محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی نے غزل مبارک پر

تو ہے رسول تو ہے نبی تو خدا نما
اور تجھ مین جلوہ گر ہی یہ کیا شان انبیا

تصویر دلمین آنکھ مین نقشہ ترا جما
اے سید دو عالم یک جلوہ دہ بما

عینا یا تطلینا نک فاجلس علیہا

بیشک تمہاری دید ہی ہمکو خدا کی دید
کیونکر نہ عشق آپکا ہو دمبدم مزید

احمد ہین آپ حامد و محمود اور حمید
موسی بکوہ طور شہا رفعت شنید

عیسی مبشر بک یا سید الوری

از گلشنت نصیبہ گل گشت گونۂ
وز حضرت تو ذات ارم راستونۂ

خورشید خادم تو بسوز د درونۂ
یوسف بدین جمال ز حسنت نمونۂ

اذ فی کمال حسنک لم یلد منتہی

محبوب دوسرا کوئی ایسا دکھائی تو
خوشرو و خوش کلام خلیق و خجستہ خو

حافظ ترا حبیب ہے کہتا ہی مست ہو
شاہی و فخر یافت سلیمان ز نور تو

سبحان من اعطاک یا مظہر العطا

خمسہ

مبارک ہو مبارک ہو تمہارے در پہ آئے ہم
تمہارے سامنے اکر جو پایا تھا وہ پائے ہم
سبھی عیش و خوشی شادی کی ساماں ساتھ لائے ہم
مبارکبادیاں اے جان جاں تم پر یہ گائے ہم

اَتَینا کُم اَتَینا کُم فَحَیّانا وَ حَیّا کُم
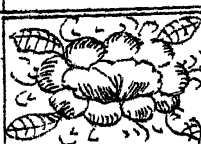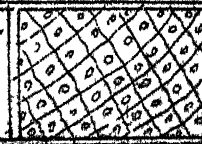
مُحِبِّ محمد کی ہزاروں نے پیے ہیں خم
عقیلاں جہاں نکلے دیکھکر کے عقل ہے خود گم
ابھی لاکھوں ہوئیں زندہ گرے جو ہمیں کوئی قُم
تمہارے در پہ آیا ہوں میاں میر سنو اب تم

اَتَینا کُم اَتَینا کُم فَحَیّانا وَ حَیّا کُم

بروز حشر آئیں گے تمامی انبیا در پر
بچا لینا بچا لینا میری امت کو یا سرور
محمد مصطفےٰ بیٹھینگے امت سیاہ منہ لیکر
یہی کہتے سب آئینگے رسول اللہ کے در پر

اَتَینا کُم اَتَینا کُم فَحَیّانا وَ حَیّا کُم

شفاعت سے محمد کے چلے جائینگے جنت مین
کرامت سے محمد کے چلے جائینگے جنت مین

حمایت سے محمد کے چلے جائینگے جنت مین
عنایت سے محمد کے چلے جائینگے جنت مین

اَتَیناکُم اَتَیناکُم فَحَیّانَا وَحَیّاکُم

الا یا ساقی کوثر الا یا ساقی کوثر
مین آیا ہون تیرے در پر مین آیا ہون تیرے در پر

مجہی اے آفتاب اب چاہی جام مئی کوثر
کہ تا مین مست بیخود ہو پکارون آپکو سر سر

اَتَیناکُم اَتَیناکُم فَحَیّانَا وَحَیّاکُم

کوئی ہی حیثیت سے کہہ کا کوئی قادر کا کہلاتا
بغیر از مرشد کامل کے رستا کون بتلاتا

خود دیکو جو بے کہو تا ہی خدا کو بہی پاتا
ہی کہتا ہو مین خواجگا نکی در پہ ہون آتا

اَتَیناکُم اَتَیناکُم فَحَیّانَا وَحَیّاکُم

جو آئی ہند مین خواجہ معین الدین حسن سنجری
سبہی شاہان ہوئے مثل جلال الدین تبریزی

ہوئے حاضر سبہی ہمرہ [illegible] عیش [illegible]
ہی [illegible] ہوئی آتی ہی وہ بابرگ و نو روزی

اَتَیناکُم اَتَیناکُم فَھیَّانا وَھیَّاکُم

جو اوس یوسف کے چہ مین بر سر دربار آتے تھے
نہین تسکین ہوتی تھی تو سو سو بار آتے تھے

کوئین خود جہانکتے ملنے زلیخا واں آتی تھی
زبان حال سے کرتی یہی اظہار آتی تھی

اَتَیناکُم اَتَیناکُم فَھیَّانا وَھیَّاکُم

خودی کہو اپکی در پہ خدا پانیکو آئے ہین
دلا آئینہ دل کا صاف چمکانیکو آئے ہین

میان ہم حالت دل اپنی کہلانیکو آئے ہین
تمہارے سامنے یہ بیٹھکر گانیکو آئے ہین

اَتَیناکُم اَتَیناکُم فَھیَّانا وَھیَّاکُم

تمامی ہند مین گہر گہر ہی شادی جا بجا ہین
کہ اے ارباب تلوین ہے کوئی ہر صاحب تمکین

کہ دیکہو آج دولہا بن گیا خواجہ معین الدین
برائی پیر ہستی آئے ہین ملائک کہتے ہین آمین

اَتَیناکُم اَتَیناکُم فَھیَّانا وَھیَّاکُم

سزا اسیر کہی محبوب کی جلوہ کا عالم ہے
عجب باتین عجب گاتین عجب کی انداز ہی کم ہے

عجب ڈسکی اداٸین ہین کرشمہ کیسا سہم ہے ۔ یہی پڑہتا ہوا آتا ہی جو کوئی کہ محرم ہی

اٰتَیْنَا کُم اٰتَیْنَا کُم فَهَیَّانَا وَ هَیَّا کُم

مۓ جام محبت مین ہو کے سرشار رہے ۔ پڑی ہین دریان کوچہ بازار سو ہے

کہڑی ہین تیرے سر ہردم طالب دیدار ہے ۔ یہی کہتے ہین تجہی بر سر دربار سو ہے

اٰتَیْنَا کُم اٰتَیْنَا کُم فَهَیَّانَا وَ هَیَّا کُم

مۓ عشق خدائے پاک سے سرشار آتا ہے ۔ جناب خواجہ حافظ کا زلہ خوار آتا ہے

حبیب مینوا جب بر سر دربار آتا ہے ۔ یہی کہتا ہوا ہردم بشوق یار آتا ہے

اٰتَیْنَا کُم اٰتَیْنَا کُم فَهَیَّانَا وَ هَیَّا کُم

مسدس ہائے اردو

۹ ۱۳۴

تمہارے در کا ہون محتاج احمد مختار ۔ بغیر درگہ والا کہین نہین گھر بار

کرون مین اپنے مطالب نہ کسطرح اظہار ۔ مجھے یہ بیت ہے پیش نظر ہی لیل و نہار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

ہین آپ چشمہ فیض و عطا و جود و سخا
مین ہون غلام غلام اور آپ ہین آقا

خدا نے آپکو کون و مکانکا شاہ کیا
کرون مین عرض بھلا اپنے حال کو اب کیا

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

ہے حضور میری بادشاہ میرے مختار
مین کیا کہونگا کہ احسانکی نہین ہے شمار

بہ کبریا کہ سنی ہے میری ہزارون بار
وہ آپ ہی تو ہین کیا کیجیے بھلا تکرار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

بلا کے ہاتھ سے ہوتے پا لنگ نے پرسنگ
بدل ہا ہی یہ سپہر فلک ہزارون رنگ

غلام آپکا کہلا کی کیون ہون اتنا تنگ
بغیر آپکے اوروں سے عرض حال ہے ننگ

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دو بارہ لب نگشاید صدف ز ابر بہار

ہون تشنہ کام جمال رسول ربانی
کبہی تو ہووے گی بحر کرم کو طغیانی
عزیز تشنہ دہان جانکر نہین پانی
جو تشنگین ہین سیر مرم مین ہوگی آسانی

کریم سائل خود را غنی کنہ یکبار
دوبارہ لب نگشاید صدف ز ابر بہار

یہ دوستونسے وصیت ہے بعد مرنیکے
تمام عمر خطا مین صرف کی اسنے
حضور خاص مین لیجا کہ کہو یہ حاضر ہے
مگر امید شفاعت تہی اسکو حضرت سے

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دوبارہ لب نگشاید صدف ز ابر بہار

جناب خواجہ سلیمان و حافظ دوران
ظہور نور محمد اور فخر انس و جان

غریب و عاجز و مسکین ہو نہین الاحسان
کہ ہست مشکل ما پیش درگہت آسان

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دو بارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

ہمیشہ احمد مختار و حیدر کرار
جناب حافظ دوران شہ صغار و کبار

اگرچہ حرص و شرہ مین ہون غرق لیل و نہار
مین کیا سوال کرون اور کیا کرون اظہار

کریم سائل خود را غنی کند یکبار
دو بارہ لب نکشاید صدف ز ابر بہار

ظہور مظہر کل ہین وہ صاحب لولاک
نبی ہین اونکے لئے عرش و فرش اور افلاک

حبیب گردش گردون کب ہے تجکو باک
ہر ایک عالمین حامی ہر اونکی ذات پاک

کریم سائل خود را غنی کند یکبار

دوبارہ لب نکشاید صدف زابر بہار

ہماری قبلہ عالم بڑے حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ محمد علیشاہ چشتی خیرآبادی

قدس سرہ الابدی کے شعر مبارک پر ہماری حضرت صاحب قبلہ خواجہ حافظ

سید محمد حبیب علیشاہ چشتی حیدرآبادی ادام اللہ تعالی برکاتہ العالی علی

سائر المریدین وجمیع مفارق الطالبین الی یوم الدین نے مصرعہ پہونچایا مسدس مبارک یہ ہے

۱۳۵ **مسدس** ۶

وہ تو بہکنے لگے ہیں جنکی پست | پی کے محبت کا خم ہوگئے ہیں کتنے مست

نام نہ پوچھو میرا میں تو ہوں مست الست | آپکے جن و بشر ہوگئے سب زیر دست

سورچہ ناتوان آصف عہد خوداست

کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

اپنے گنہگار پر جلد رحم کیجئے | دیکھو خطاوار ہوں لطف و کرم کیجئے

نظر عنایات کی مجھپہ نہ کم کیجیے
نام غلامو نمین تم میرا رقم کیجیے
مورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید
چشت کی سرکار مین رہتا ہون حاضر مدام
اے مرے حاجت روا جلد کرو مرا کام
وصل کی امید مین بیٹھا ہون مین صبح و شام
شاہ ہو نیہ رکھتا شرف آپکے در کا غلام
مورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید
دلمین مری شوق ہی آپکے دیدار کا
حال بہت ہی حزین عشق کے بیمار کا
دہیان ہے آٹھون پہر مجکو مرے یار کا
اس دل غمگین پر رحم ہو سرکار کا
مورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

خواجہ محمد علی مرشدِ روشنضمیر | از پئے فخر جہان وز پئے شیخ کبیر
بندۂ ناچیز پر رحم کرو میرے پیر | خواجہ سلیمان کے آپ ہو بیشک وزیر

مورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

عاجز و سکین ہو آپکے در کا غریب | کاوش فرقت سے ہے حال تجہ بن کا عجیب
سر کو جہکا ہوئے بیٹھا ہے در کے قریب | روتا ہوا کانپتا کہتا ہے تیرے حبیب

مورچۂ ناتوان آصف عہد خود است
کز کرم و لطف تا شاہ سلیمان خرید

۳ ۱۳۶

مسدس

جتنے لیا ہمرسا رے حسینوں نمین اوسکو چن | اپنی محمد اور علی سے لگی ہے دُہن
بولون شراب عشق کا بیکر کے ایک بن | عشاق تا کہ وجد کرین مری بات سن

لَوْ کَانَ فِیْنَا لِلْاُلُوْهَةِ صُوْرَةٌ

ءَاَنْتَ لَا اَکُنَا وَلَا اَتَرَدَّدُ

۱۳۷ — مسدس — ۳

حبیبا فعل کا تیری سمجھ لے حقکو فاعل ہے
نہین غیر خدا کوئی اگر تو صاحب دل ہے
فنا کر ہستی موہوم کو اپنی تو عاقل ہے
سبب کیا نحن واقرب کی اشارہ سے جو غافل ہے

تجھے مین ہی جسے ڈھونڈھے ہے تو اور جسکا مائل ہے
تیری غفلت سوا یہان کونسی دیوار حائل ہے

۱۳۸ — ایضا — ۳

مجھ حافظ مین پھرا چھوڑ کے مین اپنا وطن
بنگیا تیر ملامت کا نشانہ یہ بدن
گھایل اب تیغ سے ابرو کے ہوا میرا تن
اس حبیب دل خستہ کو نہ دے رنج و محن

اے اجل آن قدر صبر کن امروز کہ من

لذتے گیرم ازان زخمم کہ بر جانم زند

مسدس

۸ — ۱۳۹

خواجہ معین دین محمد کے ہین وزیر
سارے ولی ہین آپکے دربار کے فقیر
شیخون کے شیخ آپ ہین کل مرشدونکے پیر
کرتے ہین عرض آپسے سب شاہ اور امیر
از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

مشکل کشائی بندۂ مسکین کی کرو
حاجت روائی بندۂ مسکین کی کرو
عقدہ کشائی بندۂ مسکین کی کرو
اب رہنمائی بندۂ مسکین کی کرو
از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

اللہ میرا کیا غفور الرحیم ہے
غفار مذنبین نبی کریم ہے
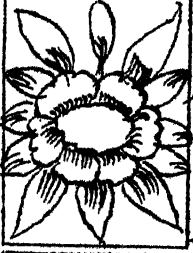
اور خواجگان چشت کا رتبہ عظیم ہے
حافظ جو میرا ہے وہ خدا کا ندیم ہے
از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر
فریاد عاشقان ہے شب و روز و شب
ملتی نہیں ہے ہمسری یہ بتلاؤ کیا سبب
اور اُٹھ رہا ہے ہجر میں عشق کی تعب
تشریف لاؤ گے مجھے فرماؤ آپ کب
از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر
یہ عرض کر رہا ہوں میں عالیجناب سے
مجھکو چھوڑاؤ ہجر کے جلدی عذاب سے
بیدار کیجیے مجھے اب جلد خواب سے
تشریف لائیے میرے گھر میں شتاب سے
از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر
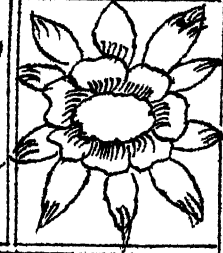
حافظ ہماری خواجہ محمد علی جو ہین
اوسراز دان واقف سر جلی جو ہین

آل نبی ہین اور خدا کی ولی جو ہین
روشن ہی اونکو مری مرادین ولی جو ہین

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

اوس ماہ رو کی سامنی چلتا ہی کسکا بس
بسمل ہین چار پانچ تو گھایل ہین آٹھ دس

مقدور کیا کہ روبرو آجائی ہیچکس
مرشد ہمارا سا ہی مریدونکا دادرس

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر
دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

رہتی ہی مری دل مین تو ہر وقت تیری یاد
لگتی نہین ہی تیری یہ در پر تو مری داد

اور اشتیاق بڑہنی لگا دمبدم زیاد
ابتو حبیب حاجت مسکین کو کیجی شاد

از پا فتادہ ام ملکا دست ما بگیر

دستم چنان بگیر کہ گویند دستگیر

عیدی

عیدی رمضان المبارک

۱۴۰ — ۲
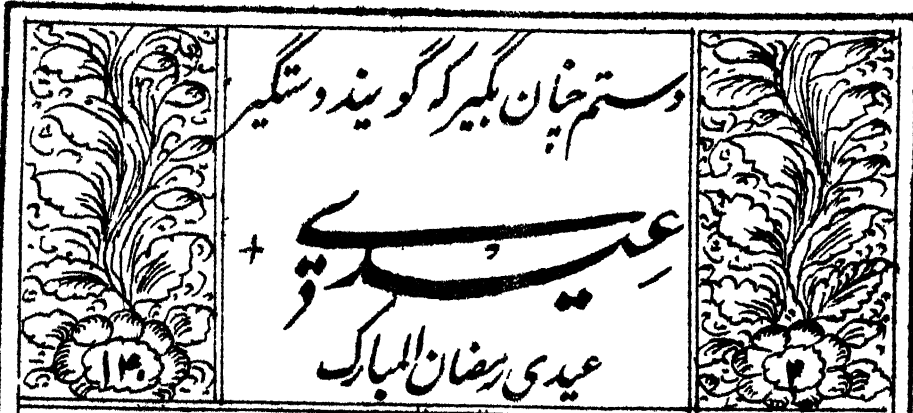
ای مؤمنو عید مہ رمضان آئی
اور عیش و خوشی وصل کا سامان لائی
احباب مبارکی دیئے سنکے حبیب
جسوقت کہ تو بہشت سی نعمت پائی

۱۴۱ — ۲

رباعیات

ابن عم مصطفیٰ شاہ ولایت پر سلام
تشنگان کربلا اہل مصیبت پر سلام
خسرو لولاک کہ ہو آل و عترت پر سلام
یعنی حضرت فاطمہ خاتون جنت پر سلام

۱۴۲ — ۲

رباعی

ہنگام نزع نام رسول خدا کا لے
مشکل میں نام حضرت مشکل کشا کا لے
بس ہے حبیب تیری لئے وقت بیکسی
نام شریف دل سے شہ کربلا کا لے

رباعی ١٤٣

یا الٰہی از طفیل مصطفےٰ — دور کر درد و الم رنج و بلا
بندۂ عاجز حبیب خستہ پر — سایہ افگن ہون شہید کربلا

رباعی ١٤٤

حسین ابن علیشاہ کربلا تم ہو — حبیب بی سروسامانکی تمہی عاصم ہو
ہر ایک مرض کی دارو ہے اسم پاک حضور — میری حکیم میرے درد کی دوا تم ہو

رباعی ١٤٥

یا الٰہی از طفیل پنجتن — دفع ہون میری یہ سب رنج و محن
اس حبیب بندۂ ناچیز کا — ہو مدینہ دفن گہ اے ذوالمنن

رباعی ١٤٦

افسوس حبیبا سگ جانان نہ ہوا — اور کوچۂ حافظ کا تو دربان نہ ہوا

سجادہ نشین و زاہد خلوت دوست | سب کچھ تو ہوا ولی مسلمان نہوا

رباعی ۱۴۷
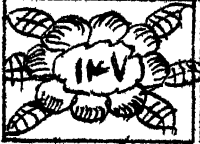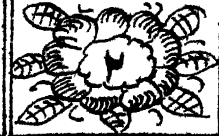
یا علی شیر خدا رب سما کیواسطے | دامن خیر النساء ذی حیا کیواسطے

اولیا غوث و قطب یا بین ترے سردر ہیں ہر یک | کچھ ملے مجکو حبیب کبریا کیواسطے

رباعی ۱۴۸
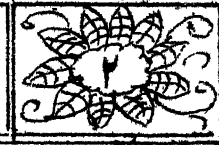
یا علی قنبر کو بہیجو تا مصیبت دور ہو | جو گذرتی ہے مرے دلپر وہ آفت دور ہو

تیری درگاہ کا ہے کمینہ خستہ جان مسکین حبیب | بندہ عاجز کے دامنگیر وحشت دور ہو
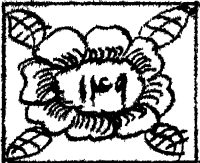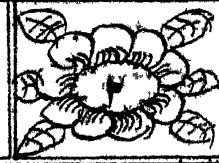
رباعی ۱۴۹

یا الٰہی از طفیل فاطمہ | نام احمد پر ہو میرا خاتمہ

اس حبیب خستہ جانکو امن دے | دور رکھ مجھسے و بائی جاتمہ

رباعی ۱۵۰

میرے حسین ہیں میرے بادشاہ میرے مختار
میرے یہ ٹوٹی ہوئی ناؤ کو لگاؤ پار
بچالو حملہ شہیدانِ کربلا کے طفیل
حبیبؑ عاجز و مسکین ہے بہت ناچار

رباعی

۲ — ۱۵۱

حبیبا کس لئے کرتا ہے زاری
تجھے بخشیگا تیرا ربِ باری
محبت پنجتن کی دل میں رکھیو
کہ تا ہو پلہ میزان بھاری

متفرق اشعار اردو

۱۵۲

آبروئے یار گر لگائے تیغ
قتل ہونے میں ہمکو کب ہے دریغ

شعر

۱ — ۱۵۳

پہنکر بیٹھے ہیں وہ الفقر فخری کا لباس
واہ کیا پوشاک ہے صلّ علے صلّ علے

شعر

۱ — ۱۵۴

دردو غم میں مبتلا ہوں اے نبیِ کبریا
رحم کیجے از برائے فاطمہ خیر النسا

شعر ۱۵۵

پیغام وصل یار کا جب سے سنا ہے دل
سچ ہمکو اب بتا کہ تجھے کیا ہوا ہے دل

شعر ۱۵۶

ایجانِ جہان تجہپہ مریجان تصدق
ہر نام پہ تیری مرا ایمان تصدق

شعر ۱۵۷

جانمن مجکو ستانا تمہیں کب لازم تہا
سر بسر گرچہ خطاوار تہا مین ملزم تہا

شعر ۱۵۸

عزیز مجکو کرے ہے میں یوسف زنخِ حسن سے
وصال اسکا اگر ہو تو کیفیت حال سے ہے

شعر ۱۵۹

یاد مولا کی ہر دم ہے حبیب نادان
فائدہ کچھ بھی نہیں عشق بتان سے ہم کو ہیچ

گیت چکی پر گانیکے

۱۶۰ **گیت** ۶

یہی ہو التجا اپنی اللہ نبی صلی اللہ سے
حسین و حسن اور خاتونِ جنت
بحکمِ حکمِ مرشد کے کب فائدہ ہو
کوئی حال میرا ذرا جاکی بولو
تو اب با وضو ہو کے سحر دم پڑھا کر

اللہ نبی سے حضرت علیؓ سے
تصدق دلاؤ تم اپنی گلی سے
یہ ذکرِ خفی اور سرِ جلی سے
سیرے پیر حافظ محمد علی سے
ٹلے گی بلا تیری نادِ علی سے

حبیب کمین کی کرو اب سفارش
ذرا غوث اعظم سے مندالول سے

۱۶۱ **گیت** ۵

چلکی بین بسیو نگی حافظ کا لے کے نام

محمد علینشاہ چشتی جو جو بلے اور سکی مدد کو خواجہ نظام
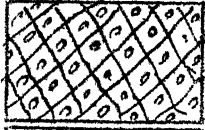
حضرت شیخ کلیم اللہ خواجہ سلیمان فخر جہان

ارحم خواجہ معین الدین قطب مشایخ شیخ انام

تخم محبت عشق کا کہونٹا دم کی چکی پہیر مدام

چشت نگر کی ساری سکہیان پیس رہی ہین دیکہو تمام

جسکی سہاگ کی چوڑیان پہنی گہنا پوت سہاگ کا باندی

میرے سہاگ کو مولا رکہے سدا سہاگن میرا نام

حافظ حافظ جسنے پکاری بیگی ہوا ہے اوسکا کام
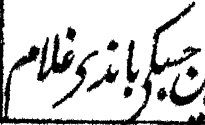
حبیب علیشاہ مین ہون سہاگن لاکہون ہین جسکی باندی غلام

گیت

١٦ — ١٣

محمد کے گہر کے علیؓ نبی وارث — خوب اچہی بنی گہر دامادی

نبیؐ کی بیٹی علیؓ کی دولہن — شہزادہ عالم کی ہے شاہزادی

انبیا اور کیا حور و ملائک
سب دیتے ہین مبارکبادی

ابو طالب کے گہر کے لوگ کہت ہین
فاطمہؓ زہری سے ہوئی آبادی

علیؑ جی کی دولہن فاطمہ زہراؓ
بی بی آمنہؓ ہر جنکی دادی

خدا کے کرسے حبیب علی کو
ایسے گہر کی ملی خانہ زادی

۳ کیت ۱۶۳
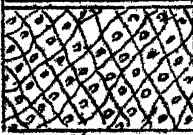
خیرآباد شریف کو مان مین سر چلتے جاؤ آونگی
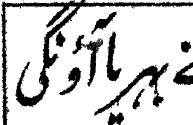
سن بانی سو مرادان مان مین اپنے بہر پا آونگی

پیر کی اپنے تربت پہ مان مین کیند کنوارہ چڑاونگی
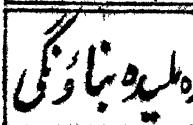
بچا پالک دیہین گے تو مان مین دودہ ملیدہ بناؤنگی

نہاکے کپلے اوڑنے مان مین حبیب شدی جاؤنگی

پہر کے در پر مظفر کی مان ہین کشتی بہر کے لٹا ئو نگی

چیزهای هندی

۱۶۶ — ۶

ہوری

ہوری کہیلون پیا ہین سو سو بار
چشت نگر کے کنج گلین ہین
فخر جہا نکی رینی رچی ہے
محمد علیشاہ کو دولہن بنائی
عبیر گلال کو چہرکت مونہہ پر

خواجہ معین الدین کے دربار
نظام الدین اولیا کہیلن ہار
نور کی پڑت پہنوار
خواجہ سلیمان نے کرکے سنگہار
ڈالت ہے گلے ہار

پہر پچکاری حبیب کو مارے
دیکہت ہے سنسار

۱۶۵ ٹھمری ۵

جسکی ہمکو آس ہے جسکی ہمکو آس ہے
پاس ہت ہی بے خبر نہ آوے جو پہولن مین باس ہے

رے جوگیکا بھیگی بھیس پھیرا کر دیس بدیس
پھیم نگر مین سین نو ایا پھر کیون رہت اداس ہے

اپنی مین تو جان او جو دے رین بہان آوے
نحن [illegible] اقرب جسنے بولا وہ ہی اپنے پاس ہے

راب نی کسنے بولا لن ترانی کون کہا
من آنی کہہ احمد کا آیا پہن لباس ہے

وہی پرتھمی وہی آکاس وہی گروجی وہی داس
واکی سیت جسنے توڑو جب لگ تین سواس ہے

۱۶۶ ٹھمری ۳

مین ہون دیوانی وا نگری کے جا نگری سو راسیان بسبت ہے
وہ ہی سورے منکی نگری جا ہنگر مین پیا رہت ہے
آپ گروجی آپ ہی چیلہ جگ درشنکا یو ہی میلا

سب مین رہت ہی وا ہوا اکیلا جا کی بنتی سہون کرت ہے

تن من مہ ہر سواس مہ ہی ہر دم اپنے پاس وہ ہے

آنتا ہمکا حبیب بتاوے پہر کیون توری آنسو بہت ہے

۱ ٹھمری ۱۹۷

سنا ہوریکی ساتھہ سنگ مین جاتی ہنکی مرادین سبہی مین پاتی

از ربط الفت وز شوق وصلت بنکے جو گنیان سیس نواتی

خواجہ سلیمان کرم کرین تو حافظ پیا کو مین اپنے مین پاتی

شادان و فرحان در بزم جانان اپنی گرو کی چیری کہاتی

جانان چگویم حال دل من تا بولے بتیان نا بیچے پاتی

بے تابی دل پایان ندارد انکہونسے دریا اپنے بہاتی

لرزان و ترسان در بزم شاہان سنکے مین بتیان اونکو سناتی

پہنکے چوڑیان سب سکہین مین
مین سبے سہاگن اونکے کہاتی

خطِ غلامی در دست دارم
تمری کہاکے کسکی کہاتی

چشتی نظامی فخری کہاکے
اونکی چرن پہ سیس نواتی

عاجز حبیبم یا شیخ ارحم
تمی ہی ہو جیا گے سنگاتی

۲

ٹہمری

۱۶۸

کیسے سنگر پہونچونگی سکہری ندیان گہیری بیرن اٹک

فخر کے نور سلیمان تہاری لاگ رہی موری منین چٹک

چار کہونٹ چودیس پہیر مین حافظ پیا توری بہائی ٹٹک

ناؤ حبیب کی پار لگادو بیچ سمندر رہی ہے بہٹک

۳

ٹہمری

۱۶۹

مین تو گُرسی د ہیان لگائی سیکری
شام سُندر کا ابتو درسن

فخر پیا بر پائے سیکری
یا گہٹ مین ہین پائی سیکری

بائین حبیب کی پکڑ سیان نے
سیدہی راہ بتائے سیکری

ٹہمری

۱۷۰ ۴

سگر بنے کی ہی ہون دیوانی
نظام الدین کے کنور لاڈلے
بہت دنن سے آس لگا کے

جا کو کہت ہین یوسف ثانی
دولہ بنو ہے فخر جہانی
تری دوارہ کہڑی ہون نمانی

محمد علیشاہ حبیب علی کو
بلائے گیو ہے مسیحانی

ٹہمری

۱۷۱ ۴

الست بربکم سنکے سکھیان قالو بلی کی بنسی بجائی
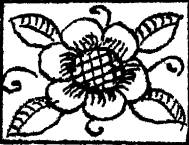
بنسی بجائی سدبسرائی اور توری در پر سیس نوائی

نحن اقرب کہکے سنجی کل شیئ محیط سنائی

وھو معکم اینما کنتم ایسے گرو کی چیری کہائی
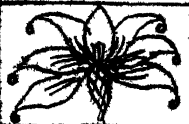
سنکی بتیان کچھ نا بولون منہ سے نکلی ہوئی پرائی
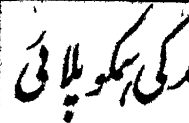
شراب طہورہ واسے جو مانگی مدد احمد کی ہمکو پلائی

غیب سے آکے بیچ شہادت وحدت سے در پردۂ کثرت

ڈنکا بجاکے دین نبیؐ کا حبیب علی کو ناچ نچائی

۱۷۲ — ٹھمری — ۶
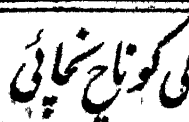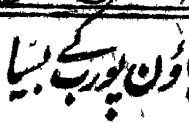
اجمیری رنگ مین رنگ دے چوندریا — واری واری جاؤن پورب کے بسیا
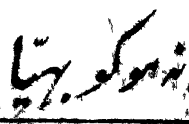
تری کہا کے کت گھر جاؤن — مائی باپ ہین نہ موکو بہیا

ہون اوگن کچھو گن نہین مجہہ مین
بالا پن سے آس لگاکے
من کی بتیان کسکو سناؤن

تم ہو موری لاج رکہیا
بیٹھہ رہی مین تمری ڈگریا
تم بن کون لے موری کہبریا

محمد علیشاہ حبیب علی کے
لاج رکہیا سُدکے لیوَ یا ـ

ٹھمری

۱۷۳ ۳

ہوجی مورا بانکا کنہیا ری
چشت نگرکے لاکہن گلیان

واری جاؤنگی توری بلہاری جاؤنگی
او سمین ڈہونڈ پیا کو پاؤنگی

آن ملے جو حبیب سے اپنے
سنگی مین بتیان اونکو سناؤنگی

ٹھمری

۱۷۴ ۳

چلو چلو رے سکی وس دیس مین جہان پیو کا اپنے درسن ہوے

وہان پیو سوا نہین کو دوجی وہان جا جو اپنی خودی کو کہوے

کبہی جانت ہون نہ پہچانت ہون دلی دسی مین اوسکو مانت ہون

سن سہن صورت ہر گہٹ مین وہ تو گروا لگا کے بتا دینو موے
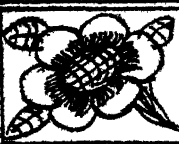
مین تو چیری ہی وہ گرو جی جو حبیب کا حافظ مولا ہے

اہی چاہی تو ایک نجر مین وہ سیر رنگ دوئیکو لسے کہوے

ٹہمری

۱۷۵ — ۴

پیر خواجہ کے مین بلہاری
دیکہو مراد ان میری ساری

سپنے مین آؤ درس دکہاؤ
ابتو سدہ بدہ گئی ہے ہماری

ہمرو پیا اجمیر بست ہے
یون ہی کہت نرناری

حبیب تہارو نام جپت ہے

مین توری صدقے مین توری واری

ٹھمری

تمری کارن بہی ہون دیوانی
لاکہن بتیان تمری سہی ہون
دونوجہان مین پیر ہمارے
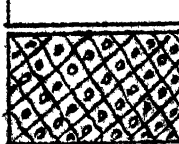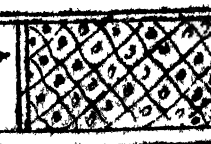
مکھڑا دکہادو یوسف ثانی
ہمرا کہا تم ایک نہ مانی
معین دین اور غوث سبحانی

بانہین حبیب کی بیگی پکڑلو
فخر کے نور سلیمان کے جانی

ٹھمری

خواجہ محمد علیشاہ پیر تمہارے مین بلہاری

صدقے واری صدقے واری پیر تمہارے مین بلہاری

مین ہون باندی آپکے در کی مین ہون لونڈی آپکے گہر کی

پیرو مرشد خواجہ میری صورت اپنی دکھاؤ پیاری
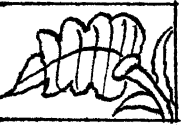
سر سے اوتار و پیر ہمارے مجکو سنبہالو پیر ہمارے

میرے سر پہ گناہونکی گٹھری کیسی ہے یہہ بھاری

۱۷۸

ٹھمری

۴۶
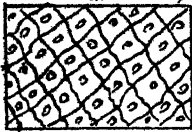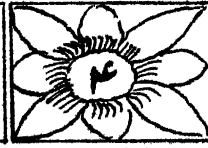
سیاں بولو جی نادریا موری کون لگائے پار

ندیا گہیری بانس نہ بلّی آن پڑی مجے دہار

نادریا موری کون لگائے پار

آن ملو نہیں تو حبیب اپنی دوگی اور ہونگی گلے کا ہا
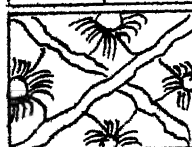
نادریا موری کون لگائے پار

حبیب گریب کی اج یہی ہے حافظ کے دربار

نادریا موری کون لگائے پار

ٹھمری

۱۷۹ ۵
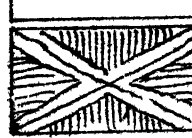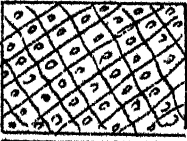
سائین ہمارا توسہ والا او سکے چرن کا ہمکو سہارا
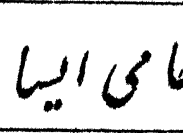
مرشد ایسا ہادی ایسا رہبر ایسا حامی ایسا

کوئی ہوا ہے ایسا نہوگا حق کا پیارا حق کا پیارا

مشکل کشائی شان ہے جسکی حاجت روائے آن ہر جگی
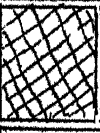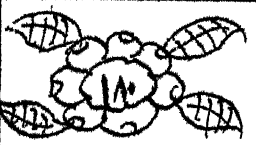
معشوق حق کا محبوب سبکا حسن و ادا مین سب سے نرالا

ٹھمری

۱۸۰ ۵

ہر گھٹ مین واکا روپ نرالا
وہ تو اپنا نام چھپائے رے لوگو

حافظ پیا مین سب پیرن ہین
قطرہ مین دریا سمائے رے لوگو

گروا لگائے سُدھ بسرائے
وہ تو اپنی چھب دکھلائے رے لوگو

آپ ہی گاوت آپ ہی ناچت
آپ ہی ڈھول بجائے رے لوگو
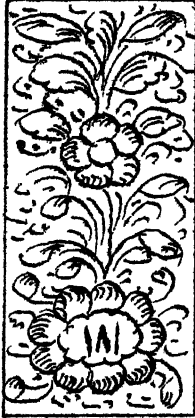
چشت سنگر ابحرن دہلی
خیرآباد ہین پائی رے لوگو

۹ — ۱۸۱

ٹھمری

پیا نینن ماین موری آوت ہے ‖ اب جو تمین جوت سماوت ہے
روپ ہے اوسکا ہر گہٹ ماین ‖ پر اپنا نام چہپاوت ہے
جون پہولن باس عجب ہین ‖ کیا نور ظہور دکھاوت ہے
آدم نام دہراوت اپنا ‖ کہو کون نگر سے آوت ہے
کہین گاوت دہول ستار بجا ‖ کہین سانجہ ناچ نچاوت ہے
جو سُدہ بُدہ اپنی بسار دیا ‖ کب قال اقول پڑہاوت ہے
دو انکہر ہیم کے جیسنے پڑہا ‖ وہ عاشق نام دہراوت ہے
کہین مدرسہ مین صاحب استدراج ‖ کہین من سے دو ٹکو بہلاوت ہے

۴ — ۱۸۲

جو نظام نگر کا نبا دا سی
وہ جگمین حبیب کہاوت ہے

ٹھمری

تیرے سوائے کوئی نہین ہے
رام نام کی سمرن پھیرے
لاجکی ماری کہہ سکت ہون

مائی باپ ہین نا موکو بھیّا
کوو نہین اب اوسکا لوّیا
سنکی موری کون سنیا

۲ — ۱۸۳

حبیب تہاری بنتی کرت ہے
محمد علیشاہ سدہ کے رکھیّا

ٹھمری

سیّان موری پکڑلے بیان
حبیب پیلے عرجکرت ہے

بیّان پرون تورے سیّان
اپنی نگر کے بتاے مجھے رستیان

ٹھمری

۱۸۴ — ۳
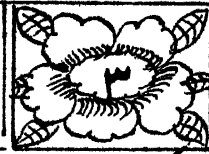
کرم کرو اب بندہ نوازا
حضرت تم ہو صاحب رازا

تم بن کون پار اوتارے
اٹک رہت ہے ہمرا جہازا

پیر نصیر نے تمکو پکارے
سیّد محمدؐ گیسو درازا

ٹھمری

۱۸۵ — ۵

موری پت نرہی سکھین مین
تمری کارن بی پت پھرت ہون

نس دن بیکا سوجبت نا ہین
تمری ڈگر یا تاک رہت ہون

اتنی بات من موہن مانو
سیس نوائیکی عرجکرت ہون

بائین جبیب کی بیگی پکڑ لو
حافظ پیا توری بیّان پرت ہون
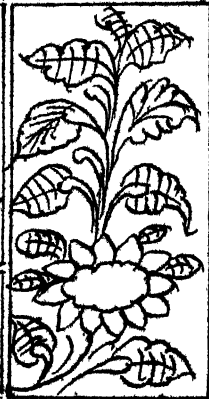
ٹھمری

چشت نگر کے رہنے والو
ہمری یہ بات پیا کو سناؤ

تمری درشن کی بھی ہوں دیوانی
ہان بیگی آؤ ہان بیگی آؤ

ندیا ہے گہری بانس نہ بلّے
ہمری ناو دریا پار لگاؤ
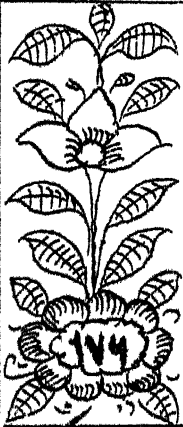
بھول بھولیّا نین پڑ گئی سجنی
اپنے حبیب کا باٹھ بتاؤ

۷ — ۱۷۶

ٹھمری

موکو کڑوا لاگے سیّاں ڈرا ہنسکی
جوت دکھا جا نینو نمین بسکی
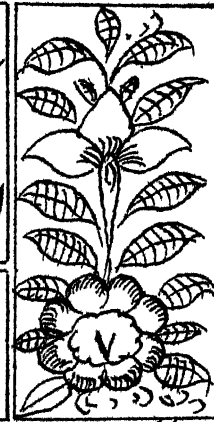
فخر پیا کے بھی ہوں دیوانی
چشت نگر کے گلین مین پھنسکی

انملونی تو جیارا ہین دونگی
تمرے چرن پر سیس گہو ہنسکی

حافظ پیا کی سنجر کے برچھی
موری کلیجوا مین رہ گئی ڈہنسکی

چشت نگر کے گہرے ندیان
باوری بھی ہوگئین او ہمین پھنسکی

منکی مرادین سب نینے پائی
واکی چرن پر سیس گوہسکی
اپنے حبیب کی بات کو مانو
بنتی کرت ہے تم سے ترسکی
ٹھمری
۳
۱۸۷
موری گہر آوے چشتی پیارا
بن درسنکی اب نہین یارا
خواجہ معین الدین میرے من آئے
اپنے مین سے کرونگی نجارا
اپنے حبیب کی عرجکو مانو
بنتی کرت ہے یہ تم سے بچارا
ہوری
۴
حافظ پیاری مین چیری ہون توری
چشت نگر مین کہیلونگی ہوری
گونا لیگئے پیّو دواری
موری ٹوٹی لاجکی ڈوری

فخر کے نور سلیمان کر رنگ مین

ذرا رنگدے چوندریا موری

کوئی جا بولو حبیب پیا سے

سیج پلنگ پر بیٹھی ہے گوری

۶ ۱۸۹

ٹھمری

کہین باغ بنا کہین ویرانا

ہر گھٹ مین آپہی رہت من موہن

کہین گرو بنا کہین ہے چیلا

کہین مومن ہے کہین ہی ہندو

کہین چشت نگر کو جاکے بسایو

کہین شمع بنا کہین پروانا

کہین دیوانا ہے کہین ہی شانا

کہین جشن ہو کھیلا کہین ہی میلا

کہین کعبہ ہے کہین ہے بتخانا

کہین توسہ والا سلیمان کہایو

کہین عاشق آپ حبیب کی صورت

کہین جماوت ہی منین پیو کی مورت

ٹھمری

رت آئی پیا بن برسنکی — بات کرت ہی موری جیا ترسنکی

محمد علیشاہ سے کوئی جا کہیو — مین تو باوری ہی توری درسنکی

چشتی حبیب جب ملت نہین موہین ہن

بنتی کرت ہون مین ہر سنکی

ٹھمری

چشت نگر کی ساری کمائی — محمد علیشاہ پیا نے پائی

سینے مین رکھہ سند چہپائی — لیکے بلیان سمیں نوائی

نظام الدین محبوب الٰہی — موری نیکیے جگ مین ہنسائی

دن نہین چین نیند نہین رنیا — کس چاتر نے آنکھہ لڑائی

واہو نام کا مالا جپت ہون — جانگری مین پیا کو پائی

مائی باپ سب چھوڑ کے سجنی — حافظ پیا کی چیری کہائی

حبیب علی کی بات کو مانو
دیتی ہون تم کو فخر دوہائی

جوگی

چشت نگر سے آیا جوگی — پیم کی بتیان سنایا جوگی

کیسی دہونی لگایا جوگی — جگ مین دہوم مچایا جوگی

کس جوگن کا جوگ لیا ہے — انگ بہبوت رمایا جوگی

فخر پیا سے پیت لگا کر — نینن نیر بہایا جوگی

محمد علیشاہ نام ہے جنکا — اوسنے ہمکو بنایا جوگی

حافظ نام کا مالا پھیرا
نام حبیب دہرایا جوگی

۱۹۳ ۳

افراد ہندی

پنجابی

مینوں آس لگی ہے دل وچ تینڈی

آمورے ڈھولا خبر لے مینڈی
آس لگی ہے دل وچ تینڈی

حبیب توں سانوں کوئی نہیں وسدا
تو مینڈا صاحب مین تیری لونڈی

۱۹۴ ۵

ہوری

چشت نگر کی ہی ہونمین چیری
پیا لنگ کہیلون گی ہوری

رنگ اجمیری نظامی ہی رنگدی
چیری ہی ہونمین توری

خواجہ سلیمان تونسہ والی
دو جگہہ مین شرم رکہہ موری

بیان پکڑ کے چہوڑو نہ بالم
بہوت گئی رہی تہوڑی

بہر پچکاری حبیب کو ماری

ساس نندیا کی کارہی چوری

ٹھمری

١٩٥ — ۴

توری درسن کو موراجیا للچائے مان

جو واکے نام کا بہروسا کہت ہی — سنکی مرادان وہ ہی بہرپائی مان

تین بس آس رکہت ہون — آن ملونی توجیا موا جائی مان

سپنے مین دیکہی حبیب کی صورت — رات سیّان مورے گہر آئی مان

ٹھمری

١٩٦ — ۵

جاگت جاگت عمر گجاری بن جاگت نہین چین

جانہاتن مین پیا بست ہے واکو نیند کب آوری

پورب پچہم اوتر دکھن ڈہونڈ پہری چودیس

شان محمد علی کی لیکے حافظ نام بتا یوری

شاہوری کا جوگ اوٹہا کے گہر گہر الگ جگایوری

ٹہمری

۱۹۷ ۳

تمسا ہمکو ایک نہین ہے ہمسے تمکو لاکہہ ہجارو

جو وا کے دیس کی راہ بتاوے تن من دہن سب اونپر وارو

حبیب کی بتیاں مراسے بولو پیر سنگر کی جانیو لو

ٹہمری

۱۹۸ ۵

خواجہ قطب کی آکے نگر مین منکی مرادین مین سب بہر پائی

سب کچہہ اپنے فخر کا صدقہ مانگ کے اون سے لے آئی

در پہ کہڑی سارا اولیا اللہ ہوتی ہر کسکی وہانپہ رسائی

کوئی خالی نہ یہانسی گیا ہر دم مین کرتے ہر حاجت روائی
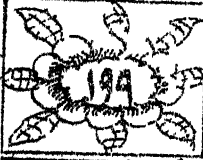
سنلے حبیب وہ در پر آدی ہوتی ہر قسمت مین جسکی بہلائی

۱۹۹ ٹھمری ۳

معین الدین پیر چشتی اجمیری تم بڑے گریب نواجا
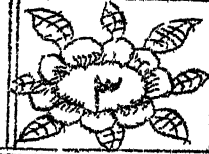
قطب دین اور گنجشکر موری کیجے مشکل کاجا

نظام دین محبوب الٰہی تم رکھیو موری لاجا

۱۲۰ ٹھمری پنجابی ۴

تم آؤ میرے ڈھولن یار دی
آس لگی ہے مینوں تینڈی

بیّاں پرت ہوں منتی کرت ہوں
تم بنگی کھیر یا لیو مینڈی

مینڈی لیلی تو سانڈا کوئی نہین وسدایا
میاں مجنوں یہ کہدا ابھر داوی

سائین گلّاں مٹھیاں تینڈی

جیب بیا نو دل وچ رہنڈی

۲۰ مبارکبادی ۴

سگرنی کی مین ملہاری بنڑا بنی کو لی آیا مان
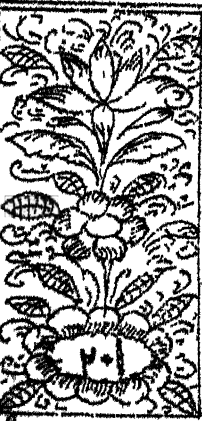
رنگ رنگیلا چھیل چھبیلا ہنس ہنس گروا لگایا مان

ایسے بنے پر سہرا موتی واروں تن من دھن سب واروں ری

نیہا لگایا سدبسرایا نیناسے نینا لڑایا مان

سب مل دیو آؤ مبارکبادی چشتیہ شہر مین مچی ہے شادی

نظام نگر کی آئی براتی پھولن سیج بچھایا مان

فخر کا نور سلیمان کا پیارا محمد علیشاہ راج ڈولارا

جسن ہبڑ کی حبیب دیوانی وہ تو خیرآباد بسایا مان

چانول چھڑنیکے گیت (۲۲) (۵)

حافظ حافظ بول کے بہنا چانول مین کوٹونگی

محمد علیشاہ پیر کے گھر سے نعمت مین لوٹونگی
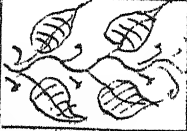
آؤ بہناں پہنو گہناں چشت شہر سے لائی ہون

نظام دین محبوب کا صدقہ فخر الدین سے پائی ہون

کنگنی کونڈا بہوسا ادسکا ملاؤن نے پائی ہین
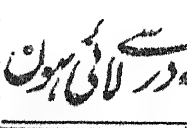
کوئی کٹائے چانول فقرا نبی کے در سے لائی ہون

سب سکہیان مل چانول کوٹے اپنی اپنی باری ہے
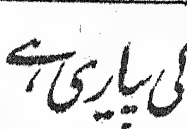
یہی پکائی دیگ لیوے جو مرشد کی پیاری ہے

عشق کا موسل دلکی اوکلی وصل کے چانول ہین پائی ہون
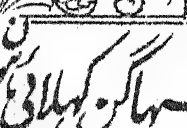
لچھمہ پوت سہاگ کا باندہی حبیب سہاگن کہلائی ہون

ایضاً

۵ ۲۰۳
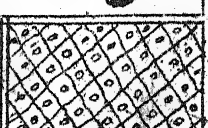
حافظ پیا کو سب جا دیکہی ہر ایک بستی اور بن مین
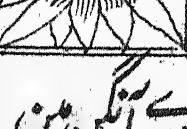
در مین حافظ گہر مین حافظ حافظ مورے آنگن مین

میرا پیارا مجھہ مین آیا نفخت فیه من روحی سنایا

تن مین حافظ من مین حافظ حافظ سوئے آنکہن مین

ہر جا وہ ہی ہے موجود اوپر نیچے دیکہو خوب

حافظ پورب پچہم مین حافظ اوتر دکہن مین

مکہ مدینہ جا کے آیا چشت کے گہر سے نعمت پایا

آکے خیر آباد بسایا جسکا شہرہ لاکہن مین

پیر سنگڑ سے سب کچھہ پایا محمد علیشاہ نام دہرایا

حبیب کو اپنا داسی بنایا کون ہی ایسا جرن مین

۲۴ دیگر ۵
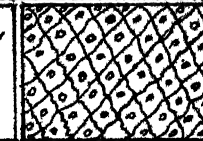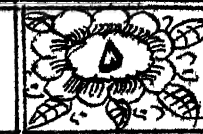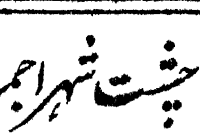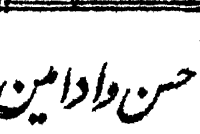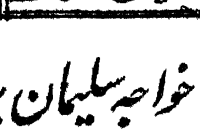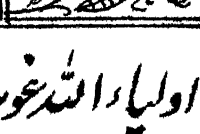
چشت شہر مین دہوم مچی ہے دولہ دلہن کو لے آیا

دئی براتی مبارکبادی ہنس ہنس گردا لگایا

چشت شہر اجمیرن دہلی روپ بدلکی آپ ہی آیا

خواجہ حافظ محمد علیشاہ اپنا نام دہرایا

حسن وادا مین یوسف ثانی ایسی دلہن کون ہانی آیا

چار کھوٹ چودیس پہری مین تجہسا نظر مین نہ آیا

خواجہ سلیمان پیارا بڑا میرے رب سی مجکو ملایا

حوران پریاں منجالاکے پھولن سیج بچھایا

اولیاء اللہ غوث وقطب سب تین بانگ بہرایا

عاشق نام حبیب کا رکھہ کے اپنا داسی بنایا

۲۰۵ دیگر ۱۱

مجہی پیاکے دیس بہجا موری بابل
میری بنگی ڈولی لگا موری بابل

چشت کے گہر جو دیا بالے پن مین
مری دہوم سے شادی مچا موری بابل

نبڑا بدیسی جانت بو جبت — مجھی تو ہی تو کر کے دیا مورے بابل

اب نا رہون گی بابل تورے گہرین — مجھے خیر آباد پہنچا مورے بابل

پیا بن میکا چین نہین ہے — مجھے کوئی طرح سے ملا مورے بابل

والف بینھما کا منتر — کسی کامل سے پوچھہ سکا مورے بابل

حافظ بنے کو بلا مورے بابل — سیج پلنگ پہ بٹھا مورے بابل

کوئی ٹونا ٹامن جنتر منتر — مجھے پیا ملنکا بتا مورے بابل

موری حکومت مولا رکہے — سائین کے گہرمین سدا مورے بابل

بہت دنن بچ پیا گہر آئیلو — باندہ ہیٹی سے بٹھا مورے بابل

غزلیات فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ردیف تاء فوقانی

۲۰۶ ۵

نگاہم از نگاہ یار شد مست | دلم از دیدن دلدار شد مست

خراماں چون گذشت آن غارت ہوش | بسر ہر کوچہ و بازار شد مست

ز بوی زلف عنبر بوی پرخم | اسیر الفت دلدار شد مست

ز چشم مست آن ساقی گل فام | چہ مسکین صوفی و دیندار شد مست

کرم فرما مرا این نیست طاقت

حبیبا ز ذوقت بسیار شد مست

۲۰۷ ۹

نظام الدین نظام اہل دین است | کہ محبوب الٰہی بالیقین است
محمد ابن احمد نام نامیست | بلا شک رحمۃ للعالمین است
چہ سلطان المشائخ سرور دین | برائی خرقہ پوش حبل المتین است
بہ محشر گل بن شادی کند گل | درین غم بلبلت زار و حزین است
شہِ اصحاب تمکین اہل تلوین | ولا معشوق رب العالمین است
تعالی اللہ بدہلی روضۂ پاک | کہ رشک آسمان فوق زمین است
شوم قربان آن قبر مطہر | کہ در دل آرزوئی من ہمین است
بحمد اللہ ز خلفاے طریقش | سلیمانِ زمان و فخرِ دین است

ترحم بر حبیبی دل کن
غلام حافظ دنیا و دین است

ردیف دال مہملہ

۲۰۹

۷

کار دیگر مرا چه کار آید — اشتیاق ست این که یار آید

موسم گل رسید اے بلبل — بے گل من چه خوش بهار آمد

خال و زلف تو دانہ و دام است — مرغ دلها باضطرار آید

یافتم جرعۂ ز جام لبش — بر زبان شکر بار بار آید

آمدم بر درت محمدؐ علے — که نهال دلم ببار آید

فخر دین است اینکه بر قدمش — جان و ایمان اگر نثار آید

۶

بیقرار است اے حبیب حبیب
جز در تو چسان قرار آید

۲۹

بدانائے عالم که هرگز نبود — تغیر از وجود تو دیگر وجود

ظهور من و شش جهت نام من — بهر جا نمازم بهر سو سجود

که خود دیر و کعبه مکان منست — همه جلوهٔ خویش کردم نمود

دلا غیر خود را چو دانی کہ نیست
اگر ہستی خویش فانی کنی

درِ علمِ حق بر تو خواہد کشود
ترا جلوۂ یار خواہد نمود

۲

بدیر و حرم چون نشر دم قدم
حبیب او در آمد بچشمِ وجود

۲۱

نبود و نبود و نبود و نبود
ظہورش وشش جہت شد علم

بغیر از وجود تو دیگر وجود
معمائے نغز این کہ دانا کشود

قبا گشت چون دامن غیرت
اگر از وجود خودت بگذری

ہمانا کہ از رازِ پردہ کشود
خدارا بہ بینی بچشمِ شہود

گہے جلوہ در داد مجنون صفت
چو لیلی گہے عقل و دین در ربود

گہے قیس و فرہاد گشتم حبیب
کہ لیلی شدہ بس دل خود ربود

۲۱ ردیف راء مهمله ۷

فریادرس یادرس خواجه سلیمان دستگیر
جز تو ندارم هیچکس خواجه سلیمان دستگیر

تو دستگیر بیکسان تو چاره بیچارگان
فیض تو من دارم هوس خواجه سلیمان دستگیر

این بندهٔ پابند را جز درگهت نامی
درکار رس لطف تو بس خواجه سلیمان دستگیر

ای ساقی ابرایک قطره از بحر عطا
افشان برین ناچیز خس خواجه سلیمان دستگیر

ای تو سلیمان زمان من همچو مور ناتوان
رحمی بحالم یک نفس خواجه سلیمان دستگیر

ملک و ملک جن بشر وابستهٔ فرمان تو
سیمرغ پیش تو مگس خواجه سلیمان دستگیر

حفظ شما در دو جهان حافظ شود در هر زمان
دارد حبیب این ملتمس خواجه سلیمان دستگیر

۲۱۲ ردیف زاء معجمه ۴

حضرت شیخ المشایخ خواجه بنده نواز
بر درت سجده کنان گویم بصد عجز و نیاز

دین و دنیا دولت و ایمان با عیش و سرور
کن عطا بہر خدا ای صاحب ناز و نیاز

رحم کن اے دستگیر اینجہان و آنجہان
کن کرم سید محمد حضرت گیسودراز

۴

با این حبیب خستہ تن جان تباہ نامہ سیاہ
ورد قرآن را بدہ توفیق با روزہ نماز

۲۱۳

دلم محو جمال یار امروز
تنم مشتاق آن دلدار امروز

ہزاران مست صدہا بیقرار اند
ز چشم نرگسین یار امروز

ببزم چشتیان ہر سو دویدم
شدم مست خمار یار امروز

۵

ترحم بر حبیب خستہ دل کن
طفیل حیدر کرار امروز

۲۱۴

ردیف شین

دوش از پیر خرابات بیامد در گوش

نو بہار آمد و گل چتر زد و بادہ بنوش
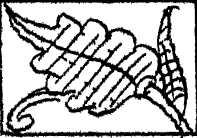
بادۂ الفت جانانہ اگر پیمائے

راز را از لب پیمانہ مکن گل کن گوش

نیستم قاضی و ہم محتسب و زہد پرست

ہان خراباتی و رندم نہ فقط بادۂ نوش

گر بخواہی کہ بکف دامنِ شاہی آری

خرقۂ فقر بہ تن ساز ببانگ ہی و نوش

لطف کن سوئے حبیب وز جفا شانہ مپیچ

یک نگاہِ تو ربودہ دل و دین دانش و ہوش

۲۱۵ ردیف لام ۱۰

نبی کریم رسول خلیل

رؤف رحیم عزیز جلیل
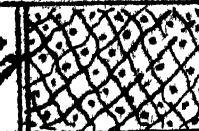
هُوَاللهُ جَمِیلٌ یُحِبُّ الجَمَالُ — لِقَاءُ الخَلِیلِ شِفَاءُ جَلِیل

اگر مشکلے پیش آید ترا — فَقُل حَسبِیَ اللهُ نِعمَ الوَکِیل

مرا نام پاک تو یا مصطفے — که حصن حصین است و ظفر جلیل

بغیر از وصال تو احوال من — مَرِیضٌ مَرِیضٌ عَلِیلٌ عَلِیل

دوائی دل دردمندان توئی — فَاِنِّی عَلِیلٌ عَلِیلٌ عَلِیل

تو عین تجلی تو اظهار حق — تو صاحب جمالی تو حسن جمیل

تو انسان کامل بجمع صفات — فَاِنِّی غَرِیبٌ رَذِیلٌ ذَلِیل

اگر تارک دو جهانت شوی — بگویم عَقِیلٌ عَقِیلٌ عَقِیل

حبیبا بعشق محمد علے — فَاِنِّی قَتِیلٌ قَتِیلٌ قَتِیل

ردیف میم

۱ — ۲۱۶

السلام ای تاجدار ملک وحدت السلام — السلام ای والی اقلیم کثرت السلام

السّلام ای مجمع کل انبیا و اولیا
السّلام ای مرجع کل اتقیا و اصفیا

السّلام آی ادارہ کل دردمندان السّلام
السّلام ای حاجت کل مستمندان السّلام

السّلام آی جملہ ازواج نبوت السّلام
السّلام آی آل و اصحاب رسالت السّلام

السّلام ای رحمت عالم برای مرتضی
رحم فرما از برای فاطمہ خیر النساء

السّلام ای چار یاران نبوت السلام
السّلام ای یار یاران رسالت السّلام

یا ابوبکر و عمر عثمان وحید السّلام
حضرت زین العبا باقر و جعفر السّلام

السّلام ای ساکنانِ شہر شبر السّلام
والصّلوٰة الله علیکم دائما ذاک الکرام

صد سلام ای طبع روشن ندہ خاطر خفتگان
السلام ای شمع نور افشان بزم قدسیان

۷

حضرت قطب المدینہ شیخ یحیی السّلام
رحم کن بر این حبیب ناتوان تشنہ کام

۲۱۷

چشم را دریاد حسرت اشک ریزان میکنیم
دل بسود آستر لفت پریشان میکنیم

طاعت صد سالہ ام یک گردش چشمت ربود
نقد جان را نیز اکنون نذر ترکان میکنیم

در خیالِ عارضِ گلرنگ آن سیب چمن
سینۂ پر داغ را رشک گلستان میکنیم

نیست غم از داغہائے سینہ و سوز جگر
گر نہ باغ حسن و یت گل بدامان میکنیم

ہر سحر گہ از برائے چاک کردن در جنون
وام از یارانِ خود دیگر گریبان میکنیم

خضر فرخ پی ندارد لطف از بس مبلغ
سورم و قصد هدهد و سوس سلیمان میکنیم

مطمئن شو ای حبیب از شر دشمن نیست باک
شاہ خیر آباد را من حرز ایمان میکنیم

۶ — ۲۱۸

عشقت از ماه وصال میدارم
آرزوئے وصال میدارم

خرقہ کن خرقۂ جدائی را
بے تو از بس ملال میدارم

کن مدد خواجۂ محمد علے
بارِ عصیان کمال میدارم

تا فتد پرتوئے ز عکس رخت
دل بنجل مثال میدارم

پر گناہم بہ بند صورت عفو | صورت انفعال میدارم

پیش لطف حبیب نیست مجال
گرچہ فکر محال میدارم

۵ — ۲۱۹

در آرزوی وصلت میگریم و میرقصم
وز جاذبہ فرقت میگریم و میرقصم

در دائرہ کثرت جز یار نمی بینم
وز جوش می وحدت میگریم و میرقصم

واللہ یکے دانم باللہ یکے خوانم
چون ہدیدہ بہر صورت میگریم و میرقصم

در کثرت موہومہ از وی نشدم غافل
نی نی سبب غفلت میگریم و میرقصم

با ساقی مہ روئے حقا چہ جیبا می
حقا کہ ازین فرحت میگریم و میرقصم

۶ — ۲۲۰

غریبم عاجزم مسکین گدایم
بنام چشتیان از دل فدایم

گہے بیمار دار دردمندم
گہے چون دردمندان می نمایم

گہے دریا گہے ساحل گہے موج
گہے در وجد حالت مست و مدہوش
گہے حسن مقید گاہ مطلق

گہے مست وصل و گاہے جدایم
گہے رقاصم و گہ مے سرایم
بشکل خود اسیرم مبتلایم

۷

گہے دل دادہ بیچارہ حلیم
گہے محبوب با ناز و ادایم

۲۲۱

غلام خواجۂ بندہ نوازم
گہے در بتکدہ چون بت پرستم
گہ ابن الوقتم و گاہی ابو الوقت
گہے در میکدہ ہستم سیہ مست
گہے در کسوت صورت پرستان
گہے باران گہے ابرم گہی برق

سگ کوئے شہ گیسو درازم
گہے در کعبہ در بند نمازم
باوصاف جمال خویش نازم
گہے رندم گہے از پاک بازم
گہے معنی شناس و سرفرازم
گہے طوفان گہے اندر جہازم

۲۲۲ — ۵

گہے محبوبم و گاہے حبیبم
گہے قانون گہے قانون نوازم

منم آن عاشق دیوانہ ہستم — بشمع روئے خود پروانہ ہستم

فدایم من بنام شاہ اجمیر — بعشق چشتیان دیوانہ ہستم

گہے ہستم بت و گاہی برہمن — گہے خود کعبہ و بتخانہ ہستم

چو آدم گاہ مسجودِ ملایک — گہے معمور گہ ویرانہ ہستم

۲۲۳ — ۵

درین اموان گوناگون حبیبا
گہے دریا گہے دردانہ ہستم

غلام خواجگان چشت ہستم — ز جامِ احمدی سرشار و مستم

گہے ملا گہے قاضی گہے شیخ — گہے صوفی گہے رند الستم

گہے عاشق شدم بر دخترِ رز — گہ اندر بتکدہ من بت پرستم

ید اللہ فوق ایدیہم بزو سر | کہ زیر دست پیران ہست وستم

حبیب الکل فی الکلیست ثابت
ہمہ اسرار حق در خویش جستم

رسیدہ کاسۂ پیری می بدستم | ازان رو جام رسوائی شکستم
ازآن روزی کہ در دل عشق آمد | بغیر از قاصدی نامہ فرستم
کشیدم سجدہ پیش طاق ابرو | بیاد کعبہ روا احرام بستم
بدست ساقی کن جرعہ خوردم | من آن مستم کہ از روز الستم
ہمہ عالم گواہ ہستی اوست | گر لب وا مکن من نیز ہستم
زد غط اہل کسوت بخیہ بر لب | زدم از فکر این و آن برستم

حبیب از اولین پابند عشقم
مسلمان نیستم نے بت پرستم

بندِ خودش از ہمہ بگسیختم
در سرِ زلفِ تو دل آویختم

شیر دلان سخت فرومانده اند
لاف ز عشقت چہ زنم کیستم

خلعت ہستی تو در بر رسید
فاش بگویم کہ از ان زیستم

تخم ہوائے تو بکشت دلش
از تہِ دل روز ازل ریختم

جز بوجود تو وجودی کراست
ہست چگویم کہ خودش نیستم

۷

کف بگریبانِ وصالش زدم
رشتہ حبیب از ہمہ بگسیختم

۲۲۶
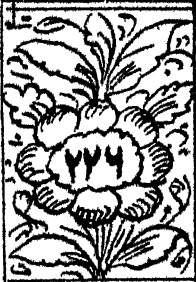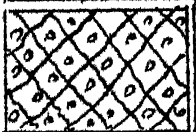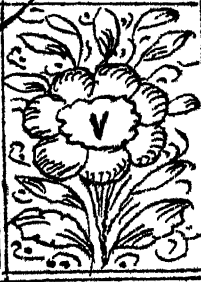
ای شاہ عالم جان من در عشق تو دیوانہ ام
گاہے نظر بر من فگن در عشق تو دیوانہ ام
عاشق شدم بر روی تو افتادہ ام در کوے تو
بگذاشتہ حبّ الوطن در عشق تو دیوانہ ام
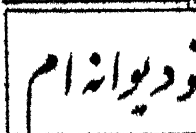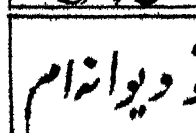
مصحف رخ نیکوئے تو طاق حرم ابروئے تو

نظارہ ات سیر چمن در عشق تو دیوانہ ام

ای جانمن جانانمن در دل بیا سلطان من

خالیست بے تو انجمن در عشق تو دیوانہ ام

من در فراقت چون شدم دیوانہ و مجنون شدم

صد پارہ دارم پیرہن در عشق تو دیوانہ ام
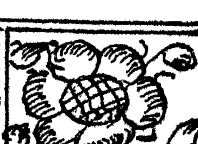
رویت چو گل اندر چمن و آن قامتت سرو روان

مانند بلبل نالہ زن در عشق تو دیوانہ ام
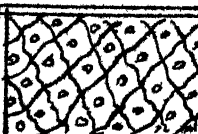
گفت آن طبیب جان بگو درد دیگر داری درنہان

گفتا حبیب خستہ تن در عشق تو دیوانہ ام

۹ ماہ در طشت آب مے بینیم | ۲۲۷ بحر را در حباب مے بینیم

هست چون یار باست هر جائی — عاشقان بی حساب می بینم

چون یکی گشت خواب و بیداری — همه در عین خواب می بینم

چون بهر ذرهٔ نظر کردم — شاهد بی نقاب می بینم

آفتاب حقیقت احدی — همه جا بی حجاب می بینم

عاشقان جمال مطلق را — سینه مثل کباب می بینم

صوفی و مطرب و غزلخوان را — هان بچنگ و رباب می بینم

مفتخر شو بحبّ آل نبی — کاندرین فتح باب می بینم

۸ — ۲۲۸
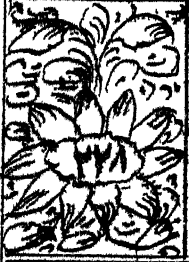
عشق و عاشق محبّ و حبیب
در سوال و جواب می بینم

روی خوشت دیدم و نگریستم — هان دل خود را بتو آویختم

دعوهٔ عشقت چه زنم چیستم — کیستم و کیستم و کیستم

گوش چو گردید بسویم نگار | نقش بدیوار شدم شیفتم

بود نه در رشتهٔ مریم مسیح | دست بدامانِ تو آویختم

گر دسرایت اثر زندگیست | زیستم و زیستم و زیستم

تخمِ محبت بزمینِ دلم | ریختم و ریختم و ریختم
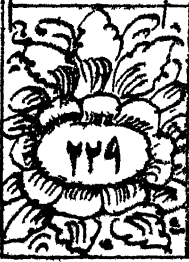
جز بوجود تو کسی نیست نیست | نیستم و نیستم و نیستم

۶

گرد چو نظارهٔ بروے حبیب

شیفتم و شیفتم و شیفتم

۲۲۹

اگرچه ساقیا من دلق پوشم | بده جامی که تا خرقه فروشم

نه قاضیم نا مفتیم نه عالم | خراباتِ جهانم میفروشم

حدیث حسن حافظ را چه پرسی | بیک نظاره اش گم کرده هوشم

مبره هیبت تقید و اضافات | خداوندی که او آورده جوشم

که اَلفَقرُ اِذَا تَمَّ هُوَ الله | صدا از غیب این آمد بگوشم

مَدَدُ العِشقِ فِی حَالِ حَبِیبِ
فانظر حسبةً لله خروشم

ردیف نون

در دلم کوئے اوست خانہ نشین	رو تو فردوس برکرانہ نشین
دلبر ما بدلبرسے ہمہ	در دل ماست دلبرانہ نشین
سالہا بے تو آفتاب خورم	مہر کن ماہ یک زمانہ نشین
اے سلیمان فخر انس و جان	دل بدرگاہ تست خانہ نشین
محفل عاشقی است ای ساقی	پردہ بردار و دلبرانہ نشین
تار بند خودی شوی آزاد	بر در یار بیخودانہ نشین
بر در حافظ آئی بندہ صفت	بعد از آن خیز و خواجگانہ نشین

چون خدا امید ہد حبیب ترا
بزل در ساز و شاد مانہ نشین
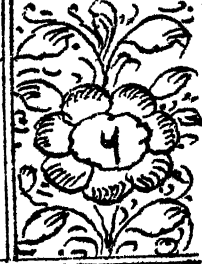
ہست محبوب خدا فخر الدین | درۃ التاج ولا فخر الدین
از یدت شان ید اللہ ظاہر | دست تو دستِ خدا فخر الدین
من کہ آلودۂ عصیان ہستم | رحم کن بہر خدا فخر الدین
متصف با ہمہ اوصاف الہ | بخدا شان خدا فخر الدین
سر زد از ہمت عالی یکسر | ہست اللہ نما فخر الدین
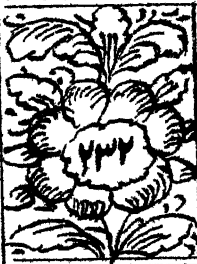
نظرے کن بہ حبیب نالان
خبر تو کس نیست مرا فخر الدین

سید الاولیا معین الدین | سند الاصفیا معین الدین
جانشین جناب پیغمبر | خلف مرتضیٰ معین الدین

نام پاک تو حرز جان منست — درد دل را دوا معین الدین

بادشاهِ زمان و اہل زمین — سرورِ اصفیا معین الدین

از غم ہندو کاهش و رنجش — ساز ما را رہا معین الدین

تاج عرفان گدائے راہ بخشی — یا حبیبِ خدا معین الدین

بدرت عاشقانه پاکوبم — شد دلم مبتلا معین الدین

کن بحق محمدؐ عربی — یک نظر سوئے ما معین الدین

فخریان یافته خدا از تو — یافتم از خدا معین الدین

هست هند الولی عطائے رسول — نامِ پاکِ تو یا معین الدین

نیست اندوه و غم مریدان را — اے معین جزا معین الدین
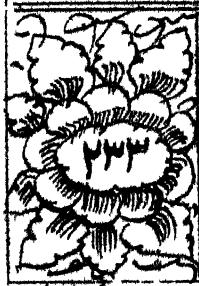
چارهٔ این **حبیب** بیچاره
ساز بهر خدا معین الدین

یا معین الدین چشتی بادشاہ صوفیان — سالک راہ طریقت ہادی کل گمرہان

خود توئی کعبہ توئی قبلہ توئی قبلہ نما — خود توئی حاجی مطوف سجدہ گاہ عارفان

خود توئی عاشق توئی معشوق و محبوب خدا — خود توئی رشک گلستان خود توئی باغ جنان

خود توئی انسان کامل جامع جملہ صفات — خود توئی نور و تجلی گشتہ پنہان و عیان

خود توئی معشوق یزدان ازانکہ حق دادہ خطاب — در جبین پاک تو ہذا حبیب اللہ عیان

یا فتی قطب المشایخ خوش خطاب از مصطفیٰ — مرکز پرکار وحدت خلوتی لامکان

خود توئی ابن علی یا خواجہ ہند الولی — یک نظر سوئے گدا کن والی ہندوستان

خواجہ عثمان ہرونی گفتا ترا از غیب فقیر — فخر گر بر فقر داری میسزد غوث زمان

آن آفتاب حسن بایوان برآمده
نی نی مسیح ز طوطی پران برآمده

انگنج مختفی بظهور جمال خویش
آن واجب الوجود بامکان برآمده

ای فخر دین محب نبی چون شدی عیان
گز جلوهٔ تو نور سلیمان برآمده

شان محمد است علی نام پاک تو
حقا که حق بصورت انسان برآمده

۸ — ۲۳۵

گاهی حبیب خسته و گاهی طبیب دل
گه خضر و گاه موسی عمران برآمده

شوریدگان حضرت چشتیم آه آه
دیوانگان اهل بهشتیم آه آه

کردیم یاد ور دل خود صد هزار بار
بی قید پیک نامه نوشتیم آه آه

هر دم طواف کعبهٔ ابروی او کنیم
ما روزه و نماز بهشتیم آه آه

کردیم آه و ناله و ز جوش بحر اشک
ما آب و گل ز عشق سرشتیم آه آه

جنت وصال یار جهنم فراق اوست
ور آتش فراق بکشتیم آه آه

مارا بزهد و تقوی و طاعات نیست کار — دریاد او ز جمله گذشتیم آه آه

سوز و گداز و عشق و محبت بذوق و شوق — اندر زمین دل همه کشتیم آه آه

٥

گاهی حبیب خویش نگفتی دعا سلام

ای صد هزار نامه نوشتیم آه آه

٢٣٦

ردیف یای تحتانی

بت من بی نیازی جان گدازی — که می آید نظر هر دم نیازی

کنم سجده میان طاق ابرو — درین مسجد ادا کردم نمازی

رخت چون ماهتاب و مهر طلعت — قیامت قامتی فتنه طرازی

بت نکته نوازی نکته چینی — که حسنش دل فریبی جان گدازی

٧

حبیبم لیک در عشقت اسیرم

بنام آن خدائے کارسازے

٢٣٧

ختم مرسل محمدؐ عربی
ابطحی ہاشمی و مطلبی

گفت خالق ترا رؤف رحیم
رحمة العالمین چہ خوش لقبی

چون نہ نازیم ما سیہ کاران
شافع روز حشر بی سببی

نام پاک تو حرز اہل یقین
دافع الہم رافع الکربی

گفت حق از برای امت تو
سبقت رحمتی علی غضبی

از عبادات سالہا اولی است
گر پسندے یکی زبے ادبی

کن بحال حبیب بیچارہ
نظرے یا قریشی النسبی

ے لطف کنی نہ غمگساری
مردم بہ غمت ز بیقراری

گاہے نکنی بمن نگاہے
ہر چند نمودم آہ و زاری

اندر سرت عمر من بسر شد
تا کی صنما بانتظاری

ئے قاصد و نامہ ئے پیامے — قربان تغافلم کہ داری

ارنی تو بگو کہ لن ترانی — کی تاب جمال یار داری

مرہم نہ نہی چو بر دلِ من — بیچارہ دلم چرا فگاری

ما سجدہ کنیم پیش آن بت — زاہد تو نماز اگر گذاری

حال دل خستہ چون دہم شرح — خون شد دل من با نتظاری

جانا نہ بیا کہ جان بلب شد — در ہجر تو گل شدست خواری

بیچارہ **حبیب** را نہ پرسی

گاہے کہ چہ حال خویش داری

٢٣٩   ٥
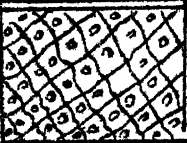
حافظ عالم اشرف آدم شان محمد ذات غنی

منبع عرفان خاصۂ یزدان نور نبی اولاد علی

حیدر اکرم سید اعظم سرور افخم باب مدینہ

شاه ولایت بحر هدایت فخر کرامت لحمک لحمی
آن خم ابرو دیدهٔ جادو چهرهٔ گلرو بینم یارب
شوقی لقاک روحی فداک ارحم حسنی خیرآبادی
هجر تو ای جان سوخته جانم وصل تو بخشد آب حیاتم
نحن مریض انت طبیبی نحن غریب انت نصیری
با دل نالان دیدهٔ گریان در سر تو سر گردانم
نحن حبیب انت محبی کیف بحالی انت نصیری
حضرت قطب المشایخ خواجه سید الولی
فاش میگویم توئی ابن علی ابن علی
شیر صحرای طریقت شاه باز معرفت
فی الحقیقت تو شبیهه شهسوار دلدلی
انتسابش قربت با مرتضی شد مقترن
وصف پاکت می سزد گویم اگر ناد علی
ذکر میگوید جملهٔ ذاکران هر صبح و شام
بر درت سر خفی اخفی و قلبی و جلی

ہر کہ از چشتی کند بیعت بہشتی میشود
شد حبیب خستہ را اینک ندا از ہر ولی
خمسہ جات فارسی
۲۶
۵
عشق تو رہنمائے حریم جمال تست
در دیگہ داد دولت دائم بدست مفت
بعد از فنائے خویش کہ این غنچہ میشگفت
چو روح در نظارہ فنا گشت این بگفت
نظارہ جمال خدا جز خدا نکرد
خمسہ
۲۴۲
۵
در یاد تو مستان ازل مدہوش شد
چون بادہ ز مستی تو ہر دم جوشند
از عاقبت کار ہمہ بیہوشند
ما میکوشیم و دیگران میکوشند
تا بخت کرا بود کرا خواہد دوست

۲۴۳ مخمس ۱۰

سیدی مرشدی و مولائی | کہ بہ حسن و جمال یکتائی
برمن خستہ رحم فرمائی | اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترادارویست

ہے بہت دل پہ میرے رنج و تعب | جلد پورا کرو میرا مطلب
کیجیئے حاصل مرادین میری سب | اے بسا شیرگان ترا آہوست
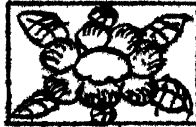
اے بسا دردگان ترادارویست

اندنوں ہوں ذلیل و خوار و حزین | اور پریشان حال و دل غمگین
میرا تیرے سوا کوئی بھی نہین | اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترادارویست
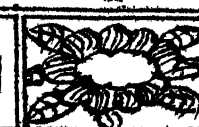
یا محمد علی امام زمان | تیرا در چھوڑ کر مین جاؤن کہان

میرے اس درد کی کرو درمان | ای بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

رحم کر مجھپہ ابن بنت رسول | پے ہندالولی عطائے رسول

عرض حاجت غلام کی ہو قبول | اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

تم بلا شک نبی کے نائب ہو | ہو نہیں فریاد داد کو پہونچو

دور سب دشمنونکو میری کرو | اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

مین پریشان ہون شیخ حاضر باش | سخت حیران ہون شیخ حاضر باش

سینہ بریان ہون شیخ حاضر باش | اے بسا شیرگان ترا آہوست

اے بسا دردگان ترا داروست

در پڑی کی میرے رکھو اب شرم
شاہ تا کے یہ مجھ پہ ظلم و ستم

دو جہان سے کر دو مجھے بے غم
اے بسا شیر گان ترا آہو ست

اے بسا در دگان ترا دار دست

عاجز و ناتوان و خستہ حبیب
ایسے بیمار کی تمہی ہو طبیب

تیرے در کا غلام ہے وہ غریب
اے بسا شیر گان ترا آہو ست

اے بسا در دگان ترا دار و ست

اب عدو کر رہا ہے ظلم و ستم
دور کر میرے سب درد و الم

تیرے بندہ پہ مرشدِ عالم
اے بسا شیر گان ترا آہو ست

اے بسا در دگان ترا دار و ست

رباعیات فارسی

انت سیدانت حافظ انت پیر | انت یا شیخ المشایخ دستگیر
انت مولائی ندارم ماسواک | جز در پاک تو یار روشن ضمیر

رباعی ۲ ۲۴۵

ای امام دو جہان حضرت حیدر مددے | نائب مملکت ختم پیمبر مددے
عاجز و بندہ و مسکینست حبیب گمترے | بہر اصغر مددے وا زپے اکبر مددے

رباعی ۲ ۲۴۶

الٰہی مصطفے با ما مدد کن | جناب مرتضے با ما مدد کن
بحال این حبیب دل شکستہ | بیا بہر خدا با ما مدد کن

رباعی ۲ ۲۴۷

ای حافظ ہادی حق آگاہ مددے | وی وارث مرشدان فی جاہ مددے
برحال حبیب ناتوان و خستہ | للہ مددے شیئاً للہ مددے

رباعی ۲۴۸

کجا رفیق کجا همدمی کجا خویشی — که در طریق ادب کس ندارد اندیشی

نگرد گاه نگاهی صنم برای او — خطا چه کرد حبیب کمینه درویشی

رباعی ۲۴۹

علی شیر خدا با ما مدد کن — جناب مرتضی با ما مدد کن

همین گوید حبیب ناتوانان — علی موسی رضا با ما مدد کن

رباعی ۲۵۰

از رخ نقاب برکن یعنی ترا ببینم — سویم نگاه افگن یعنی ترا ببینم

ای شیخ هر دو عالم بر گور من چو آیی — شادیست بعد مردن یعنی ترا ببینم

رباعی ۲۵۱

ای راه نما بجز خدا راه نما — راهی بنما چونکه توئی راه نما

تا کہ این حبیب دل گمراہ بنالد | عالم ہمہ گویند ترا راہ نما

رباعی

۲ — ۲۵۲

واقف اسرار شیخی رہنمای طالبان | در جہان کس نیست جبا چون محمد حسن علی

حال خود را با کہ گویم با کہ گویم حال خود | داشتم ملجا و ماوا چون محمد حسن علی

اشعار

۲ — ۲۵۳

اِنّی حَبِیبٌ مَالِی سِوَاکَ | یَا شَیخَ اَعظَم رُوحِی فِدَاکَ

اُنظُر اِلَینَا فِی کُلِّ وَقتٍ | اِرحَم عَلَینَا فِی کُلِّ حَالٍ

شعر

۱ — ۲۵۴

ما پیر خدا و مصطفی را | دانیم یکے نہ فرق اصلا

شعر

۲۵۵

ہر چہ کہ می بنگرم در نظرم ہست دوست | نیست کسی غیر حق فاش بگو دوست اوست

شعر ۲۵۶

ہفتاد و ہفت سالہ و دہ ماہ و نہ روز | سن شریف خواجہ محمد علی ستاین

شعر ۲۵۷

ایکہ فرزند جناب مرتضی مولا توئی | یا معین الدین چشتی سرورا اعلی توئی

شعر ۲۵۸

ای شیخ ہر دو عالم نظرے کنی بحالم | من ذرۂ کمینہ تو نور کبریائی

شعر ۲۵۹

جانمن زود بیا دیدہ بزیر پایت | بر دلم شور لب خندہ لبس سودایت

شعر ۲۶۰

دنیا خواہم از تو نہ عقبی طلبم | اے یارِ خدا از تو ترا می طلبم

شعر

چشم رحمت بکشا کن نظرے شاہانہ
لطف کن لطف کہ بیگانہ شود دیوانہ

شعر

حبیبا بہر سو دیدم بسے
ندیدم بغیر از تو دیگر کسے

تمت

در مطبع مخدومی المرتضوی واقع بندر بمبئی درماہ
صفر المظفر سنہ ۱۳۰۹ ہجری النبوی
صلے اللہ علیہ وسلم طبعشد